136/1

135

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتٰب

تفسیر امدادیہ

کے

تیسویں پارہ کا آخری ربع

حسب الارشاد

سلطان العارفین حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نور اللہ مرقدہ

مطبوعہ کریمی پریس لاہور

حقوق ڈیزائن محفوظ - دین محمد کاتب ڈیزائنر بلاک میکر لاہور!

ق 92

ذخیره صا

Marfat.com

الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب

تفسیر مرادیہ

کے

تیسویں پارہ کا آخری ربع

حسب الارشاد

سلطان العارفین زبدۃ الکاملین حضرت میاں شیر محمد صاحب

شرقپوری نور اللہ مرقدہ طبع شد

مطبوعہ کریمی پریس لاہور باہتمام میر قدرت اللہ پرنٹر

Marfat.com

52556

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝

سوگند ہے رات کی جب ڈھانک لے قسم ہے دن کی جب روشن ہو۔ اور اوسکی جسنے پیدا کیا مرد کو اور عورت کو

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝

تحقیق سعی تمہاری البتہ مختلف ہے۔ پس ایسیر جسنے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچ مانا اچھی بات کو

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ

بس البتہ آسان کرینگے ہم اوسکو واسطے گھر آسانی کے اور ایسیر جسنے بخیلی کی اور بے پرواہی کی اور جھٹلایا بات

بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝

اچھی کو بس البتہ آسان کرینگے ہم اوسکو واسطے سختی کے اور نہ کفایت کریگا اوس سے مال اسکا جب پیچھے پڑے

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ

تحقیق ہمارے اوپر ہے راہ دکھانا اوسکا اور تحقیق واسطے ہمارے ہے آخرت اور دنیا پس ڈرایا میںنے تمکو

نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

آگ سے کہ شعلہ مارتی ہے نہ داخل ہوگا اوسمیں مگر بڑا بدبخت جسنے جھٹلایا اور منھ پھیرا

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

اور البتہ ایک طرف رہیگا اوس سے پرہیزگار وہ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے اور نہیں واسطے کسی کے نزد

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝

اسکے نعمت سے کہ بدلا دیا جاوے مگر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے بلند کے

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ ع ۱ / ۲۱ / ۱۷

اور البتہ شتاب راضی ہوگا۔

سورۃ واللیل مکی ہے اسمیں اکیس آیتیں اکہتر کلمے اور تین سو چودہ حرف ہیں۔ یہ سورت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اور امیہ بن خلف جو ایک کافر تھا اوسکے احوال میں اُتری نازل ہوئی اور سب کسیکو نصیحت ہے۔

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی سوگند ہے رات کی جب ڈہانپ لیتی ہے عالم کو اپنی اندھیاری میں وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی اور سوگند ہے دن کی جب ظاہر ہوتا ہے رات کی اندھیاری کو دور کرتا ہے۔ یہ رات اور دن دو آیتیں ہیں دو نشانیاں ہیں دو دلیلیں ہیں قدرت کی خلق کے بوجھنے کے واسطے کبھی دن زیادہ ہوتا ہے رات گھٹتی ہے۔ کبھی رات زیادہ ہوتی ہے۔ دن گھٹتا ہے ایک دوسرے کے پیچھے چلا آتا ہے تفاوت نہیں ایک قاعدہ بندہا ہوا ہوتا ہے۔ پھر اوس قاعدے میں تفاوت نہیں جاننے والے جانتے ہیں جو ایک خاوند ہے پیدا کرنے والا قادر حکیم کریم رحیم ہے اپنے رحم سے کرم سے دن پیدا کرتا ہے کہ یہ سب کام کرنے والے پھریں چلیں کام کسب کریں۔ روزی پیدا کریں۔ آپسمیں ایک دوسرے کو نفع پہونچاویں پھر رات کو پیدا کرتا ہے اندھیاری آتی ہے جو یہ آدمی کام کاج کی حرکت سے چھوٹ کر سو دیں آرام پاویں پھر تازگی قوت آوے پھر جب دن ہووے وہی کام کاج

- - - - - - - - - - - - - - - - - - - -

- - - کرنے لگیں اور بہت فائدے حکمت کے اوس دن رات کے بنانے میں ہیں وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی اور سوگند ہے پیدا کرنے کی نر اور مادہ کی مرد اور عورت کا پیدا کرنا ایک بڑی دلیل ہے اللہ تعالٰے کی قدرت کی پیٹ کے درمیان اپنی حکمت سے کسیکو نر پیدا کرتا ہے کسیکو مادہ پیدا کرتا ہے۔ جو اس حکمت سے سب خلق کی نسل باقی رہے۔ آپسمیں ملیں جلیں۔ فائدے ایک دوسرے سے لیتے رہیں۔ اور ہزاروں طرح کی حکمتیں اس حکمت میں چھپی ہیں اپنے وقت میں پیدا ہوتی ہیں جواب قسم کا یہ ہے۔ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰی تحقیق سعی کوشش کام کاج تمہارے پراگندہ ہیں طرح طرح کے ہیں

بندوں کے فائدوں کے واسطے پیدا کرتا ہے اپنے علم سے قدرت سے حکمت سے ٭

Marfat.com

کوئی دنیا ڈھونڈتا ہے کوئی آخرت ڈھونڈھتا ہے بہت لوگ ایمان مسلمانی کے
کام کرنے میں خیر کی راہ میں جاتے ہیں بہت آدمی کفر کے فسق کے بے فرمانی
کے کام کرتے ہیں۔ بدی کی راہ میں چلے جاتے ہیں بہت لوگ دنیا بھی چاہتے ہیں
آخرت بھی ڈھونڈھتے ہیں۔ بعضے ہر صورت میں خدا تعالےٰ کی رضامندی
ڈھونڈھتے میں دیدار چاہتے ہیں۔ ہر کوئی ہر طرح کا کام کرتا ہے۔ ہر ایک کام
کا بدلا بھی آخرت میں جدا جدا ہے۔ جیسا کام کریگا جیسی نیت رکھی ہوگی ویسی
ہی جزا پاویگا۔ اس بات کا بیان فرماتا ہے پاک پروردگار فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ
اتَّقٰى ۙ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى پھر جسنے خدا کے واسطے دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا
جانا اللہ تعالےٰ کے رسول صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو بہشت کے وعدوں میں دنیا و
آخرت کے ثواب میں جس آدمی نے آپ کو دیا خدا کی راہ میں یعنے اپنا دل دیا
اپنی جان دی اپنا مال دیا اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے اور
تقوےٰ کیا کفر سے شرک سے نفاق سے بے فرمانی سے اور مال کے لینے دینے میں
پرہیز کیا بخل سے ریا سے حرام کام میں دینے لینے سے اور کسی مستحق کے دینے میں پرہیز
کیا سستی رکھنے سے او سیر اپنے تھوڑے سے احسان جتانے سے اور سائل کو مانگنے
والے کو جھڑکنے سے ناخوش ہونے سے اور راست گوجانا اور سچا جانا اللہ تعالےٰ
کو سب وعدوں میں دنیا کے آخرت کے
آخرت کے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قرآن میں وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ یعنے جو کچھ
خرچ کرتے ہو خدا کی رضامندی میں خیر کے کام میں خدائے تعالےٰ اوسکا بدلا برکت
دنیا میں بھی دیتا ہے حدیث شریف میں آیا ہے دو فرشتے ہر روز دعا مانگتے ہیں خدائے
تعالےٰ سے کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یعنے اے پروردگار خرچ کرنے والوں
کو تیری راہ میں دینے والوں کو خلیفہ تیرے مال کا اور نیک بدلا اونکا دنیا میں بخشش
اور اسیطرح بہت آیتیں حدیثیں ہیں وعدوں کی جو کوئی خیر کرتا ہے خیرات کرتا ہے
دنیا میں بھی اوسکو خیر و خوبی برکت و دولت و نیکنامی ملتی ہے اور آخرت میں بھی

Marfat.com

بہشت کا بڑا درجہ ملتا ہے اور نعمت ملتی ہے جو سب دینا آخرت کی خیر خوبی کی
اصل ہے جڑ ہے اللہ تعالٰے فرماتا ہے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى پھر تحقیق آسان کرینگے*
*ہم توفیق دیوینگے سبطرح کے اچھے کاموں کی سب طرح کی بندگی عبادت کی
اپنی راہ پر اوسکو قائم کردینگے ایک دم ایک قدم وہ ہماری رضامندی کی
راہ کے سوائے اور راہ میں نہ جاویگا۔ آسانی سے بہشت میں داخل ہونے کے*
*مشکلیں آسان کردیونگے۔ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ کی
حق میں اُتری۔ قصہ یہہ ہے کہ ایک کافر مشرک تھا اُسکا نام اُمیّہ تھا خلف کا
بیٹا اوسکو اُمیہ بن خلف کہتے ہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالٰے عنہ جو بہت بڑے
اصحابوں میں ہیں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اول ایمان
لائے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملکر اور بہت بڑا درجہ ہے اونکا
پہلے وے اس مشرک کے غلام تھے اوسکے بتخانے کے داروغہ تھے۔ جب اللہ تعالٰے
کا فضل وکرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان میں بہت محکم ہوئے سچے ہوئے اللہ
تعالٰے کی بندگی میں عبادت میں جیسا حکم تھا قائم ہوئے ایک ذرّہ تفاوت نہ کرتے
تھے اون کے ایمان کی مسلمانی کی خبر اُمیّہ کو معلوم ہوئی ایکدن اوسنے حضرت بلال رضی اللہ عنہ
سے پوچھا بلال تو کس کی بندگی کرتا ہے۔ بتوں کو پوجتا ہے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کے خدا کو پوجتا ہے۔ حضرت بلال نے کہا میں اوس معبود برحق کی بندگی
کرتا ہوں جسکا دوسرا کوئی شریک نہیں۔ آسمان وزمین کا اور سب خلق کا پیدا کرنیوالا
اور پالنے والا روزی دینے والا دانا بے نیاز وہ اللہ تعالٰے سچا خدا ہے اور ان
بتوں کو پوجنے سے میں بیزار ہوا ناخوش ہوا اونکی بندگی بے فائدہ ہے۔ اُمیّہ
یہ باتیں سنکر ناخوش ہوکر کہا تو اس دین سے بیزار ہو نہیں تو میں تجھکو مار ڈالونگا
عذاب کرونگا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کچھ پروا نہ کی ایسی باتیں کیں جو اوسنے مقرر جانا کہ یہ
دین سے پھرنے والے نہیں پھر اُس کافر نے مارنا عذاب کرنا مقرر کیا طرح طرح کے
عذاب کرتا کہ کسیطرح مسلمانی سے ناخوش ہوویں۔ بت پرستی میں پھر آویں

ہم اوسکو توفیق دینگے واسطے بہشت کی راہ کے اور آسان کرینگے جو کوئی ایسا ہوویگا ایسا عمل کام کریگا اوسکو

یا آسانی سے پہونچاویں گے اور دوزخ کے عذاب سے بچاویں گے

مگر ان باتوں سے اونکا ایمان زیادہ بڑھتا جاتا تھا اللہ تعالے کی محبت مسلمانی کی دوستی بہت ہوتی جاتی تھی کبھی اونکو ننگا کر کر کانٹوں کی چھڑیوں سے مارتا کانٹے اونکے بدن میں گوشت میں تمام چبھ چبھ جاتے اور جب دھوپ گرم ہوجاتی تنگے بدن میں اون کے زرہ پہنا کر دھوپ میں بٹھا لتا اور کبھی اونکو ننگا کر دھوپ میں گرم ریتی میں لٹاتا تھا اُنکے سینے کے اوپر بھاری پتھر رکھنا اسیطرح کے عذاب کرتا اور کہتا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے دین سے پھروے اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یاد کرتے اور کہتے اللہ احد رسول محمد ایک روز حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی کام کو اسطرف چلے جاتے تھے۔ اُمیہ کے گھر سے ایک آواز رونے کی اونکے کان میں پڑی لوگوں سے پوچھا کیا ہے کہا امیہ اپنے غلام کو مارتا ہے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے خدا پر ایمان لایا ہے وہ اس دین سے اب اُسے پھرایا چاہتا ہے۔ وہ نہیں پھرتا۔ یہ بات سنکر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُسکے دروازے میں گئے اوسکو بلایا احوال پوچھا اوسنے یہ سب حقیقت کہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُسکو کہا ویلک لم تعذب ولی اللہ یعنے خوار ہو تو بلا کی آوے تیرے اوپر خدا کے دوست کو کیوں ایسا عذاب کرتا ہے۔ اُمیہ نے کہا جو تیرا دل اُسکے اوپر بہت جلتا ہے بڑا اوسکا مہربان ہے تو اُسکو میری قید سے چھڑا لے اوسکو مجھسے مول لے اوسنے کہا تو بیچتا ہے۔ کہا میں بیچتا ہوں۔ کہا کتنے کو بیچتا ہے۔ کہا وہ تیرے اس رومی غلام کے بدلے میں بیچتا ہوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا گورا چٹا رومی نسطاس اوسکا نام تھا۔ دس ہزار دینار اوسکے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی سوداگری کا سرمایہ تھا پونجی تھی اور وہ غلام دنیا کے بہت کام کا تھا سوداگری خرید و فروخت سوال و جواب خوب جانتا تھا۔ اُمیہ کے اور سب لوگوں کے پاس اوسکی قدر تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اوسکو مسلمان ہونے کو کہتے تھے اور اس سے کہتے تھے اقرار کرتے تھے جو مسلمان ہووے تو یہ مال میرا سب تجھی کو بخشدوں وہ ہرگز

Marfat.com

مسلمان نہ ہوتا تھا۔ کفر میں خوش تھا۔ اس سبب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
اُس سے بیزار تھے۔ اُمیہ نے یہ بات بہت بڑی بات جانکر کہا تھا اور حضرت بلال رضی اللہ
اُسکے پاس بہت بے قدر تھے جانتا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسے ناکارے
غلام کو ایسے کام کے غلام سے کسطرح بدل کریگا جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہہ بات
اس سے سنی اُسیوقت قبول کی غنیمت جانی خوش ہوکر نسطاس رومی کو بلاکر
دس ہزار دینار کے ساتھ اُسکے حوالے کیا۔ اور حضرت بلال رضہ کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے اُمیہ
ہنسا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو کیوں ہنستا ہے۔ اوس مشرک
نے کہا تم نے اپنا بڑا نقصان کیا کچھ سمجھ نہ آئی تمکو یہ غلام میرے پاس ایسا بیقدر
تھا جو کوئی ایک دمڑی کو مول لیتا تو میں دے دیتا۔ تمنے ایسے کام کے غلام کے بدلے
اور دس ہزار دینار کے بدلے میں بلال رضہ کو لے لیا۔ بڑا نقصان کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ بھی بہت ہنسے اور اوس سے کہا نقصان زیان تو تجھکو ہوا بلال رضہ کی قدر میرے
پاس ایسی ہے کہ جو تو اوسکو میرے سارے مال و متاع کے بدلے میں دیتا تو میں غنیمت
جانتا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بلال رضی اللہ عنہ کو لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پاس آئے قصہ بیان کیا حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا ابوبکر تمنے بہت بڑا کام کیا۔ بلال رضہ
کے مول لینے میں خرید کرنے میں مجھے بھی شریک کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے
بلال رضی اللہ تعالے عنہ کو خدا کیواسطے خرید کیا جو خدا تعالے لاشریک ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اب میں نے
بلال کو اسی خدا کی رضا کے واسطے آزاد کیا۔ حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم بھی خوش ہوئے اور سب اصحاب بھی خوش ہوئے۔ اور اللہ تعالے نے حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ سورت بھیجی۔ اور روایت ہے کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ بردے خرید کرتے اور خدا کے واسطے آزاد کر دیتے۔
اسیطرح نو غلام اور تھے مسلمان ہوئے تھے پہلے ایمان کے سبب کافروں کی قید میں تھے
عذاب میں تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جبر پاکر اون کو خرید کیا اور خدا تعالے کی راہ میں آزاد

کیا ایسے ایسے بڑے کام تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جسکے سبب
اللہ تعالے نے اونکو قبولیت اور بڑائی بخشی اور اونکے اوپر سب خوبیوں کی راہ دین
دنیا کی دولت کی راہ بہشت کی راہ اپنے قرب کی راہ آسان کر دی آسانی سے سب
دولت کو پہونچگئے۔ ساری امت کے پیشوا ہو گئے۔ جو کوئی ایسا کام کریگا۔ انکے
طفیل سے اوسپر بھی آسانی کی راہ کھل . . . .

. . . .

جاوے گی۔ دین و دنیا کی سعادت کو آسانی سے پہونچ جاویگا۔ پھر اسباب کو
فرما کر اللہ تعالے امیہ بن خلف کی بات اور جو کوئی ایسے کام کرے ایسے کاموں
میں اوسکا تابع ہووے پیرو ہووے اوسکی بات فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ۵ اور اوسپر جسنے بخیلی کی اور بے نیازی کی اور جھٹلایا اور جھوٹا
جانا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کے وعدوں کو فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى
پھر تحقیق آسان کرینگے ہم اوسکو عسرے کے واسطے بڑے سختی کرنے کی راہ اُسکے
اوپر آسان ہو جاویگی۔ جسنے بخیلی کی اپنے مال دینے میں خدا کے حکم میں اور خدا کی
راہ میں اپنا مال نہ دیا اور جان دینے مین بخیلی کی جہاں کہیں سر دینے کا حکم
تھا جان دینے کو فرمایا تھا کافروں سے جہاد کا حکم فرض ہوا تھا مال کے جان کے لالچ
کے دل دینے مین بخیلی کی ایمان نہ لایا خدا کو یاد نہ کیا . . . .

. . . .
. . . .

دل میں خدا اور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی محبت نہ رکھی ہمیشہ
اوروں کی اور کاموں کی یاد میں محبت میں رہا۔ زبان میں تن میں بخیلی کی خیر کا کلمہ
نہ کہا۔ بندگی اطاعت پروردگار کی نہ کی اپنے اوپر اوسکو بھاری جانا نفس کی شیطان
کی خلق کی بندگی میں رہا اور بے نیازی کی بے پرواہی کی خدائے تعالے کی
رضامندی میں کچھ کام ثواب کا نہ کیا او خدا کی رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا

Marfat.com

اس سبب خدا کے حکم نہ ماننے بندگی نہ کی نماز روزہ اور کام مسلمانی کے کرنے کے فائدہ
نہ جانے اور خدائے تعالیٰ کے وعدوں کو اور خبروں کو جو دنیا و آخرت کی فرمائی
ہیں اور اچھے نیک کاموں کو ثواب کو بہشت کو بہشت کی نعمتوں کو خوبیوں
کو جھوٹھ جانا اوس جھوٹھ جاننے کے سبب اور بے پروائی اور بخیلی کی شامت کے باعث
بڑی سخت بلا میں پڑے گا۔ دوزخ میں گرنے کی راہ اوسپر آسان کردینگے۔ اور
جس سبب شتاب دوزخ میں پڑے چلے عذاب کھینچے ویسے ہی کام اوسکے اوپر
آسان کرینگے اور اسکو ویسے ہی سوجھ پڑتی رہے گی وہی کام آسان نظر
آوینگے جن کاموں کے سبب سیدھا شتاب دوزخ میں چلا جاوے کچھ اٹکاؤ
نہ ہووے۔ ویسے ہی باتیں سنے ویسے ہی اسباب جمع ہوجاویں یہ اثر ہے
ایمان نہ لانے کا۔ اور اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وعدوں
کو سچ نہ جاننے کا بخیلی کرنے کا کافر مشرک منافق انہیں بلاؤں میں پڑے ہوئے ہیں
وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ اور فائدہ نہ کریگا اوسکا مال اوسکو جس وقت گریگا اور کچھ
کام نہ آویگا وہ مال جس مال میں اوسنے بخیلی کی خیر کی راہ میں نہ دیا جیسے وہ کافر امیہ
ایمان نہ لایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جو اوسکے مال تھے خدا کے واسطے آزاد نہ کیا
ہر طرح کی بخیلی کی خدا کے وعدوں کو بہشت کو جھوٹ جانا حضرت بلال رضی اللہ
عنہ کے بدلے میں بہت مال لیا کیا نفع کرے گا اوسکو جس وقت وہ موت کی بیماری
میں مرکر پھر گور میں گریگا۔ پھر آخرت میں زندہ ہوکر دوزخ میں پڑے گا آگ کے کنوئیں
میں گریگا۔ ہزاروں بلاؤں میں جا پڑے گا یہی حال سب کافروں مشرکوں منافقوں
بے دینوں کا ہے۔ ابوجہل ہووے یا ولید یا امیہ ہووے یا اور کوئی ہووے۔ پھر فرماتا ہے
پاک پروردگار إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ تحقیق ہمارے اوپر ہے بیان کرنا حق کا [illegible]
وعدے وعید کا اس بات کے بیان کا ایک فائدہ یہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے [illegible]
کی باتیں بہت بہت طرح سے فرمائیں اب کسی کی نظر میں نہ آوے جو نادانی سے سمجھے
کہ اتنا بیان کسواسطے کیا اوسکی حقیقت یہہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آخرت کے [illegible]

Marfat.com

کی بہت بڑی تفصیل مقرر کی ہے۔ میزان حساب کتاب مواقف پلصراط دوزخ بہشت
اور ہر طرح کے عمل کی جزا مقرر ہو چکی ہے بھلے کی بھلی اور بُرے کی بُری اور جو بات
اللہ تعالے نے مقرر کی ہے اسمیں پھر کسی طرح سے تفاوت نہیں سب کچھ ہو چکا ہے
لکھا گیا پھر بندوں کو ایک طرح کے اختیار کے اسباب دیئے ہیں عقل و شعور سوجھ
بوجھ ہاتھ پاؤں قوت قدرت اور بہت چیزیں پھر دنیا میں پیدا کیا ہر طرح کی چیز دیکھی
ہر طرح کی بات سنی ہر طرح کے مزے پائے ویسے ہی مزوں کیطرف دل دوڑنے لگا
اوسکی طلب پیدا ہوئی ہر طرح کے کام کرنے لگا وہ پاک پروردگار جانتا تھا کہ جو
آدمی اپنی عقل سے دنیا ہی کی باتیں بوجھ سکیگا۔ اختیار اپنا دنیا ہی کے کام میں
جاری رکھیگا۔ دنیا ہی کے کام کرسکیگا۔ آخرت کی بات اور اوس جہان کے کام
نہ بوجھ سکیگا۔ اور جو یہ آدمی اوس جہان کی آخرت کی تمام حقیقت نہ سنیگا نہ جانیگا
حساب کتاب دوزخ بہشت سے بے خبر رہیگا تو اپنے اختیار سے ایسے کام کریگا۔ ایسی
باتیں کہیگا۔ ایسی خصلتیں پکڑیگا ایسی راہ چلیگا جسکے سبب ہلاک ہو جائیگا۔ سیدھا
دوزخ میں چلا جائیگا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہے گا۔ اس سبب سے اللہ تعالے
نے اپنے فضل و کرم سے آخرت کی راہ سمجھانا بتانا اپنے اوپر لازم پکڑا مقرر کیا انہیں
آدمیوں میں سے بعضے بندوں کو بڑا مقبول کردیا انکو پاک کردیا فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام
کو اونکے اوپر بھیجا۔ اپنے کلام بھیجے وحی بھیجی جو علم چاہیئے تھا وہ سکھا دیا اونکو پیغمبر
کیا خلق کیطرف بھیجا فرمایا اون لوگوں کو آخرت کی باتیں بتا دو سکھا دو دوزخ بہشت
کی حقیقت جتا دو اور وے کام جن کاموں سے دوزخ میں پڑتا ہے ہمیشہ کے عذاب
میں رہتا ہے اون سے کہدو اور وے کاموں سے دوزخ سے نجات پاویں کسی مشکل میں
نہ پھنسیں۔ راہ آسان ہو جاوے شتاب بہشت میں پہنچیں ہمیشہ آرام سے ہمیشہ کی
دولت کے ساتھ رہیں۔ بیان کردو ہمارا کلام انکے اوپر پڑھ کر سنا دو سکھا دو پھر آخر
زمانے میں سب پیغمبروں کے خاتم تمام خلق سے بہتر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ
وآلہ و صحابہ وسلم کو بھیجا سبطرح کی ہدائتیں سب پیغمبروں کے طریق مسلمانی کی راہ

Marfat.com

میں جمع کردیئے۔ قرآن اپنا کلام بھیجا اول و آخر کی باتیں حکم احکام خیر کے طور طریق سب
کچھ فرما دیئے۔ یہ سب خبریں اور بیان آخرت کے اور حکم احکام سکھانا اللہ تعالےٰ
نے اپنی مہربانی کے اوپر لازم کرکے کمال احسان کیا۔ اون بندوں کے اوپر جو اسبا
کی قدر بوجھیں اور اپنے اختیار کو اللہ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اختیا
میں دیویں اون کے حکم کے تابع رہیں دین کا علم سب طرح سے اول آخر تک اپنی
طاقت کے موافق سنتے رہیں حقیقت کو جانتے رہیں ویسا ہی نیکی کے کام کرتے رہیں
جس سے ہدایت پاویں توفیق پاویں مقصود کو پہونچ جاویں۔ ایک فائدہ یہ ہے اوس
بیان کا اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ کافروں اور مشرکوں منافقوں بے دینوں کے اوپر
حجت ہووے قیامت کے روز جب دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوویں۔ نہ کہیں کہ ہم
کو اوس دن کی دوزخ بہشت کی خبر نہ تھی۔ راہ جانتے نہ تھے۔ اچھے کاموں کی خبر نہ
رکھتے تھے۔ ہماری کیا تقصیر ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ یہ حقیقتیں آخرت کی بیان نہ کرتا
یہ خبریں نہ دیتا اپنے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے دوزخ بہشت کی حقیقت
بیان نہ کرواتا تو ہرگز کوئی نہ جان سکتا نہ بوجھ سکتا سب اندھے رہتے۔ دنیا ہی کے
کاروبار میں پڑے رہتے۔ بہشت سے محروم رہتے۔ دوزخ میں جا پڑتے اس سبب اس
حکمت کے واسطے فرمایا اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی یعنے تحقیق ہمارے اوپر لازم ہے جیسے اپنے
فضل وکرم سے اپنے اوپر واجب کیا ہے اچھی راہ کو دکھانا ایمان … کا
تقوے پاکی ناپاکی کی حقیقت بیان کرنی ایمان اور کفر و توحید اور شرک و طاعت اور
بے فرمانی میں فرق کردینا سکھا دینا سمجھا دینا تو یہ آدمی سنکر سمجھکر اپنے اختیار سے
ہدایت پاویں ایمان لاویں مسلمان ہوویں توفیق پاتے جاویں صالح متقی ہوویں
کمال کو پہونچیں نقصان سے بچیں تو سب درجے پاویں اور جو اوس بیان کو سنکر نہ سمجھیں
اپنے اختیار سے حکم نہ مانیں تو اون پر توفیق کی راہیں بند ہو جاویں خوار ہو جاویں۔ اور
اس بات سے یہ بات جاننا چاہیے کہ ہدایت دو قسم پر ہے ایک ہدایت یہ ہے راہ کا دکھانا
راہ کی بھلی بری حقیقت بیان کردینی۔ اس ہدایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اپنی مہربانی

Marfat.com

ہے کرم سے جو کچھ بیان کر دینے کی بات تھی بیان کر دی اور دوسری ہدایت یہ ہے کہ راہ دکھا کر راہ کے اوپر قائم کر دینا مقصود کی منزل میں پہونچا دینا ہے یہ ہدایت خاص ہے یہ دو قسم ہے۔ ایک ہدایت یہ ہے کہ جو کوئی اپنے اختیار سے ایمان لاوے اچھے عملوں کی توفیق پاوے۔ پھر جیوں جیوں اچھا کام کرتا جاوے زیادہ توفیق پاتا جاوے اور اچھے کام اوس سے ہوتے جاویں مقصودوں کی منزل سے نزدیک ہوتا جاوے یہ ہدایت اسیطرح خاص ہے جیسے اس صورت میں فرمایا فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى الخ لِلْعُسْرٰى تک یعنے پھر جسنے دیا خدا کے واسطے اور پرہیزگاری کی بُری باتوں سے اپنے اختیار سے بچ رہا اور سچ جانا اللہ کو اللہ کے کلام کو اللہ کے وعدوں کو اور رسول کو اور رسول کے کلام کو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدوں کو بہشت کو آخرت کی نعمتوں کو اوسکے اوپر آسانی کی راہ کھولدی بہشت کی راہ آسان کر دی اور جسنے اپنے اختیار سے یہ کام اور جن کاموں کے کرنے کا اوسکو حکم تھا۔ نہ کیئے اللہ تعالےٰ اوسکو اوسکے اختیار میں چھوڑ دیتا ہے اور اوسکو توفیق نہیں ملتی کچھ بوجھ نہیں سکتا اپنے اختیار میں پڑا رہتا ہے۔ بُرے کام آپ ہی آپ کرتا رہتا ہے اپنے اختیار میں آپ گمراہ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ اسمیں کچھ گمراہی اپنی طرف سے نہیں کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا جو کام ہے سب خیر ہی کا کام ہے بدی شرارت آدمی ہی کے کسب میں کام میں ہوتی ہے۔ یہی معنے ہیں جو کوئی بخیلی کرتا ہے بے پروا ہی کرتا ہے سب باتوں کو اللہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جھوٹ جانتا ہے آپ سے آپ اوسکے اوپر سختی میں پہونچنے کی راہ کُھل رہتی ہے عسرٰی میں پہنچ رہتا ہے یہی حکمت ہے پاک پروردگار کی جسنے حکم کو نہ مانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور توفیق نہ ملی اس حکمت میں فرمایا جو کوئی بخیلی کرتا ہے اور بُرے کام کرتا ہے اوسکو ہم دوزخ میں جانے کی راہ آسان کر دیتے ہیں اور دوسری خاص ہدایت یہ ہے کہ وہ پروردگار بدون کسی عمل کے کسب کے اپنے بندے کو آپ ہی راہ سجھا دیوے۔ آپ ہی مقصودوں کی منزل میں پہونچا دیوے جیسے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اول بغیر کچھ عمل کیے ایسے درجے میں پہنچا دیا

Marfat.com

جو کوئی تمام عالم کے عمل کرے تو اوس درجے کو نہ پہونچے پھر ایسے بڑے درجے میں پہنچا کر عمل کرنے کی راہ بھی آسان کر دی۔ سب طرح کی دولتیں بخشیں اور جیسے حضرت عیسے علیہ السلام کو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہی پیغمبری بخشی علم انجیل کا پڑہا دیا جو دینے چاہا سو دیا اور اسیطرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ کی امت میں بہتوں کو بغیر پڑھے پڑہائے بغیر محنت کیئے ولی کر دیا۔ یہ ایک خاص الخاص بات ہے پر یہ اپنے اوپر لازم نہیں کیا جسکو خاوند چاہتا ہے اوسیکو دیتا ہے بندوں کو بھی اوس راہ میں خواہ نخواہ داخل نہ کیا چاہیے جو کچھہ اونکو حکم ہوا ہے اوسیکے اوپر چلے جاویں شاید قبولیت کے درجے کو پہونچ جاویں۔ یہ ایک تھوڑا سا بیان ہے اِنَّ عَلَیْنَا لَلْہُدٰے پھر اس بات کے پیچھے فرماتا ہے پاک پروردگار کہ آدمی کو چاہیئے ہمارے حکم کے تابع رہے۔ ہمنے جو کچھہ اُسکو راہ بتائی ہے اپنے کلام میں بیان کیا ہے اوسکو یقین سے سنے سمجھے اخلاص سے اوس راہ کے اوپر قائم ہووے کسی اور راہ میں نہ پڑے اور کسی بات پر نظر نہ کرے۔ اسمیں سب کچھہ پا رہیگا۔ وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى اور تحقیق آخرت اور دنیا ہمارا ہی مِلک ہے اور دنیا اور آخرت اور کسیکا ملک نہیں ہم جسکو جو کچھہ دیویں وہ وہی پاوے جسکو چاہیں آخرت دیویں جسکو چاہیں دنیا و آخرت دونو دیویں اسمیں اشارت ہے جو کوئی پروردگار کی محبت نہیں رکھتا اخلاص نہیں کرتا دنیا ہی کی محبت میں چھوٹا پھرتا ہے دنیا ہی کو طلب کرتا ہے یا بہشت کی دولت ڈہونڈہتا ہے بے اخلاصی کی راہ میں ملتی نہیں دنیا ملتی ہے وہ دنیا آخر کو وفا نہیں کرتی جان کی بلا ہو پڑتی ہے۔ بلا میں ڈالتی ہے دانا عقلمند وہ کوئی ہے جو اللہ تعالے کا ہو رہے اوسکے حکم کو سر کے اوپر رکھے جو کام کرے سوا اخلاص و محبت سے کرے مزدور نہ ہووے مزدوری کے اوپر نظر نہ کرے اس بندے کو جو کام کرنا فرمایا ہے دل سے تن سے کرتا رہے جس خاوند کا کام ہے وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے کام سے واقف ہے۔ کسیکو کیا دیجیئے کون کس لائق کا ہے بہتر جانتا ہے اوسکا کام اوسیکے حوالے رکھے اور جو کچھہ مانگے اوسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ سے مانگتا رہے

* [illegible]

Marfat.com

دعا کرتا ہے دنیا کے آخرت کے حکم کے موافق اپنی بھلائی چاہتا ہے اور جو کچھ مانگے اسطرح
مانگے جسطرح حکم ہے زیادہ اپنا کچھ تصرف نہ کرے حکم نہ چلاوے اوسکو کیا خبر ہے۔
جو اسکے واسطے کونسی چیز بھلی ہے اوس پاک پروردگار کے حوالے کردے جیسا
بہتر جانے گا ویسا کرے گا سب کچھ اوسکے ہاتھ میں ہے اور جسنے اوس پاک پروردگار
سے کچھ کام نہ رکھا حکم نہ مانا دنیا و آخرت ہاتھ سے جاتی رہے گی اور آخرت ہاتھ نہ
آوے گی بڑی بلائیں جا پڑے گا فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى پھر خبر دی مینے تمکو ایک
بڑی آگ کی شعلہ کرنے والے کی یعنے دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی تمہارے ڈرنے
کے واسطے جو ڈرو بے فرمانی نہ کرو جو بے فرمانی کروگے تو ایک ایسی آگ میں پڑوگے
جو بہت بڑا بھڑکاؤ ہے اُس آگ کا۔ خبر میں آیا ہے کہ دوزخ جب حشر کے میدان میں آویگی
ایسا شعلہ کرے گی جو دو برس کی راہ کے تفاوت میں کافروں کو گرا دیوے گی اور
فرشتے عذاب کے کافروں کو زنجیروں میں باندھ باندھ کر کھینچیں گے اور لوہے
کی گرزوں سے مارکر چلاتے جاوینگے اور اوس حال پر دوزخ کے شعلوں کی ہیبت
سے گر گر پڑینگے اسطرح دوزخ میں ہو نچینگے لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى
نہ در آویگا نہ داخل ہوویگا۔۔۔۔ اوس آگ میں ویسی سخت شعلہ مارنے والی آگ میں ہمیشہ
رہنے کے واسطے کوئی گروہ بڑا بدبخت جسنے جھٹلایا دروغگو کہا رسول (صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم) کو اور جھوٹھا جانا اللہ تعالٰے کے کلام کو اور منہ پھیر لیا ایمان لانے سے
مسلمان ہونے سے اللہ تعالٰے کی بندگی نہ کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی متابعت سے باز رہا جیسے اُمیہ بن خلف ابوجہل ابولہب اور لوگ جنکی یہ بدبختی
ہے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى اور شتاب ہی جو دور کیا
جاویگا اوس آگ سے وہ بڑا متقی پرہیزگار وہ جو دیتا خرچ کرتا ہے اپنا مال خیر کے
کام میں اور خدا کے واسطے پاکی ڈہونڈھتا ہے اس مال دینے میں اس مال کو پاک کرتا ہے
آپ پاک ہوتا ہے۔ یہ آیت بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی
ہے اور یہی آیت دلیل ہے اِسبات کی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیغمبروں

Marfat.com

کے مرتبے کے پیچھے نبیوں کے درجوں کے بعد اور سب کسی سے افضل ہیں بہتر ہیں اسواسطے
کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اون کو اَلْاَتْقٰی فرمایا بہت بڑا متقی فرمایا اور اور جگہہ
قرآن میں فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنے تحقیق بہت بڑا تمہارا خدا کے....
پاس وہ آدمی ہے جو اَتقیٰ ہے۔ بڑا متقی ہے پرہیزگار ہے کفر و شرک نفاق بے فرمانی
سے بہت پرہیز رکھتا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جو کوئی حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھہ شبہ رکھے طعنہ کرے اوسنے گویا سب
اصحابوں کے اوپر مہاجر اور انصار کے اوپر طعنہ کیا۔ کیونکہ سب اصحابوں رضی اللہ عنہم نے جمع ہوکر
اون کو خلیفہ کیا۔ اور اون کو آپ سے بہتر جانا اور جسنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کے اصحابوں کو برا کہا طعنہ مارا اون کو جھوٹھا مانا نالائق جانا بے عقل بے فہم بے دین
جانا اور جسنے اصحابوں کو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے ایسا جانا
اوسنے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مرشد کامل نہ جانا وہ بڑا بدبخت ہے اوسنے
اپنے ایمان میں خلل ڈالا دوزخ میں جانے کے لائق ہوا۔ انہیں آیتوں سے معلوم ہوا
جو دوزخ میں نہ جاویگا سوائے اوس بدبخت کے جسنے اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ
وصحابہ وسلم کو جھٹھلایا اور سچی راہ سے منہہ پھیرا دوزخ میں جانیکی یہی علامت ہے جسنے طرح سے
نکلیگا۔ اور مسلمانوں گنہگاروں میں وہ آدمی دوزخ میں جاویگا جسنے کسی خیر کے
کام سے کیسوقت منہہ پھیرا کچھہ سستی کی اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم
کے حکم سے نکلکر نفس کے شیطان کے حکم میں گیا ہے۔ اس کے خلل سے اوسے
امید نکلنے کی ہے مگر ایمان کے خلل سے خدا پناہ میں رکھے اور اصحابوں کے اوپر نقصان
کی تہمت دینے سے ایمان کا خلل ہے۔ سب صحاب رسول کے رسول صلے اللہ علیہ
آلہ وصحابہ وسلم کے پاس مقبول میں اللہ تعالےٰ کی دوست پیارے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم راضی ہیں
وَرَضُوْا عَنْہُ انکے حق میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہوگا
جو کوئی اونکو برا جانے وہی آپ برا ہے اور جسنے برے کام کیئے ہدایت سے منہہ
پھیرا ایمان میں ناقص رہا سچی باتوں کو جھٹھلایا وہ بھی برے لوگوں کے ساتھہ دوزخ

میں داخل ہوگا اور جو کوئی دوزخ سے کبھی نکلیگا۔ سو ایمان اور مسلمانی کی برکت سے نکلیگا۔ اور جس کسی نے وے کام کیئے جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے کیئے اور بڑے بڑے اصحابوں نے چاروں خلیفوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایمان کو اپنے کامل کیا مسلمانی کے ظاہر باطن کے کام تمام کیئے جو کچھ کیا سو خدا تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے واسطے کیا وہ آدمی اون کے ساتھ نجات پاوینگا۔ دوزخ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کچھ کام نہ ہوویگا۔ اون میں اور دوزخ میں پردہ پڑجاویگا بہشت میں خیر و خوبی سے داخل ہوجاویگا یہ پورے ایمان کی برکت ہے پورے مسلمان کے واسطے اللہ تعالےٰ سب مومنوں مسلمانوں کو ایمان اور مسلمانی میں محکم رکھے کامل کردے آمین ثم آمین آمین پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضؓ کو اس قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا تب کافروں کو بہت بڑا تعجب ہوا کہنے لگے کہ ابوبکر رضؓ کے اوپر بلال رضؓ کا کچھ حق تھا اس سبب اتنا مال بلال رضؓ کے واسطے خرچ کیا اوس حق کا بدلا دیا حق تعالےٰ اون کی بات کے رد میں فرماتا ہے وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اور نہ تھی کسی ایک آدمی کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نزدیک کچھ کسیطرح کی نعمت سے جو جزا دیجاوے اور بعضوں نے کہا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ احد احد اتنا کہتے تھے جو لوگوں نے سننے والوں نے اونکا نام احد احد رکھدیا تھا اللہ تعالےٰ کا احد نام ہے وے ہمیشہ کہتے ہر دم کے کہنے کے سبب اونکا یہ نام ہوگیا تھا۔ اس آیت یعنے وَمَا لِاَحَدٍ سے بلال رضؓ کے اوپر اشارت ہے اور معنے اسیطرح پر ہیں۔ اور نہ تھی بلال رضؓ کی ابوبکر صدیق کے پاس کوئی نعمت دوستی منت جو عوض کیا جاوے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ مگر طلب کرنی رضامندی اپنے پروردگار کی جو برتر ہے سب کے اوپر غالب ہے حاکم ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوپر بلال رضؓ کا کچھ حق ثابت نہ تھا جو اوسکے حق پر بدلا کرنا ضرور ہووے یہہ جو کچھ عمل کیا ابوبکر رضؓ نے اسواسطے کہ ابوبکر رضؓ خدا کی رضامندی کا طالب تھا اور بس وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ اور ہر طرح سے شتاب راضی ہوویگا ابوبکر رضؓ وہ ہماری رضامندی ع

۴ رضی اللہ عنہ

Marfat.com

ہووے گی وہی کرینگے رضا کا بہت بڑا درجہ ہے نہایت عالی مقام ہے۔ کامل بندوں کے لیے دنیا میں اور بہت بڑی نعمت ہے آخرت میں سو یہ دولت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ملی اور جو کوئی اونکے طریق پر چلیگا اوسکو بھی اونکی طفیل سے ملیگی اور یہ عاصی گنہگار بھی امیدوار ہے۔ اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم کا جو اوسکو بھی اپنے سب مقبول بندوں کی طفیل سے اس دولت سے نصیب کجئے آمین
آمین آمین

سورۃ والضحیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالضُّحٰی ۙ وَاللَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ وَلَلۡاٰخِرَۃُ
قسم ہے دن چڑھے اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑ دیا تجکو رب تیرے نے اور نہ ناخوش ہوا اور البتہ

خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ
پچھلی حالت بہتر ہے واسطے تیرے پہلی حالت سے اور البتہ شتاب دیگا تجکو پروردگار تیرا پس تو راضی ہوگا

اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪
کیا نہیں پایا تجکو یتیم پس جاگہ دی اور پایا تجکو راہ بھولا ہوا پس راہ دکھائی

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ؕ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ؕ وَ
اور پایا تجکو فقیر پس غنی کیا پس جو یتیم ہو پس مت دبا اور

اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ؕ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ؕ
جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ اور جو نعمت پروردگار تیرے کی ہے پس بیان کر

سورۃ والضحیٰ مکی ہے اسمیں گیارہ آیتیں چالیس کلمے اور ایک سو چھیاسٹھ حرف ہیں۔ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ قسم ہے چڑھنے دن کی یعنی چاشت کے وقت کی اور

Marfat.com

قسم ہے رات کی جب تاریکی ہوتی ہے اور سب چیز کو اپنی اندھیاری میں چھپا لیتی ہے
اللہ تعالےٰ نے ضحےٰ کی اور لیل کی قسم کھائی دین کے بڑے لوگوں نے اس میں بہت
باتیں کہیں ہیں ضحےٰ چاشت کا وقت ہے۔ جو وقت آفتاب بلند ہوتا ہے دھوپ
سارے عالم میں پھیلجاتی ہے اچھا وقت ہے دنیا کے کام میں کاروبار میں کسب میں
مشغول ہونے کا کسی فرض نماز کا وقت نہیں نفلوں کا وقت ہے یا دنیا کے کاموں
کا وقت ہے ایسے وقت میں جو کوئی عبادت میں مشغول ہووے دو رکعت چار رکعت
بارہ رکعت تک جتنی ہوسکے اشراق کی ضحٰی کی نیت میں پڑھے تو بہت ثواب پاوے
یہ نماز اخلاص کی ایمان کی نشانی ہے کیونکہ غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام میں مشغول
ہونے کا وقت تھا اسوقت میں وہ اخلاص سے پاک پروردگار کی بندگی میں حاضر
ہوا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی فجر کی نماز
پڑھ کر اپنے مصلے پر بیٹھا رہے اور جب آفتاب بلند ہووے اشراق کی نماز پڑھے جتنی
رکعتیں پڑھ سکے پورے حج کا ثواب پاوے اسیواسطے بعضوں نے کہا ہے کہ ضحےٰ کی
قسم اشراق کی نماز کی قسم ہے۔ اور دنیا کے کام میں بھی جو کوئی نماز پڑھ کر مشغول
ہووے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا ہووے اور اپنے دل میں
یہی نیت کرے کہ جو اس قوت سے قوت ہوگی اُس قوت کو خدا کی بندگی میں خرچ
کرونگا۔ اس دنیا کے کام میں بھی مومن ثواب پاتا رہتا ہے اور چاشت کا وقت وہ ہے
جو اللہ تعالےٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور اوسیوقت میں حضرت موسےٰ
علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں سے مقابلہ ہوا ستر ہزار آدمی ایمان لائے
پاک پروردگار کو سجدہ کیا ہے۔ بعضوں نے کہا ضحےٰ سے تمام دن مراد ہے یہ دن
ایک بڑی نشانی ہے قدرت کی تین نمازیں فرض تمام دن میں اور روزہ فرض
دن ہی میں ہوئے ہیں حج بھی دن میں ہوتا ہے اور رات بھی ایک بڑی نشانی
ہے قدرت کی رات نہ ہوتی تو دن کی قدر معلوم نہ ہوتی اور خلق کے آرام کا وقت ہے رات
کی بندگی بڑی مقبول ہے مغرب کی نماز فرض اور وتر رات کو ہوتی ہے اور آخر شب کی نماز تہجد کی نماز کہی ہے تہجد

Marfat.com

کی نماز کا بہت بڑا ثواب ہے بڑے اخلاص کی بندگی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو
کوئی آخر شب کو اوٹھے بندگی میں حاضر ہووے اوسکے واسطے ایسی نعمتیں خوبیاں چھپا
رکھی ہیں جنکے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہوویں روشن ہوجاویں اون نعمتوں
کی کسیکو خبر نہیں کوئی نہیں جانتا جو بہشت میں تہجد کی نماز رات کی نماز پڑھنے
والوں کو ملیگی۔ خبر میں آیا ہے۔جو کوئی فقر سے ناداری سے ڈرتا رہے چاہیئے
کہ چاشت کی چار رکعت نماز پڑہے اور جو کوئی گور کی اندہیاری سے تنگی سے وحشت
رکھتا ہے ڈرتا ہے چاہیئے کہ آخری رات کی نماز پڑہے۔اور بعضوں نے کہا ہے کہ ضحیٰ سے
مراد وہ دن ہے کہ جسدن میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم دنیا کے
پردے کے اوپر پیدا ہوئے اپنی ماں کے شکم سے باہر آئے وہ دن بڑی برکت کا دن
تھا اوسدن کی قسم کی اور رات سے مراد معراج کی رات ہے اس رات میں حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے اپنے پاس بلایا عرش کے اوپر پہونچایا۔
سب طرح کی نعمتیں خوبیاں بخشیں۔اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنے قسم ہے دن
کی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مشغولی کا وقت ہے خلق کو ہدایت کرتے
ہیں دعوت کرتے ہیں سب کو کفر سے شرک سے نکالکر ایمان کی توحید کیطرف بلاتے
ہیں اور واللیل یعنے قسم ہے رات کی جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مشغولی
کا وقت ہے اللہ تعالےٰ کی عبادت میں بندگی میں۔اور بعضوں نے کہا ہے والضحیٰ یعنے
قسم ہے روشن نورانی چہرے کی چہرۂ مبارک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا آفتاب سے زیادہ روشن ہے دونوں جہان میں اوس روشن نورانی چہرے
کا نور پہونچگیا ہے دونو جہان کو روشن اوجالا کردیا۔ واللیل یعنے قسم ہے زلفوں کے
بالوں کی موئے مبارک کی جو کالی رات کیطرح سیاہ ہیں حقیقت یہ ہے کہ والضحیٰ
واللیل میں سب قسمیں شامل ہیں جواب قسم کا یہ ہے ما ودعک ربک وما قلیٰ۔ نہیں
چھوڑدیا یا محمد تجھکو تیرے پروردگار نے اور دشمن نہیں ہوا۔ یہ آیت کا نزول کی انکی بات کے
جواب میں آئی ہے۔جب حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالےٰ

Marfat.com

کے حکم سے مکے میں خلق کو دعوت کی ایمان کیطرف بلایا شرک و بت پرستی کو چھوڑ دینے کو فرمایا
تب مکے کے لوگوں نے تعجب کرکے مدینے میں یہود و نصاریٰ کے پاس اپنے آدمی بھیجے۔
وے حضرت موسے اور حضرت عیسے علیہ السلام کے دین میں تھے توریت اور انجیل جو حضرت
موسےٰ علیہ السلام اوپر اور حضرت عیسے علیہ السلام کے اوپر اللہ تعالیٰ نے بھیجے پاس ہے اوتری تھی اون کتابوں میں حضرت محمد
مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سب خبریں تھیں یہود و نصاریٰ سے واقف تھے اون
سے پوچھ بھیجا کہ تمہاری کتابوں میں کیا لکھا ہے آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا وقت
ہو لیا ہے یا نہیں ہوا ہمارے درمیان میں محمد نام ایک آدمی ہے وہ محمد (صلے اللہ علیہ و
آلہ و اصحابہ وسلم) ہمارے بھائیوں میں سے پیدا ہوا ہے پیغمبری کا دعوے کرتا ہے کہتا ہے
کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں میں دیکھکر معلوم کرو ہمکو خبر دو کہ یہ بات سچ ہے
یا کیسی ہے۔ مدینے کے لوگوں نے یہود و نصاریٰ نے سب کتابیں دیکھیں اور آخر زمانے
کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا یہی وقت ہے اور یہ جو تم میں پیدا ہوئے ہیں ان سے تین
باتوں کا سوال کرو۔ پوچھو ایک اصحاب کہف کا احوال ۔ دوسرا اسکندر ذوالقرنین
کا قصہ تیسرے روح کی بات کیا چیز ہے روح۔ جو وہ پہلی دو باتوں کا جواب دیں اور
روح کا جواب نہ دیں تو ہمسے کہلا بھیجو تب ہم سچ جھوٹ معلوم کرینگے۔ وے آدمی
مکے کے مدینے سے یہ بات لائے پھر مکے کے مشرکوں نے ایکدن حضرت نبی صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں سوال کیئے حضرت صلے اللہ علیہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ کل جواب دونگا مگر انشاء اللہ تعالےٰ نہ کہا وحی کی
اللہ کے کلام کی انتظاری کی کتنے دنوں وحی نہ آئی حضرت جبرائیل نہ اوترے بعضے
کہتے ہیں دس دن بعضے کہتے ہیں پندرہ دن یا انیس دن یا پچیس دن یا چالیس
دن تک جبرائیل علیہ السلام نہ آئے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
اور صحابہ حضرت کے بہت غمگین ہوئے جواب دینے میں جو اتنی ڈھیل ہوئی کافر
طعنہ مارنے لگے اور کہنے لگے وَدَّعَہُ اللّٰہُ وَقَلَاہُ یعنے ترک کیا چھوڑ دیا محمد (صلے اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو اور دشمن رکھا اوسکو پھر کتنے دنوں کے پیچھے حضرت جبرئیل علیہ السلام

Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نہ آنے کا دیر لگنے کا یہ سبب تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ پھر ہر کام میں انشاء اللہ تعالیٰ کہنا مت چھوڑو انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا تھا اسواسطے وحی نہ آئی اور دو سوالوں کا جواب آیا اور تیسرے سوال کی بات کا کچھ بیان نہ ہوا۔ اون پوچھنے والوں سے بیان کیا۔ اونہوں نے یہود کو کہلا بھیجا یہود نے جانا کہ سچے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کتاب میں لکھا تھا کہ جو دو سوال کا جواب دیوے اور ایک کا نہ دیوے یہی علامت ہے سچ کی پھر یہود نے جان بوجھکر حسد کیا مکے کے لوگوں سے کچھ نہ کہا ٹال بتایا پھر اس سورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو چھوڑ دیا۔ اس بات کو رد کیا قسم کھائی ضحے کی اور لیل کی کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نہیں چھوڑا اور دشمن نہیں پکڑا یہ بات کہنے والے جھوٹے ہیں۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بشارت خوشخبری بھیجی فتح کی کہ تیرا دین یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سب جہان میں پھیلیگا۔ روم و شام یمن مصر ایران و توران بڑے بڑے ملک تیری امت کے ہاتھ آوینگے فتح پڑتا جائیگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوشخبری کو سنکر بہت خوش ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ اور مقرر آخرت دوسرا جہان بہتر ہے تیرے واسطے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے یعنے جہان پہلا دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے دنیا کا سب مال ملک آخر کو رہتا نہ پہنچیگا آخرت کا مال ملک ہمیشہ باقی رہے گا بڑھتا رہے گا دنیا میں کیسا ہی ملک فتح ہووے مگر اوسکے رنج و محنت اوسکے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ آخرت یعنے بہشت میں ہزار محل موتیوں کے تیرے واسطے تیار ہیں اور ویسا ہی اسباب لوازم باغ و بہار حوریں غلمان فرش و فروش سب کچھ تیار ہیں جو ایک محل میں ہزاروں ملک دنیا کے سما جاویں اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت میں یہ قاعدہ مقرر ہوا ہے کہ ہر چیز میں پہلے کمی ہے پیچھے زیادتی ہے۔ آدمی پہلے نطفہ تھا پھر علقہ پھر مضغہ ہے پھر

Marfat.com

ہوا لڑکا ہوا پھر بالغ ہوا عقل ہوئی شعور ہوا جوان ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہونچا پھر اسیطرح جاننا چاہیے کہ دنیا میں کیسا ہی مال و ملک و کمال درجہ ہووے آخرت کے آگے تھوڑا ہی ہے دنیا سب گھٹنے کی جگہ ہے۔ بڑی دولت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی اور اون کی طفیل سے اُن کی امت کے مومنون مسلمانوں کی آخرت میں ہوگی حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے اول کافروں کے ہاتھ سے آزار پایا رنج کھینچا بے ادبیاں دیکھیں طعنے سنے آخر سب زیر ہوے مارے گئے مسلمان ہوئے تابع ہوے غلبہ فتح حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو نصیب ہوا پھر آخر کو بڑے بڑے ملک اصحابوں کے ہاتھ آئے پھر بڑھتے بڑھتے دولتمند ہو گئے دین کا جھنڈا سب دنیا میں کھڑا ہو گیا پھر اوسی بات سے معلوم کیا چاہیے کہ آخرت میں کیسا کچھ بڑھا ہووے گا۔ تفاوت دنیا میں اور آخرت میں یہ ہے کہ دنیا میں نقصان سے کمال ہوتا ہے اور دنیا کے کمال کو کبھی زوال بھی ہوتا ہے اور آخرت کے کمال کو حضرت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم اور پیچھے اُنکے سب مومنون مسلمانوں کو ہمیشہ بڑھا ہی رہے گا گھٹنا کا نام و نشان نہیں ہونے کا سب طرح کی دولتوں کی ہمیشہ ہمیشہ زیادتی رہیگی نقصان ہرگز کبھی نہیں ہونے کا وَ لَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ اور مقرر شتاب عطا کریگا۔ دیگا بخشیگا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم پاک پروردگار تیرا پھر راضی ہوئیگا تو وے سب نعمتیں خوبیاں بخشیگا تجھکو اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم ہمیشہ کرنے والا تیرا آخرت میں جو تو خوش ہو جاویگا سب طرح کی قدریں جانی رہینگی کا علم بخشتا ہی ہے بڑی بڑی نعمتیں بے حد بے نہایت ہمیشہ کا دیدار ایسی بڑی نعمتیں تیرے واسطے رکھی ہیں خاطر خوش رکھ اُن کافروں شریروں کے طعنے مارنے میں غمگین ناخوش مت ہو کوئی دن میں یہ سب باتیں جاتی رہینگی تمکو خوشی ہمیشہ ہمیشہ رہیگی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم خوش ہوے اور فرمایا میں ایک آدمی کو بھی میری امت کے دوزخ میں رہنے سے راضی نہیں ہونے کا یہ بات امت کے واسطے بڑی خوشخبری ہے۔ پھر اسبات کو اللہ تعالیٰ

52556

اللہ تعالےٰ بیان فرماتا ہے جو کمی سے زیادتی ہے تھوڑے سے بہتایت ہے پہلے حال سے آخر کا حال بہتر ہے دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی کیا نہ پایا تجھکو یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پروردگار نے تیرے یتیم بے باپ پھر جگہہ دی اس درجہ میں پہنچایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اول اپنی ماں کے پیٹ میں تھے جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے باپ عبد اللہ کا واقعہ ہوا وفات پائی۔ پھر جب تولد ہوئے کئی دن کے پیچھے بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا والدہ نے بی بی حلیمہ کو جو دائی تھیں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حضرت کو حوالے کیا چار برس اونہوں نے اپنے گھر لیجا کر پالا۔ پھر جب چھے برس کی عمر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا نے بھی پرورش کی دو برس کے پیچھے عبد المطلب بھی مر گئے اوسوقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ابو طالب کے جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا تھے حوالے کیا پھر ابو طالب ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پرورش کرتے اور پیار و شفقت و دوستی اونکے ساتھ رکھتے پھر پچیس برس کی عمر میں حضرت نے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جب چالیس برس کی عمر میں پہنچے اللہ تعالےٰ نے پیغمبری کی خلعت اون کو پہنائی وحی نازل ہوئی حکم کیا کہ اون مشرکوں کو ہدایت کرو کفر سے شرک سے خلق کو ایمان کیطرف خدا کی توحید کیطرف بلاؤ۔ پھر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حکم خدائے تعالےٰ کا بجا لائے اول سب مکے کے لوگوں کو اپنے خویش واقارب کو ایمان کی دعوت کی جسپر اللہ تعالےٰ نے فضل کیا دین و دنیا کی سعادت اوسکے نصیب تھی ایمان لایا اور بہت قریش مکے کے لوگوں نے تعجب کر کر اپنے دین سے بتوں کے پوجنے سے پھرنا بہت مشکل جانا پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دشمنی میں کمر باندھی ہر طرح کی تصدیع دینے لگے اس حال میں ابو طالب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باپ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی یاری و مددگاری حمایت جسطرح چاہیئے کرتے رہے پھر کئی برس کے پیچھے اونکا

Marfat.com

بھی واقعہ ہوا پھر مشرکوں نے دشمنی کو زیادہ کیا تب اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا کہ مکے سے مدینے کو ہجرت کریں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیکر مدینے کو تشریف لے گئے مدینے میں انصار تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے داخل ہونے سے انصاروں نے بڑی خوشی کی دل و جان سے ایمان لائے غلامی میں رفاقت میں مددگاری میں کمر باندھی جان و دل سے فدا ہونے کو حاضر ہوئے اللہ تعالےٰ نے مدینے کو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے رہنے کی جگہ مقرر کی پھر مہاجرین و اصحاب........ جو قریش تھے مکے کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ اونہوں نے ہجرت کی اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رضامندی میں اپنے گھر چھوڑے مال چھوڑا جورو لڑکے لڑکیاں چھوڑیں مدینے میں آئے اور انصار مدینے کے رہنے والے سب جمع ہو کر خدمت میں حاضر ہو کر دشمنوں سے دین کے لڑنے میں کمر باندھی پھر لڑے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب کو رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت بڑی جگہہ دی بہت بڑا مرتبہ بخشا اول و آخر کی خلق کے اوپر اون کو فضیلت بخشی آخر زمانے کا پیغمبر کیا اپنے بڑے قرب کے درجے میں پہنچایا اور دنیا میں سب کے اوپر غالب کر دیا اوس یتیمی کے حال سے آپ اپنے فضل و کرم سے پرورش کر کر درجے بڑھا کر اون کو بہت بڑی جگہہ میں پہنچایا اون کی حدیث کو کلام کیا اون کی دوستی محبت کو سب مومنوں مسلمانوں کے دل میں جگہہ بخشی ایسی جگہہ بخشی جو قیامت تک اور آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ بڑھتی دولت رہے گی اور اس آیت میں اشارت ہے کہ یتیم اوس موتی کو کہتے ہیں جو خوبی میں بڑائی میں صفائی میں روشنی میں ویسا اور موتی نہ ہووے پھر ویسا موتی سوائے بادشاہوں کے اور کسی کی جگہہ کے لائق نہیں ہوتا۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یتیم تھے۔ ایسی خوبیوں میں تھے۔ جو

Marfat.com

دوسرا اُن ساکوئی نہ تھا۔ پھر ایسے یتیم کی اور کوئی جگہہ لائق نہ تھی۔ اللہ تعالے نے اون کو اپنی خاص الخاص رحمت میں اپنے نہایت قرب کی جگہہ بخشی اور فرمایا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿۵﴾ اور پایا تیرے تئیں یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا پھر ہدایت کی راہ دکھائی روایت ہے جو لڑکپن کے وقت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی چار برس کی عمر تھی۔ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دائی اپنے گھر سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مکہ میں لاتی تھیں اسواسطے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اون کی والدہ کے اور دادا کے حوالے کر دیویں مکے میں پہونچ کر ایک جگہہ میں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کو بٹھال کے آپ کسی کام کے واسطے گئیں۔ پھر آکر جو دیکھا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو نہ پایا۔ بہت پریشان ہوئیں۔ روتی تھیں ڈھونڈھتی تھیں کہیں نہ پایا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے کے پہاڑوں میں چلے گئے تھے۔ راہ سے تفاوت ہو گئے تھے۔ پھر عبد المطلب نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ڈھونڈھ کر پایا اور یہ بات ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

Marfat.com

وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے بی بی خدیجہ رضی اللہ
عنہا سے نکاح کرنے سے اول کی کہ جب حضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سوداگری کے واسطے
شام کے ملک میں گئے تھے۔ خرید و فروخت کرکر
کے کو پھرے تھے کہ سے تین دن کی راہ درمیان
رہی تھی۔ اور وہ قافلہ سوداگروں کا بی بی خدیجہ رضی اللہ
عنہا کا تھا۔ لوگوں نے قافلے کے کہا کہ کوئی
جاوے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری
قافلے کی سلامتی کی پہنچاوے۔ اور ضابطہ
تھا عرب کا جو کوئی آگے آن کر قافلے کی سلامتی
کی خوشخبری دیتا تو وہ اونٹ جسکے اوپر سوار
ہو کر آتا تھا اوسیکو بخشدیتے۔ سب لوگوں نے
حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو بھیجنا
مقرر کیا کہ آگے جاکر خبر دویں۔ ابو جہل بھی اُس
قافلہ میں تھا۔ آگے سے بھی وہ کچھ دشمنی
رکھتا تھا اوسنے کہا اُن کو مت بھیجو آخر کو سبھوں
نے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ہی کو بھیجا
جب اکیلے راہ میں آئے۔ شیطان نے آکر اونٹ
کی نکیل پکڑ کر اون کو اور راہ کیطرف پھیر دیا
راہ سے دور پڑ گئے۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہوا حضرت
جبرئیل علیہ السلام کو اونہوں نے آکر ایک پَر شیطان
کو ایسا مارا کہ حبش کے ملک میں پھینکدیا اور مہار
پکڑ کر اونٹ کو راہ میں لگا دیا۔ اور زمین کی رگیں

Marfat.com

ایسی کھینچ لیں جو ایک ساعت میں حضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے میں جا پہنچے بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو قافلے کے آنے کی خوشخبری دیدی۔ بہت خوش ہوئیں۔ اور وہ اونٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نذر کیا۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے سے پھر کر قافلے کی طرف چلے۔ ایک ساعت میں قافلے درمیان جا پہونچے۔ اور کہا مکے میں پہنچکر خدیجہ رضی اللہ عنہا کو میں نے خوشخبری دی وہ خوش ہوئی اور یہ اونٹ اونے میرے تئیں دیا۔ کسی نے یہ بات نہ مانی۔ ابوجہل نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ اون کو مت بھیجو۔ پھر وہ اونٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اور لوگوں نے پھیر لیا۔ تب تین دن کے پیچھے مکے میں پہنچے اس بات کی خبر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کو دی وے غصے ہوئیں۔ اور کہا تین دن ہوئے جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آکر مجھ کو خوشخبری سنائی میں نے اونٹ اون کو دیدیا ہے تم نے کیوں پھیر لیا ہے۔ اور یہ بات تم نے جھوٹ جانی۔ لوگوں نے کہا مہینوں کی راہ دو تین ساعت میں کسطرح آئے۔ اور پھر سکے اسواسطے ہمنے یہ خبر نہ مانی۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا یہ بات سچ ہے اتنا وقت نہیں اونٹ پھیر پھیر دیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحاب

وسلم کی دوستی اپنے دل میں رکھی اور جانا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر ہوویںگے یہ حال اپنے بھائی ورقہ بن نوفل چچا کے بیٹے سے سنا تھا۔ وے اگلی کتابیں پڑھے تھے علامتیں معلوم کی تھیں۔ اور اس آیت کریمہ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی کے معنے یہ بھی ہیں اور پایا تجھکو گمراہ لوگوں میں گمراہ قوم میں پیدا کیا وے کچھ نہیں جانتے تھے پڑھے لکھے نہیں تھے۔ سب خیر کی باتوں سے بے خبر تھے ایسے لوگوں میں پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پھر پیغمبری بخشی ہدایت کی تجھ کو سب طرح کا علم بخشا۔ سب خیر کے بہتری کے کام سکھا دیئے۔ اور یہ بات معلوم کیا چاہیے کہ ضلال گمراہ کو تئیں کہتے ہیں۔ ضلالت گمراہی ہے وگمراہی کفر ہے اور سب پیغمبر خدائے تعالےٰ کے کفر سے ہر حال میں پاک ہیں۔ پیغمبری سے پہلے بھی کفر سے پاک ہیں اور پیغمبری سے پیچھے بھی سو پیغمبروں کو گمراہی اور ضلالت کی نسبت کرنی کبھی درست نہیں۔ ہمیشہ معصوم ہیں اللہ تعالےٰ کی پناہ میں ہیں اول سے آخر تک۔ ایمان اور مسلمانی کے گھر میں رہنے والے ہیں۔ مسلمان پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان آئے مسلمان رہے۔ مسلمان ہی دنیا سے جاتے رہے۔ روایت ہے کہ ایک دن ابوطالب نے ایک بت مول لیا۔ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لڑکپن کے

Marfat.com

وقت دیا جو گھر پہونچادیویں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ
وسلم نے لیا جب آگے چلے اوسکو زمین میں ڈالدیا۔
ایک رسی اُسکے گلے میں باندہ کر کتے مُردار کیطرح گھسیٹتے
ہوئے پہنچادیا۔ ہمیشہ معبود برحق سے اللہ تعالےٰ سے
خبردار تھے۔ ولیکن پیغمبری سے پہلے بہت باتوں کا علم
نہ تھا۔ پڑھے نہیں تھے۔ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ شریعت کے
حکم احکام نماز روزہ سے اور بہت باتوں سے خبردار نہیں تھے اس سبب سے بعضوں
نے یہ معنے کہے ہیں وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى کے یعنے اور پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ وسلم تیرے پروردگار نے ناواقف بہت باتوں سے بہت کاموں سے پیغمبری
کا منصب نہ ملا تھا۔ قرآن نازل نہوا تھا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے تجھکو اپنے فضل و کرم
سے پیغمبری کی خلعت بخشی۔ قرآن جو سب کتابوں سے افضل ہے بہتر ہے۔
تمہارے اوپر نازل کیا بھیجا جو کچھ جاننا چاہیئے بوجھا چاہیئے کیا چاہیے سب کچھ سکھا دیا
اللہ تعالےٰ نے قرآن میں فرمایا ہے مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ یعنے
ایک وقت ایسا تھا یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم
جو اس حال میں تھا تو کہ نہ جانتا تھا کتاب کیا چیز ہے اور
ایمان کسے کہتے ہیں۔ ایمان تھا۔ اور علم ایمان کا نہ تھا اور
کسیکو ایمان کی راہ نہ بتا سکتے تھے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا جو
سب کچھ معلوم کیا۔ بڑے عالم ہوگئے عارف ہوگئے۔ یہ بڑا احسان ہے پروردگار کا تمہارے
اوپر اور احسان پروردگار کا تمہارے اوپر یہہ ہے وَوَجَدَكَ عَآئِلًا
فَاَغْنٰى ۵ اور پایا تجھکو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم تیرے پروردگار نے
فقیر محتاج عیالدار پھر توانگر کردیا دولتمند کردیا ہر طرح غنی کردیا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا
کو اللہ تعالےٰ نے توفیق بخشی اونہوں نے اپنا سارا مال نیاز کیا۔ پھر تجارت سوداگری کیگئی
اوسمیں برکت بخشی۔ پھر بہت یار و مددگار اصحاب جمع کردیئے کافروں سے جہاد کا لڑائی کا حکم ہوا فتحیں بخشیں

Marfat.com

بہت مال و دولت غنیمت آنے لگی ملک فتح ہوئے کسی بات کا کسی چیز کا محتاج نہ رکھا
سب خلق سے بے نیاز کر دیا یہ بات دلیل ہے اسبات کی جو غنا و دولتمندی مال کا ہونا
کسیکا محتاج نہ ہونا یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے بڑی چیز نہیں جو بڑی بات ہوتی تو اللہ
تعالے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اوپر اوسبات کا غنی ہونے کا احسان
نہ رکھتا احسان نہ جتاتا اپنے حبیب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو ہر طرح غنی کر دیا
دنیا و آخرت کا بہت مالدار و دولتمند کر دیا اور ان آیتوں میں رد ہے کافروں کے قول کا جو کہتے
تھے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے خدا نے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو چھوڑ دیا
دشمن رکھا اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی مبارک خاطر کو تسلی ہے جو وحی
کے بند ہونے سے اون کے دل میں غم آیا تھا پروردگار نے قسم کر کر فرمایا یا محمد (صلے اللہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم) تیرے پروردگار نے تجھکو چھوڑا نہیں دشمن نہیں پکڑا اول سے آخر
تک تیرے اوپر خدا تعالے کی مہربانی اور فضل ہی ہے اول سے آخر تک بہتر ہی بہتر
ہوتا جائیگا۔ تیرے اوپر کئی دن وحی کا بند ہونا بھی بہتر تھا۔ اسبات کا اول
سے آخر بہتر ہوا اب وحی کی قدر معلوم ہوئی علم کی شان کا درجہ مرتبہ
معلوم کیا۔ ایسی نعمت انتظار کے پیچھے ملی۔ جس بندے کو ایسی ایسی بڑی
نعمتیں بخشی ہیں۔ اوس پیارے بندے کو کسطرح چھوڑا کیونکر دشمن رکھا یہ کافر
مشرک جھوٹے ہیں اور تمکو یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم غمگین نہ ہونا چاہیئے خوش ہونے
کی بات ہے ان نعمتوں کے اوپر شکرانہ کیا چاہیئے ایکوقت تو یتیم تھا یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
پھر اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے اس درجے میں پہنچایا اس نعمت کی شکر
گذاری یہ ہے کہ یتیم دل کی خبر لو جو کچھ بن آوے سو اون کو دو اون کو پیار کرو فاما
الیتیم فلا تقہر ۵ پھر اس نعمت کو اپنے اوپر سمجھ کر یتیم کے اوپر قہر مت کرو غصے
مت ہو اسکو مت جھڑکو اوس سے محبت رکھو پیار کرو یتیموں کی قدر بوجھو تم بھی ایکدن
یتیم تھے یتیم کو پیار کرنا یتیم کی خبر لینی اوسکو کھانا کھلانا کپڑا پہنانا بہت بڑا ثواب
ہے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا ہے انا وکافل الیتیم

Marfat.com

كهاتين في الجنة واشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما شيئا یعنے میں اور جو کوئی
یتیم کی اپنے بیگانے میں تفاوت نہ جان کر پرورش کرتا ہے خبر لیتا ہے اوسکو پرورش
کرتا ہے خبر لیتا ہے اُسکو پیار کرتا ہے بہشت میں ہم ایک جگہہ ہووینگے آپسمیں
ہمسایہ ہووینگے اسطرح سے نزدیک رہینگے جیسے یہ دونو انگلیاں یہ بات فرماکر دونو
انگلیوں کو تھوڑا اوسمیں کشادہ کرکر اصحابوں کو دکھلایا اور فرمایا اسطرح ایک جگہہ
ہووینگے۔ اور خبر میں آیا ہے من مسح على راس اليتيم له بكل شعرة حسنة یعنے جو
کوئی یتیم مومن مسلمان خدا کی رضامندی کے واسطے یتیم کو پیار کرے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر
جتنے اُسکے سر کے بال ہوویں اون سب بالوں کی گنتی کے شمار کے موافق
نیکیاں خوبیاں اُسکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اتنا ثواب پاتا ہے اور خبر میں
آیا ہے یتیم جب کسی غم سے روتا ہے تو عرش عظیم اللہ تعالے کا کانپتا ہے اور اللہ تعالے
نے فرمایا ہے یتیم کا مال مت کھاؤ ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہے
چھین لیتا ہے اوسکو کھاتا ہے وہ مال اُسکے پیٹ میں آگ ہو جائیگا ہمیشہ جلتا
رہیگا دوزخی ہوویگا۔ واما السائل فلا تنهر اور سائل کو مانگنے والے کو محروم
مت کرو مت جھڑکو سخت آواز مت کہو جو کچھ تمہاری طاقت ہووے اوسکا کام کردو
اور جو نہ ہوسکے تو نرمی سے خوبی سے جواب دو اپنی فقیری ناداری محتاجی کو یاد کرو
اوسکی قدر بوجھو تمکو خدا تعالے نے غنی کیا شکر گذاری ہے اس بات کی سائل کے حال
پہچانو اور اسمیں اشارت ہے نصیحت ہے ہر ایک مسلمان کو جو کوئی مومن مسلمان دین کی
ہو کوئی جسطرح کا سوال کرے کسی مسئلہ کی بات پوچھے جو آتا ہووے تو اچھیطرح سے
خوشی سے جواب دیوے جھڑکی شور سختی نہ کرے اور جو نہ آتا ہووے تو خوشی سے شیریں
زبانی سے کہے مجھکو نہیں آتا۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا
کچھ کام کرتا ہے اوسکی حاجت بر لانے میں جاتا ہے۔ خدا تعالے اوسکے خیر کے کام
میں متوجہ ہوتا ہے ثواب دیتا رہتا ہے۔ واما بنعمة ربك فحدث اور اپنے پروردگار ع
کی نعمت کو ظاہر کرے۔ نعمت خوبیاں جو تجھے پروردگار نے بخشی ہیں لوگوں سے

Marfat.com

بیان کردے خبر کردے نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر اپنی فضیلت اور بہتری مقام محمود کی آخرت میں اور خلق کی شفاعت کا درجہ اورا ور بہت بڑی نعمتیں جو تمہیں کو بخشی ہیں اور کسیکو نہیں بخشیں سب کا بیان کرنا اظہار کرنا شکر ہے نعمت دینے والے کا اور نعمت کے بیان کو مطلق ترک کرنا کفران ہے نعمت دینے والے کا۔ حدیث شریف میں آیا ہے جسکو اللہ تعالےٰ کچھ نعمت بخشتا ہے اور وہ نعمت کے اثر کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالےٰ خوش ہوتا ہے خبر میں آیا ہے حضرت عبد اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے رضی اللہ عنہما رات کو نماز پڑھتے صبح کو لوگوں سے کہتے کہ میں نے آج رات کو اتنی رکعتیں نماز کی پڑھی ہیں کسی نے اون سے کہا یا عبد اللہ یہ بات کہنی کیا ریا نہیں جو تم کہتے ہو اونہوں نے کہا کیا خدا تعالےٰ نے نہیں فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ٥ یعنے اپنے پروردگار کی نعمتوں کا حق بیان کر دیوے جو تجھکو بخشی ہیں اور دے نعمتیں جو سب خلق کو ہر ایک کو عام نعمتیں اور خاص نعمتیں بخشی ہیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور علم ہنر ایمان و مسلمانی تقوے ایک ایسی نعمت ہے نہ ہووے تو اوسکی قدر جانیں ان نعمتوں سے بہتایت کے سبب غافل ہو رہے اونکا شکر نہیں کرتے اور وے نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیان کرو خبر دو کیونکہ یہ خلق سب نعمتوں کو دوست رکھتی ہے نعمت کے سبب نعمت دینے والے کو دوست رکھے گی اور ہماری صفتوں کو جیسے کرم و فضل و احسان و مہربانی پیدا کرنا پرورش کرنی رزق دینا خلق کی محافظت کرنی اور سب صفتوں کو ہماری کو بیان کرو اسطرح خلق کو ہمارا دوست کرو ہماری طرف اون کو بلاؤ یہ سب محتاج ہیں جو محتاج نعمت کی بات سنے اور نعمت دینے والے کو پہچانے اوسکی طرف ہمکو بے اختیار جاتا ہے اوسکو دوست رکھتا ہے جو کوئی ہمکو دوست رکھیگا ہم اوسکو دوست رکھینگے۔ تم درمیان میں اس دوستی کے وسیلے ہوؤگے۔ محبت کے واسطے سبب ہوؤگے یہ کام ہے تمہارا اس سبب ہمارے نزدیک تمہارا اور بھی بہت بڑا مرتبہ ہوگا اور یہ بات ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنے اپنے پروردگار کی نعمتوں

Marfat.com

کی خلق سے حدیث کر بات کہوے نعمتیں علم کی معرفت کی ہدایت کی جو ہمنے تیرے اوپر تمام کی ہیں سب کسیکو جو کچھ لینے چاہے لینے والا ہووے بیان کر کہدے

. . . .

. . . . جان کر چھپا مت۔ یہ اس بات کا شکر ہے جو تو بھی یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کچھ واقف نہ تھا کچھ نہ جانتا تھا پھر ہمنے تجھکو ہدایت کی اپنے دیدار کی اپنی معرفت کی راہ بتادی یہ خلق بھی کچھ نہیں جانتی ناواقف ہے بے خبر ہے اون کو تو . . . .

. . . . ہدایت کر راہ بتا اون سے تو حدیث کہتا رہ باتیں کرتا رہ تیری جو بات ہے سو حدیث ہے وہ سب نعمت ہے نعمتوں کا بیان ہے۔ ہدایت ہے اخلاص سے سننے والوں کے واسطے رحمت ہے نجات ہے اللہ تعالےٰ کے کلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی حدیث دو دریا نعمتوں کے ہین تمام لذتیں دنیا کی آخرت کی اون میں ہیں سعادتیں تمام نقصانوں سے چھوٹنا تمام کمالوں کو پہونچنا ہمیشہ کی خوشی راحت آرام اون میں ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے تئیں ہر طرح کے احسان جتائے ہیں یتیمی کے حال سے بہت سے بہت بڑے درجوں میں پہونچایا۔ فقیری محتاجی کے حال سے نکالکر غنی کردیا بے نیاز کردیا ناواقفی بے خبری کے حال سے سب طرح خبردار کردیا ہدایت بخشی ان تین نعمتوں کی تین طرح کی شکرگذاری کا حکم کیا یتیم کے اوپر قہر نہ کرنا . . . . سائل کو روٹہ کرنا سخت نہ کہنا اور کلام اور حدیث کی راہ سے ناواقفوں کو واقف کرنا بے خبروں کو خبر دینی ہدایت کرنی یہ بھی ایک بھید ہے اس آیت کا اور تھوڑا سا بیان ہے اس سورت کا اور اللہ تعالےٰ کے کلام کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی حدیث کے بہت سے حد بھید ہیں کوئی کہاں تک بیان کرسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے امیدوار ہیں ہم توفیق کے ہدایت کے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی راہ میں دین میں قایم دائم رہینگے

Marfat.com

آمین ثم آمین۔

سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَحْ

مکی ہے اسمیں آٹھ آئتیں ہیں اور ستائیس کلمے ہیں ایک سو دو حروف ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۙ وَ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۙ الَّذِیْ

کیا کھولدیا ہمنے واسطے تیرے سینہ تیرا اور اوتار رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا جسنے

اَنْقَضَ ظَهْرَکَ ۙ وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ؕ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

توڑ دی تھی پیٹھ تیری اور بلند کیا ہمنے ذکر تیرا پس تحقیق ساتھ سختی کے

یُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ○ ع ۸ ۱

آسانی ہے تحقیق ساتھ سختی کے آسانی ہے پس جب فارغ ہو تو پس محنت کر بیچ عبادت کے

وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ ○

اور طرف پروردگار اپنے کی پس رغبت کر

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۙ کیا نہیں کھولدیا ہمنے تیرے واسطے سینہ تیرا یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اس سورت میں اللہ تعالے اپنی بڑی بڑی نعمتوں کی خبر دیتا ہے جو حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے اوپر بخشی ہیں اور اپنے احسان جتاتا ہے اور تسلی فرماتا ہے تو کسی بات کا غم نہ کھاویں اور راہ بتاتا ہے آخرت کی بڑی نعمتیں پانے کی کیوں غم کھاتے ہو تم یا محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم) کیوں فکرمند ہوتے ہو تم ہماری مہربانی کے اوپر نظر کرو جو تمہارے اوپر کیا نہیں کھولا ہمنے دل تمہارا کیا نہیں ایسا بڑا کردیا سینے کو تمہارے جو اوس میں سب درجے ایمان کے سب طرح کے اچھے پاک اعتقاد بہتر عقیدے سما گئے سب طرح کی ہدایت کا علم

Marfat.com

تمہارے دل میں خدا کے حکم سے آگیا۔ اچھی خصلتیں بہتر خوئیں آگئیں مسلمانی کی باتوں سے خدا کی یاد سے محبت سے اخلاص سے شوق سے دل تمہارا آباد ہوگیا سب علم کے بھیدوں نے وحی کے قرآن کے تمہارے دل میں راہ پائی جگہہ پائی سب طرح کے بھید جو لائق تھے تمہارے دل میں آگئے ان نعمتوں کیطرف نظر کرو قدر بوجھو شکر کرو کیا ہمنے نہیں دیں تم کو یہ نعمتیں خوبیاں جن لوگوں کے دل کو نہیں کھولا ہمنے اون کے دل تنگ ہیں اُن دلوں میں ایمان نہیں آسکتا مسلمانی کی بات جگہہ نہیں پاسکتی۔ اچھی خصلتیں اون دلوں میں نہیں ٹھیرسکتیں ہدایت کے علم جس سے علم دنیا کا دین کا نفع ہووے نہ لے سکتے نہیں پاسکتے۔ خدا کی یاد سے بھولے رہتے ہیں خدا کی محبت اون دلوں میں نہیں آسکتی کچھ بھید نہیں پاسکتے ایسے دل ہمیشہ کفر شرک میں نفاق میں ڈوبے رہتے ہیں تنگی میں اندھارے میں خوار رہتے ہیں پریشان رہتے ہیں دوزخ میں جانے کے لائق ہوجاتے ہیں اور جسکا دل جتنا جسقدر اللہ تعالے کے حکم سے کھلتا ہے۔ اوتنا ہی اتنا ایمان دین یاد اخلاص محبت اوسمیں جگہہ پاتی ہے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل کو اللہ تعالے نے ایسا کھولا تھا ایسا بڑا کیا تھا جو سب طرح کی خیر وخوبی اول وآخر کی تمام اون کے دل میں آگئی تھی رحمت خدا تعالے کی اور اسلام اوسکا اونکے اوپر اول سے آخر تک اور تفسیروں میں لکھا ہے۔ شرح صدر یعنے سینے کا کھلنا جو الم نشرح میں فرمایا اشارت ہے بیان ہے اسبات کا جو کئی مرتبہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک سینہ اور دل چاک ہوا تھا ایکبار کی لڑکپن کے وقت جب بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا اپنی دائی کے گھر میں تھے چار برس کی عمر تھی ایک دنا ہم عمر لڑکوں کے ساتھ بستی سے باہر گئے تھے۔ یکایک حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہما السلام آکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لڑکوں کے درمیان سے اوچک لیکر پہاڑ کے اوپر لیجا کر سیدھا لٹا کر مبارک سینہ کو چاک کیا دل کو باہر نکالکر پھاڑا ایک ٹکڑا سیاہ لہو کا بندھا ہوا دل سے نکال کر

Marfat.com

دور ڈالدیا اور کہا یہ شیطان کے وسوسہ کا حصہ تھا دور کیا پھر دل کو ایک سونے کے طشت میں زمزم کے پانی سے دھوکر اوسی جگہہ رکھا سینے پر ہاتھ پھیرا جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا کچھہ درد نہ معلوم ہوا لڑکوں نے یہ حال دیکھا وہاں سے بھاگے دوڑتے ہوئے گھر آئے بی بی حلیمہؓ کو خبر دی کہ دو آدمیوں نے آکر پکڑ کر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو مار ڈالا۔ یہ حقیقت ہمنے دیکھی بی بی حلیمہؓ روتی ہوئی دوڑیں جب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) صحیح سلامت تھے مگر چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا ہے احوال پوچھا حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نے تمام قصہ بیان کیا سینے کے چاک کرنے کا اثر بی بی حلیمہؓ نے دیکھا ڈر گئیں اور اپنے دل میں کہنے لگیں کہ عبد المطلب حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کا دادا یہ بات سنکر دیکھکر مجھکو کیا کہیگا اور آگے نہ جانوں اور کیسی بات ہووے بہتر ہے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو عبد المطلب کے حوالے کردوں اسواسطے مکے میں لے آئیں خیریت سے حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو دادا کے حوالے کردیا اسی بار حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو بی بی حلیمہؓ نے مکے کے پہاڑوں میں گم کیا تھا جو اوپر والضحٰے میں بیان قصے کا ہوا پھر دوسری بار چھٹی برس یا گیارہویں برس پیغمبر ہونے سے یہ بات ہوئی اور تیسری بار شب معراج میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ معراج کی رات جبرائیل علیہ السلام نے میرے تئیں عصا پر تکیہ دیکر میرے سینے کے اوپر سے ناف تک شگاف کردیا چیرا اور میکائیلؑ ایک سونے کے طشت میں زمزم کا پانی لائے اوس پانی سے میرے سینے کے اندر کی اور حلق کی رگیں دھوئیں اور جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل کو باہر نکالکر چیرا اور دھویا پھر دھوکر ایک طشت سونے کا لائے۔ ایمان کے نور سے حکمت کے نور سے میرے دل کو اس نور سے بھرا اور معمور کیا۔ پھر ایک نور کی انگوٹھی سے نور کے نگینے سے مہر کرکر اوسکی جگہہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملادیا جو سوا ایک خط کے کچھہ زخم اسکا نہ رہا اور کچھہ درد معلوم نہ ہوا اور اوس نور کے

Marfat.com

بھرنے کی سینے میں اور مہر کرنے کی لذت خوشی میں نے ایسی پائی جواب تک میرے بند بند رگ رگ میں ہے۔ ہر طرح سے ظاہر میں باطن میں شرح صدر سینے کا کھلنا ہوا پھر اس نعمت کا اللہ تعالے بیان کرکر اور نعمت کا بیان فرماتا ہے وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ اور دور کیا اور گرادیا ہمنے تجھہ سے یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ بھاری بوجھ تیرا الَّذِیٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وہ بھاری بوجھ جو بہت بھاری کیا تھا اوس بوجھ نے تیری پیٹھ کو اپنی کسی تقصیر کا کسی گناہ کا جو پیغمبری سے پہلے ہوا ہوویگا غم تھا اوس غم کا بوجھ تھا فکر تھی کیا ہوگا کسطرح سے بخشے جاوینگے اللہ تعالے نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول وآخر کے گناہ بخشدیئے فکریں دور کیں اور اون کی امت کے گناہوں کا اون کو غم تھا اوس غم کا بڑا بوجھ تھا اوس بوجھ کو بھی دور کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شفاعت امت کے حق میں قبول کی خوشخبری دی امت کا گناہ بخشینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے بخشانے کے سبب اور وعدہ کیا جو کوئی تیرے حکم پر چلیگا تیری متابعت کریگا تیری بات سنے گا تیری راہ اختیار کریگا تیرے واسطے اسکو ہم بھی پیار کرینگے دوست رکھینگے اور جو گناہ اون سے کچھ ہو جاوینگے غفلت کے سبب بشریت کے سبب بھول چوک سے سب بخشدینگے۔ ہم تیری خاطر دنیا میں اونکو توبہ کی توفیق دیوینگے عملوں کی سختیاں اون کے اوپر آسان کردیوینگے اور جو کوئی ذرہ بھی ایمان دنیا سے اپنے ساتھ لیجاویگا آخر کو تیری شفاعت کے سبب اوسکو دوزخ سے نکالینگے بہشت میں پہنچاوینگے اور وہ بڑا غم دور کیا جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دل میں پڑا تھا پہلے دنوں میں جب پیغمبر ہوئے خلق کی ہدایت کا حکم ہوا بڑی فکر تھی یہ لوگ مشرق مغرب میں اپنی عادت میں رسم میں بندہیں کسطرح ایمان لاوینگے کیونکر تابع ہوینگے بات سنینگے مانینگے کسطرح انکو ہدایت کرینگے کیا راہ بتاوینگے کیونکر لوگ مجھکو اس بات میں سچا جانینگے ہر کام کے اوائل میں ہر کسیکو یہ فکر ہوتی ہے۔ بہت بڑا کام تھا۔ اس بات کی بہت بڑی فکر ہوئی تھی اللہ تعالے نے یہہ بوجھ بھی دور کیا اپنا کلام قرآن طبیب ہر سوال میں

Marfat.com

ہر بات میں ہر کام میں آیت آیت سورت اوترتی گئی ہر طرح کی سوجھ سمجھ پڑتی گئی پھر تمام قرآن میں سب طرح کی ہدایت راہ بتادیا قرآن کو معجزہ کردیا پیغمبری کے سچا کرنے کے واسطے دلیل ہوئی کہنے کی بات ہوئی کوئی ایسا اور بھی کہہ سکے تو کہہ لاوے نہیں تو یقین جانو یہ خدائے تعالےٰ کا کلام ہے کسی آدمی کو جن کو پری کو یہ قدرت نہیں جو ایسا کلام کہہ سکے پھر بہت لوگوں نے چاہا کہ ایسا کلام کہہ لادیں کوئی نہ کہہ سکا سب عاجز ہوگئے پھر اور بہت بہت بڑے معجزے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سے اللہ تعالےٰ نے خلق کو دکھلائے چودھویں رات کے چاند کو دو ٹکڑے کیے پتھروں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیغمبری کی سچائی کی گواہی دی۔ ایک وقت لشکر میں پانی تمام ہوا تھا۔ آدمی گھوڑے اونٹ پیاسے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر پائی فرمایا کہیں سے تھوڑا پانی پیدا کرکے لاؤ ایک بڑے باسن میں لائے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک بیچ میں رکھا۔ پانی کی ندیاں نہریں انگلیوں سے جاری ہوئیں تمام لشکر اور جانوروں نے پانی پیا مشکیں بھرلیں ذخیرہ کرلیا اور بہت بہت طرح کی باتیں ایسی بخشیں جو سب کے اوپر ظاہر ہوئیں سب نے جانا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سچے پیغمبر ہیں ہزاروں آدمی اللہ تعالےٰ کے حکم سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لائے ہزاروں لوگ دل سے جان سے دوست ہوگئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دوستوں کو حضرت صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم کی امتوں کو قوت بخشی مدد کی غالب کردیا قیامت تک فتح دی غلبہ دیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دین کو مسلمانی کو تمام عالم میں رواج دیا۔ قیامت تک جاری رکھا اور بھاری غم دور کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اپنی امت کے واسطے مبارک دل میں تھا بھاری بھاری حکم احکام فرض واجب اونکے اوپر جیسے پہلے امتوں کے اوپر آئے تھے اور اون سے نہ ہوسکتے تھے آویں اور اون سے نہ ہوسکے

Marfat.com

تو کیسی بات ہووے گی اونپر سخت عملوں کی تکلیف نہ ہووے بلکہ جو کچھ کم ہوا ہے۔
اُسمیں بھی تخفیف ہووے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے احسان کیا سب کام آسان
کردیئے سب حکم احکام شریعت کے آسان ہوگئے بسطرح کے کاموں میں آسانیاں
بخشیں اور فرمایا جو کوئی تھوڑا عمل بھی روزہ نماز حج زکوٰۃ اخلاص کے ساتھ بجا لائیگا
ہم قبول فرماوینگے تمکو اور تمہاری امت کو اسی راہ آسان میں چلا کر شتابی سے
سب سے پہلے پلصراط سے پار اوتار دیونگے بہشت میں پہنچا دیونگے۔ ان آسانیوں
کے اوپر نظر کیا چاہیئے شکر کیا چاہیئے کیسے کیسے غموں کے فکروں کے بوجھ بھاری
دور کئے کرائے سبکدوش کردیا حضرت ؐ کی طفیل سے حضرت کی امت کو قیامت
تک ہمیشہ ہمیشہ تک اسیطرح رکھا اب اسبات پر نگاہ کیا چاہیئے وَرَفَعْنَا لَكَ
ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا بڑا یا اونچا کیا زمین میں آسمان
میں تیری بڑائی دینے کے واسطے تیری عظمت و شان بڑہانے کے واسطے سب جہان
میں ظاہر کیا ذکر تیرا مذکور تیرا یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) ہر کوئی کہتا ہے
محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) بڑے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں خاتم الانبیاء
ہیں پیغمبری اون کے اوپر ختم ہوچکی تمام عالم میں مشہور ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا محمد (صلے
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سا دوسرا مقبول بندہ کوئی نہیں سب فرشتوں کے اوپر
پیغمبروں کے اوپر ساری خلق عالم کے اوپر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کو فضیلت دی ہے بڑائی بخشی ہے سب کا سردار بنایا ہے اللہ تعالےٰ کے محبوب میں
پیارے ہیں انکا دین قیامت تک قائم رہے گا۔ پہلی کتاب میں توریت انجیل زبور میں
تیرا نام ہے ذکر ہے قرآن میں تیرا ذکر ہے اور اسیطرح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا نام بلند کیا جو اس پاک نام کو اپنے پاک نام کے ساتھ جمع کیا کلمہ طیب شہادت
میں اذان میں اقامت میں نماز میں التحیات کے درمیان خطبے میں جو کوئی اللہ
تعالےٰ کو یاد کرے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرے۔ ۔ ۔ ۔

Marfat.com

جو کوئی مسلمان ہوا چاہے دین میں آوے اور اللہ تعالے کا نام لیوے بغیر پیغمبر کے نام لئے قبول نہ ہووے مسلمانی کی دولت نہ پا سکے ایسی بڑائی کسی پیغمبر کے تئیں نہ دی تھی جو اپنے نام کے ساتھ اوسکا نام ملاویں جمع کریں سوائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور فرمایا واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول یعنے اللہ کی اطاعت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کرو اور فرمایا ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتہا الانہر یعنے جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اللہ کی رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی داخل کرے گا اوسکو اللہ تعالے باغوں میں بہشت کے جن باغوں کے نیچے سے نہریں پانی کی شہد کی دودھ کی شربت کی جاری ہیں اور فرمایا ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم یعنے اور جو کوئی بے فرمانی کریگا اللہ تعالے کی اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تحقیق اوسکے واسطے ہے آگ دوزخ کی اوسی آگ میں جلتا رہے گا اپنی بے فرمانی کو اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بے فرمانی کو ایک درجے میں رکھکر یہ عذاب مقرر کیا اور اپنی اطاعت کو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کو ایک جگہہ برابر کر کروہ ثواب مقرر کیا اور کسیکا ایسا بڑا مرتبہ نہیں ہوا ہے کسی کی یہ بڑائی نہیں ہوئی ہے نہ ہووے گی اور فرمایا مومنوں سے خطاب کیا کہ اللہ تعالے اور فرشتے اللہ تعالے کے درود بھیجتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر اے گروہ مومنوں کے تم بھی درود بھیجو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر . . . .

. . . اوپر اور سلام کرو سلام کرنا ادب کر تعظیم کر اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یعنے جو تم خدا تعالے سے دوستی کیا چاہتے ہو دوست ہوا چاہتے ہو تو میری متابعت کرو میری راہ پر چلو خدا تمکو اپنا دوست کریگا خدائے تعالے کے محبوب ہو جاؤگے یہ بڑائیاں بخشیں خدا تعالے نے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اور اون کی طفیل سے اونکے چاکروں کو متابعت کی برکت سے محبوب کی ایسے درجے کا وعدہ فرمایا ہے تو اوس مرتبے سے کونسا بڑا مرتبہ ہوگا عنایت

Marfat.com

مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے اوپر بے نہایت ہے
اور اسمیں اشارت ہے جو اس فضل وکرم احسان کیطرف ہمارے نظر کرو اور کسی بات
کا غم مت کھاؤ۔ جو کچھ ہماری حکمت کے موافق کچھ تنگی آوے تو صبر کرو کشادگی
کی کھلاؤ کی انتظاری کرو کچھ مشکل آپڑے آسانی کے منتظر رہو امید وار رہو فَاِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا پھر تحقیق سختی کے ساتھ آسانی ہے تنگی کے ساتھ
آسانی ہے تنگی کے ساتھ کشایش ہے اول تمکو کسطرح کی فکریں تھیں سب دور کیں
کیا کیا غم کھاتے تھے سب غم اوٹھا دیئے اسیطرح جاننا چاہیئے کہ جو مشکل آپڑیگی
وہ آسان ہوجاوے گی دشمن سب زیر ہوجاوینگے تم سب پر غالب ہوجاؤگے فتح تمہاری
ہووے گی غنیمتیں ہر طرف سے آنے لگیں گی دنیا میں رنج گنج ملا ہوا ہے جہاں رنج
ہے پھر وہاں گنج ہوتا ہے دشواری کے ساتھ آسانی ہے محنت میں راحت ہے اور اس
آیت میں اشارت ہے اسبات کی طرف کہ کوئی دنیا میں اپنے اختیار سے اچھے کام
میں محنت کریگا راحت کو پہونچیگا دنیا وآخرت کی دولت پاویگا بغیر محنت کے راحت
نہیں ملتی جو کوئی اچھا کام کرنے میں رنج نہ اوٹھاویگا محنت نہ کریگا اپنی جان کو تن کو
بغیر محنت کے آرام دینے کی فکروں میں رہے گا اور ہر دم ایسے کاموں میں اپنی
خوشی چاہے گا دنیا وآخرت کی خوبی کو کسطرح پہونچیگا راحت وآرام کیونکر پاویگا
جو کوئی دنیا میں آخرت کے کاموں میں دین کے کاموں میں آخرت کیواسطے خدا تعالے
کی رضامندی کے واسطے رنج کھینچے گا محنت اوٹھائیگا مجاہدہ کریگا دنیا وآخرت
کے آرام اور رحمت کو پہنچیگا دولتیں پاویگا جن نے محنتیں کیں کام کیے مجاہدہ سختیاں
اوٹھائیں آراموں کو رحمتوں کو پہنچے پھر اس آیت کے درمیان اور آخر کی آیتوں
کے درمیان ایک اسطرح کی بات کے اوپر اپنے حبیب کو اشارت کی ہے یا محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اب یہ بات مقرر ہوئی ہے ہماری حکمت کا قاعدہ ہے
دستور ہے کہ محنت کے پیچھے راحت ہے۔ تم کسی محنت مشکل کے اوپر . . . . .
جو دنیا میں کچھ آن پڑے غم مت کھاؤ اور پریشان مت ہوا ورتم کو ضرور ہے لازم

Marfat.com

ہے کہ ٹھالی مت رہو ہمارے حکم کے موافق کام کرتے رہو خاطر جمع ہو کر مت بیٹھو
خلق کو ہدایت کرو۔ راہ بتاؤ تربیت کرو علم دین کا سکھاؤ قرآن پڑھاؤ ہمارے حکم
احکام لوگوں کو پہنچاؤ۔ ہماری امر و نہی کرنے نہ کرنے کی باتیں مسلمانی کے احکام ارکان
عبادت بندگی کے عمل آپس میں معاملت کی طرحیں جتاؤ ظلم سے بری خصلتوں سے
چھٹاؤ بندگی کے عملوں میں روزہ نماز حج و زکوۃ میں تسبیح میں ذکر میں دعا میں اچھی
نیتوں کو سکھلاؤ اخلاص محبت کی راہ دکھاؤ۔ مومنو مسلمانوں کو خوشخبری دو بہشت
کا وعدہ کرو جیسا جیسا عمل اچھا اخلاص ادب سے جو کوئی کریگا ویسا ہی ویسا درجہ بہشت
میں پاویگا اور بہشت کی نعمتوں کی خوبیوں کی مومنوں کو خبر دو اور کافروں مشرکوں
منافقوں کو دوزخ کے عذاب کی خبر دو کافروں سے لڑو جہاد کرو اون کو دین میں لاؤ
محنت کرو سفر کا رنج و سختی اپنے اوپر ہماری راہ میں اٹھاؤ اور ہمار بیکس غریبوں
کی خبر لو بھوکھوں کو کھانا کھلاؤ محتاجوں کی حاجت برلاؤ۔ حق ہمسایہ صلہ رحم
...... بجالاؤ اپنے گھر بار کا کام کرو اپنی بی بیونکا عیال جو حق
ہے ادا کرو آل اولاد کا اور اون کی تربیت اور دینے لینے کا اور خدمت گارونکا
حق جیسا جسکو چاہیے بجالاؤ یہ سب کام کرتے رہو فاذا فرغت پھر جبوقت فارغ
ہو تم ان سب طرح کے کاموں سے جو جو کچھ جس جس طرحکا حکم ہوا ہے اور اوسکر چکو
پھر بھی خاطر جمع کر بٹھالی ہو کر مت بیٹھو فانصب ط پھر رنج کھینچ محنت کرو طاعت
بندگی میں رہو نفل نماز پڑھو روزہ رکھو راتوں کو جاگو قرآن پڑھو ذکر کرو تسبیح و تحمید
تکبیر و تہلیل ثناؤ صفت تعریف پاک پروردگار کی کرتے رہو بڑائی بزرگی سے اوسکو
یاد کرتے رہو دعا کرو حاجتیں مانگو اور معافی چاہو استغفار کرو مغفرت بخشش و
بخشائش انکو اپنے واسطے اور اپنی امت کیواسطے اور اپنی امت کیواسطے شفاعت
کرو ہم سب دعائیں تمہاری قبول کرینگے اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے
اپنی امت کی نجات انکو اپنے واسطے اور اپنی امت کے واسطے بہشت کی خوبیاں نعمتیں
درجے مانگو ہم سب تمہاری حاجتیں برلاوینگے امت میں سے جو کوئی اپنے ایمان پر

Marfat.com

لگا بت رہیگا شرک نہ کریگا نفاق نہ رکھیگا اخلاص بند آویگا اوسکو ہم ہدایت کرینگے راہ بتا وینگے اوسکو نفع کا علم سکھا دینگے اچھے کاموں کی توفیق بخشینگے توبہ کی توفیق دیوینگے بدراہی سے بچاویں گے ان سببوں سے تمہاری شفاعت کے لائق کر دیوینگے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں داخل کرینگے تم ان سب کاموں کی فراغت کے وقت یہ کام کرتے رہو بندگی میں حاضر رہو دنیا و آخرت کی حاجتیں مرادیں مقصد تمہارے حاصل ہووینگے تمہاری دعائیں مقبول ہووینگی وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ اور اپنے پیدا کرنے والے پروردگار کیطرف پھر رغبت کرو جب سب کاموں سے تم دین کے دنیا خلق کی ہدایت سے فارغ ہو تب بندگی میں تن سے زبان سے قائم ہو رجوع ہو محنت کرو حاجت مانگو بخشائش چاہو اور جب ان سب آداب و ارکان سے فراغت کر چکو تب سے طرح کے کاموں سے مشغولیوں سے خالی ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں مشغول ہو سب کاموں سے بہت بڑا کام یہی ہے آخر کا یہی کام ہے رحمت اسی میں ہے اور ایمان کے درخت کا پانی یہی ہے مسلمانی کے عملوں پر قائم ہونا محکم ہونا اور انہیں عملوں کی برکت سے بہشت میں مومنوں کو دیدار کی دولت ملے گی اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی حرمت سے اپنے محبوب صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی برکت سے اس عاجز گنہگار کو اور سب بھائی مومنوں مسلمانوں کو اپنے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوست کی پیروی میں رکھکر اپنی رضامندی بخشکر اس بڑی دولت کو پہنچا دے آمین۔ آمین۔ آمین۔

سُوۡرَۃُ وَالتِّیۡنِ

مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں چونتیس کلمے ایک سو چالیس حرف ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالتِّیۡنِ وَالزَّیۡتُوۡنِ ○ وَطُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ○ وَھٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ

قسم ہے انجیر اور زیتون اور طور سینین کی اور اس شہر امن والے کی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ
البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو بیچ اچھی ترکیب کے پھر پھیر دیا ہمنے اسکو

اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
نیچے سب نیچوں کے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے

فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ ۝ ع
بس واسطے ثواب ہے نہیں کاٹا گیا بس کیا چیز ہے جھٹلاتے ہے تجکو پیچھے جزا کے

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِیْنَ ۝ ع
کیا نہیں اللہ خوب حکم کرنے والا سب حکم کرنے والوں سے

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ ۝ قسم ہے تین کی زیتون کی اور طور سینین کی۔ تین انجیر کا نام ہے۔ انجیر ایک میوہ ہے بہشت کا مزے میں میٹھا ہے خوش مزہ ہے کھٹا نہیں اسمیں چھلکا باریک ہے۔ کھانے میں لطافت رکھتا ہے۔ اسمیں فضلہ نہیں اور شتاب ہضم ہوتا ہے۔ نفع اسمیں بہت ہی بواسیر کو دفع کرتا ہے۔ بند بند کا درد نقرس پانوں کا درد اور کتنی بیماریاں اُسکے کھانے سے دور ہوتی ہیں بدن موٹا ہوتا ہے۔ منھ کی بو اچھی ہوتی ہے۔ سر کے بال بڑھتے ہیں اور انجیر کے درخت میں یہ خوبی ہے کہ جو بہشت میں حضرت آدم علیہ السلام نے جب گیہوں کھایا تھا سب کپڑے بدن کے بہشت کے گر گئے تھے ننگے ہو گئے تھے درختوں سے پات چاہتے تھے۔ ستر کے ڈھانپنے کے واسطے کسی درخت نے اپنے پات نہ دیئے۔ ہاتھ کے داؤ سے دور ہو گئے۔ پھر انجیر نے اپنے پات دیئے جو حضرت آدم علیہ السلام نے اپنا ستر پوشیدہ کیا اور زیتون بھی ایک میوہ ہے سالن بھی ہے۔ دوا بھی ہے روغن اسمیں بہت پیدا ہوتا ہے بہت کام آتا ہے مبارک درخت ہے اللہ تعالےٰ نے اوس درخت کو شجرہ مبارک فرمایا ہے۔ اول جو درخت دنیا میں پیدا ہوا تھا زیتون تھا۔ اب شام کے ملک میں بہت پیدا ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس درخت کو برکت کی دعا دی یہ دونوں درخت برکت

Marfat.com

کے ہیں اسواسطے ان درختوں کی قسم کھائی پروردگار نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں تین حضرت نوح علیہ السلام کی مسجد کا نام ہے اوس مسجد کے گردوپیش انجیر کے درخت بہت ہیں اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہے بہت پیغمبروں نے اوسی طرف نماز پڑھی ہے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے بنائی ہے اوسکے گردوپیش زیتون کے بہت درخت ہیں اور بعضوں نے کہا ہے تین اور زیتون شام کے ملک میں دو مسجدوں کا نام ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے تین اصحاب کہف کی مسجد ہے اور زیتون ایلیا شہر کی مسجد ہے جسکا بیت المقدس نام ہے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ اور ضحاک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے تین اور زیتون دو پہاڑوں کا نام ہے شام کے ملک میں ہیں ایک پہاڑ میں انجیر بہت پیدا ہوتے ہیں دوسرے پہاڑ کے اوپر زیتوں کے درخت بہت ہیں اور بعضوں نے کہا ہے تین ایک پہاڑ کا نام ہے جسکا ایک جودی بھی نام ہے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اوسی پہاڑ کے اوپر جا لگی تھی اور بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے زیتون اوسی کا نام ہے۔ اور طور سینین ایک پہاڑ کا نام ہے جس پہاڑ کے اوپر حضرت موسے علیہ السلام مناجات کرتے تھے اور اللہ تعالےٰ سے کلام ہوتا تھا باتیں ہوتی تھیں۔ یہ مسجدیں اور پہاڑ برکت کے مکان ہیں پیغمبروں کے عبادتخانے ہیں وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور سوگند ہے اوس شہر امین کی کہ مکہ مبارک ہے وہ امان دینے والا ہے جو کوئی اوس میں داخل ہووے حرم میں آوے قتل سے مارنے سے امن پاوے کعبے کا خدا کے گھر کا طواف کرکے دوزخ سے امن پاوے نجات پاوے اور اس شہر کی برکت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تولد کا مکان ہے وطن ہے ایسی برکت کی چار چیزوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ مقرر تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کے تئیں بہت بہتر صورت میں اچھے بند و بست میں حقتعالےٰ نے آدمی کو حیوان کی جنس سے بہت بہت باتوں میں خاص کیا ہے۔ قدرت کی اتنی کاریگریاں اور حکمتیں

Marfat.com

آدمی میں ظاہر و باطن میں اُسکے خرچ ہوئی ہیں جو کوئی بیان چاہے تو نہ کرسکے لکھے تو دفتر بھر جاویں کسی حیوان کو ایسی صورت نہیں بخشی جو آدمی کو بخشی ہے کسی چیز کو دنیا کی جو ظاہر میں نظر آتی ہے ایسا جمال نہیں دیا ہے جو آدمی کو دیا ہے اسطرح جسم بنایا اوسکا کہ ہر طرح سے بندگی کرسکتا ہے یعنے کھڑے ہوکر قیام سے کرتا ہے جھکر رکوع کرتا ہے زمین میں سر رکھکر سجدہ کرتا ہے دوزانو چارزانو ہوکر ہر طرح سے بیٹھ سکتا ہے ہر طرح کا کام کرسکتا ہے اور عقل و شعور و تدبیر آدمی کو بخشی ہے ہر طرح کی خصلتیں اوسمیں رکھی ہیں . . . . آسمان و زمین و دریا و پہاڑ و آگ و پانی باد و خاک و پتھر و درخت و چرند و پرند سب چیز کی حاجتیں آدمی میں دی ہیں ہر چیز کے کمال پیدا کرنے کی قوت اوسمیں بخشی ہے ہر طرح

. . . .

کی کاریگری ہر آدمی کرتا ہے۔ خدائے تعالے کی صفتوں کے اثر آدمی میں بہت بہت طرح سے ظاہر ہوئے ہیں۔ حیات علم ارادہ قدرت دیکھنا سننا کلام رحم کرم غضب قہر عدل و بخشش حکم کرنا دینا نہ دینا حاجت کو روا کرنا انکے سوا اور صفتیں بہت سی آدمی میں موجود ہیں اور اپنی امانت کے اُٹھانے کا اوسکو قابل کیا ہے وہ امانت جو آسمان و زمین و پہاڑ اس امانت کو نہ اُٹھا سکے عشق کی صفت بھی آدمی کو دی ہے جو کہ دنیا میں عاشقوں کا شور ہو رہا ہے اور معشوقی بھی آدمی کو ایسی بخشی ہے کہ جو اُسکے حسن و جمال کی دھوم ہر جگہہ مچ رہی ہے۔ پھر بہت بڑے کمال کے لائق کیا ہے اپنی معرفت اور قرب کا سزاوار کیا ہے محبت اور محبوبیت کے درجے کو وہ پہنچ سکتا ہے پروردگار نے دو قسمیں کھا کر فرمایا ہے کہ آدمی کو ایسا کچھ پیدا کیا ایسا خوب بنایا ہے پھر فرمایا ہے کہ ایسا بنا کر ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر پھیر دیا ہمنے آدمی کو گرا دیا ہمنے اوسکو اسفل السافلین میں ایسی نیچی جگہہ میں ڈالدیا جو اوس سے نیچی جگہہ اور کوئی جگہہ نہیں اسبات کا بیان یہ ہے اللہ تعالے نے آدمی کو بہت

Marfat.com

بڑے درجوں میں پہونچنے کے لائق کیا ہے عقل و شعور دانائی اوسکو بخشی عقل کے سبب سے حیوان کی جنس سے اسکا رتبہ بڑا کر دیا پھر طبیعت تنگ بندیخانے میں اسکو ڈالدیا ایسے گڑھے میں پھنسا دیا اور نر مادہ مرد جورو میں جماع کا جفتی کرنے کا شوق رکھدیا۔ اس مزے کے طلب میں بے اختیار کر دیا جفت ہونا اور غصے ہونا حیوان کا خاصہ ... اور حیوان کا درجہ آدمی کے درجے سے نیچے ہے پھر شہوت اور غضب یہ جو دونو حیوان کی خاصیتیں ہیں۔ آدمی اون کو عمل میں لاکر اون کے سبب اس نیچان میں گرا پھر اس درجے سے بھی نیچا درجہ درختوں کا ہے زمین سے اوگنے والی چیزیں جس میں حس و حرکت نہیں و بوجھنا بھالنا سننا سونگھنا چلنا پھرنا نہیں اور یہ سب حیوانوں میں ہیں درخت اور گھاس پات میں یہ باتیں نہیں صرف کھانا پینا درخت کی گھاس پات کی ہو جاوے اس کھانے پینے کی خاصیت کے سبب آدمی درختوں کے درجے سے بھی نیچے گر گیا۔ پھر اس سے نیچا درجہ پتھر کا ہے اوسکا کام یہہ ہے جو ایک جگہہ گرا پڑا رہا ہے آپ سے حرکت نہ کرے آدمی میں یہ سب باتیں یہ سب خاصیتیں پتھر کی درخت کی حیوان کی جمع ہوئیں ہیں ان سب خاصیتوں کا نام طبیعت ہے۔ یہ سب درجے آدمی کے واسطے نیچان کے درجے ہیں۔ آدمی کے واسطے یہی اسفل السافلین ہے جو آدمی علم کی اور عقل کی راہ چھوڑ دیوے اور ہمیشہ شہوت میں غضب میں لالچ میں غصے میں تکبر میں کینے میں حسد میں حیوان کی خاصیت میں گرفتار رہے پھر کھانے پینے میں سستی کاہلی میں پڑا رہے کھاوے پیوے جماع کرے گرے اور ہمیشہ مرنے تک اسیطور میں چلا جاوے اور یہی عادت رکھے اور یہی کام کرتا رہے اور اور اپنے آخر کے کام میں بوجھ سمجھ نہ کرے آخرت کے بھلے کی بات کچھ خاطر میں نہ لاوے کچھ خیر کے کام نہ کرے اور اسی حال میں مرے تو سیدھا دوزخ ہی میں چلا جاوے اسفل السافلین کی صورت تمام اوسکو نظر آجاوے اور یہی حال ہے اور یہی حقیقت ہے سب آدمیوں کی اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے اون لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیئے دین کے علم حاصل کیئے اچھے عقیدے پاک عقیدے اعتقاد خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ

خاصیت یہ ہے درختوں کی کھیتی کی گھاس کی جو بڑھنا اور پانی سے بڑھ جاوے خشک

وسلم سے رکھے اور جو کچھ خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کرنے نا کرنے کو بجا لائے کرنے کے کام کیئے نہ کرنے کے نہ کیئے جس راہ میں خدا ور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے چلنے کو فرمایا ہے اوسی راہ میں چلے جس راہ میں چلنے کو منع کیا ہے وہ راہ نہ چلے یہ لوگ اسفل السافلین کے بندیخانے سے چھوٹے اس نیچے کوئیں سے باہر نکلے خلاص ہوئے فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۵ پھر اون لوگوں کے واسطے ہی اجر مزدوری بے نہایت وے لوگ جو اونہوں نے ایمان کی اور نیک عملوں کی برکت کے سبب ایسی بھاری قیدوں سے نجات پائی دنیا میں اسفل السافلین کے گڑھے سے طبیعت کی بندسے بری عادتوں کی قید سے چھوٹ رہے آخرت میں اون لوگوں کے واسطے ثواب ہے نعمتیں ہیں خوبیاں ہیں دولتیں ہیں ہمیشہ کی خوشحالیاں ہیں ایسی نعمتیں ہیں جو کبھی وے نعمتیں خوبیاں گھٹنے کی نہیں کم ہونے کی نہیں جانے کی نہیں ہمیشہ ہمیشہ زیادہ ہوتی رہینگی بڑھتی رہینگی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۵ پھر کیا چیز جھوٹھ میں ڈالتی ہے تجھکو اسبات کے پیچھے دین کے کام میں قیامت کے ہونے میں یہ خطاب ہے اون لوگوں کے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کلام سچ نہیں جانتے قیامت کے ہونے کے منکر ہیں عذاب وثواب کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پیچھے پھر جینے کو جھوٹ جانتے ہیں۔ اپنی طبیعت کی عادت کی قیدوں میں بند ہیں اچھے کاموں کو دین کے برا جانتے ہیں فرماتا ہے اللہ تعالے اے کافر مشرک بے دین کیا سبب ہے جو تو دین کو اب تک جھٹلاتا ہے ایسے ہدایت کے بیان ظاہر ہوئے ایسا کلام اللہ تعالے نے نازل کیا بھیجا قسم قسم کر فرمادیا جو آدمی کو بہت اچھے بندوبست میں اچھی صورت میں پیدا کیا پھر اسکو اسفل السافلین میں ڈالا۔ اسمیں بہت حکمتیں ہیں پھر اس بیجان سے نکلنے کی راہ اور کوئی نہیں سوائے ایمان کے اور اچھے کام کرنے کے سلامتی کے کام کے جو کوئی اس سے اپنے اختیار سے نکلا بڑی دولت کو پہونچیگا۔ ہمیشہ کی دولت کو پاویگا اور جو کوئی اس گڑھے میں اس کوئیں میں اپنے اختیار سے پڑا رہیگا ہمیشہ ہمیشہ خوار رہیگا دوزخ کے گڑھے میں گرا ہوا رہیگا ایسے بیان

Marfat.com

کے پیچھے بھی تجھکو شک رہا انکار رہا حقیقت کو نہ بوجھا بات کو نہ سمجھا اسفل السافلین سے
نہ نکلا دنیا ہی کے کاموں میں بند ہو رہا نجات کی راہ چھٹکارے کی راہ نہ لی۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ
بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ کیا نہیں ہے اللہ تعالےٰ بہت اچھا حکم کرنے والا سب حکم کرنے والوں
سے زمین میں آسمان میں کسیکا حکم ایسا عدل کا انصاف کا نہیں جیسا اللہ تعالےٰ کا
حکم ہے اوس پاک پروردگار کے سب طرح کے حکم احکام دو قسم ہیں تیسری قسم نہیں دو ہی
قسم ہیں خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں یا فضل و کرم کا حکم کرتا ہے یا عدل و انصاف کا
حکم کرتا ہے ایک ذرہ ظلم و ستم پاک پروردگار کے حکم میں نہیں آدمی کو اچھی صورت
سیرت میں پیدا کیا اسفل السافلین میں ڈال کر عقل دی شعور دیا اختیار کی نعمت دی
اسباب سب پیدا کر دیئے اس بچان سے نکلنے کی راہ بتائی ہدایت کی خاطر پیغمبر علیہم
السلام بھیجے جو کوئی سمجھکر اختیار سے اس ہدایت کو مانے گا ایمان لاوے گا اچھی راہ چلیگا
بہت بڑی دولت کو پہونچیگا ایسے لوگوں کے واسطے ہی حکم لائق ہے۔ اور جو کوئی
عقل و شعور کو اسباب کے سمجھنے میں نہ دوڑاویگا اختیار کی قدر نہ بوجھکر ہدایت کی راہ
نہ چلیگا۔ اپنی طبیعت کی خوشی میں بری عادت میں سے اپنے اختیار میں سے چلا جاویگا
اُسکے واسطے وہی حکم لائق ہے جو ہمیشہ دوزخ کے گڑھے میں چلا جاوے اطاعت کرنیوالوں
کو ثواب دینا فضل کا حکم ہے اور حکم نہ ماننے والوں کو عذاب میں رکھنا عدل کا حکم ہے
انصاف کا حکم ہے۔

سورۂ علق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ
پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کے جسنے　پیدا کیا　پیدا کیا　آدمی کو جمے ہوئے لہو سے

Marfat.com

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

پڑھ اور پروردگار نہایت کرم کرنیوالا ہے　جسنے سکھایا ساتھ　قلم کے　سکھایا آدمی کو

مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ اِنَّ اِلٰى

جو کچھ نہ جانتا تھا　ہرگز یوں نہیں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے　اس سے کہ دیکھا اپنے تئیں غنی ہوا　تحقیق طرف

رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ اَرَءَیْتَ

پروردگار تیرے کے ہی پھرنا　کیا دیکھا تونے کہ اوس شخص کو کہ منع کرتا ہے　بندے کو جب نماز پڑھتا ہے　کیا دیکھا تونے

اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ؕ

اگر ہو اوپر ہدایت کے　یا حکم کرے ساتھ پرہیزگاری کے　کیا دیکھا تونے کہ منع کرنیوالا جھٹلاتا ہے

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ؕ كَلَّا لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۙ

کیا نہ جانا اوسنے یہ کہ اللہ دیکھتا ہے　ہرگز نہیں اگر باز نہ رہیگا　البتہ گھسیٹینگے ہم اوسکو ساتھ بالوں پیشانی کے

نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۚ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۙ

وہ پیشانی جھوٹی ہے　خطاکار　پس چاہیے کہ بلا دے مجلس اپنی کو شتاب ہم بلا دینگے فرشتوں دوزخ کے کو

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ۩

ہرگز یوں مت کہا مان اوسکا اور سجدہ کر اور نزدیک ہو　ع ۲۲　السجدة ۵

سورہ علق مکّی ہے مکّے میں نازل ہوئی ہے اسمیں اُنیس آیتیں ہیں بہتر کلمے ایک سو نو حرف ہیں ابن عباسؓ اور بی بی عائشہ رضؓ اور مجاہد اور عطار رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پہلی سورۃ قرآن کی جو اللہ تعالے نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر نازل کی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے بھیجی وہ یہی سورت اقرأ ہے اور بہت تفسیر والے کہتے ہیں اول سورۃ جو نازل ہوئی ہے الحمد سورۂ فاتحہ ہے پھر الحمد کے پیچھے سورۂ نون والقلم ہے۔ پھر اوسکے پیچھے سورۂ مدثر نازل ہوئی ہے پھر سورۂ مزمل پھر پانچویں سورت والضحٰے ہے اور اقرأ تمام سورتوں کے پہلے نہیں اور تری پھر یہ بات سب کے پاس ثابت ہے کہ پہلے سب سورتوں سے سب قرآن کی آیتوں سے پانچ آیتیں اقرأ کی اول ہیں حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پیغمبری

رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے چھے مہینے پہلے سچے خواب ظاہر ہونے لگے تھے جو کچھ رات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی صورت ویسا ہی آفتاب سا ظاہر ہوتا جسطرح سے دیکھتے تھے۔ اسیطرح ہوتا۔ پھر جب مبعوث ہونے کا زمانہ وحی کے اوترنے کا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہائی خلوت پیاری ہوگئی حرا ایک پہاڑ ہے مکے کے پاس اوس میں ایک غار ہے اوس غار میں اکیلے ہوکر جا بیٹھتے اللہ تعالے کی یاد میں اور تسبیح اور تہلیل میں مشغول رہا کرتے وو دو رات تین تین رات دن وہیں رہتے پھر زیادہ رہتے کبھی ایک مہینے تک بھی وہیں رہتے تھے کھانے پینے کے واسطے کچھ اوس غار میں اپنے ساتھ لیجاتے ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے آواز سُنی کہ کوئی کہتا ہے یا محمدؐ اور کسیکو نہ دیکھا پھر دوسری بار سنا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کسیکو نہ دیکھا پھر تیسری بار آواز سنی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ اُسوقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے جو ایکبارگی آسمان وزمین کے درمیان میں نظر پڑی دیکھا کہ ایک سونے کا جڑاؤ تخت ہے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت بہت خوب صورت بیٹھا ہے سبز کپڑے پہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر دھرے حضرت دیکھکر اوسکو بہت خوش ہوئے پھر خوب دیکھتے رہے تمام دن دیکھا کئے شام کو وہ تخت اور بیٹھنے والا غائب ہوگیا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن بھی اسیطرح وہی صورت ظاہر ہوئی۔ کچھ بات نہ کہی پھر تیسرے دن بھی اسیطرح ظاہر ہوکر وہ تخت کا بیٹھنے والا نزدیک آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ایک خوف پیدا ہوا چاہا کہ آپ کو پہاڑ کے نیچے گرا دیویں اونہوں نے کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ڈرو مت میں جبرائیل ہوں اللہ تعالے نے مجھکو تمہارے پاس بھیجا ہے تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہو اس امت کیطرف تمکو ہدایت کرنے کے واسطے مقرر کیا ہے۔ یہ بات سُنکے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بارے کچھ تسلی ہوئی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں کے درمیان سے ایک نکالا بہشت کا حریری کپڑے کا یاقوت اور موتیوں کا گوندھا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم کے نزدیک لائے اور کہا پڑھو حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا میں کچھ پڑھا ہوا نہیں اور اس نامے میں کچھ لکھا ہوا دیکھتا بھی نہیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بغل میں ایسا دبایا کہ عرق آگیا۔ نزدیک تھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم . . . .
. . . . بیہوش ہوجاویں پھر چھوڑ دیا جب حضرت بحال ہوئے تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا اقرأ یعنے پڑھو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ نے فرمایا ما انا بقارئ یعنے میں کچھ پڑھا نہیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوسیطرح گودی میں اپنی لیکر دابا نزدیک تھا کہ بیہوش ہوجاویں طاقت نہ رہی چھوڑ دیا پھر کہا اقرأ یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یعنے پڑھو حضرت نے فرمایا ما انا بقارئ میں کچھ پڑھا نہیں تین مرتبے اسیطرح سے کہا پھر چوتھی بار حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ پانچ آیتیں پڑھیں پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی زبان کھلگئی۔ خدا تعالے کے حکم سے یہ آیتیں یاد ہوگئیں پھر حضرت (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی پانچوں آیتیں پڑھ گئے پھر جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہاڑ سے میدان میں اوتارا اور زمین میں ایک پاؤں مارا جو ایک چشمہ پانی کا نکل آیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اوس پانی سے وضو کیا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو وضو کرنا سکھایا اور دو رکعت نماز کی پڑھیں اور اپنے ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو سکھائیں اور کہا یہ طرح ہے خدائے تعالے کی بندگی کرنے کی پھر اوسوقت سے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ہر روز دو رکعت نماز پڑھتے تھے جب تک معراج میں پانچ وقت کی نماز کا حکم ہوا پانچ نمازیں فرض ہوئیں پھر اول اللہ کیطرف سے پڑھنے کا حکم ہوا فرمایا اِقْرَأْ اوس ایک فرمانے میں سبطرح کے علم قدرت کے پڑھا دیئے۔ سب علموں کی قوت پڑھنے کی ہوگئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ پڑھو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم اپنے پروردگار کے نام کی برکت سے وہ پاک پروردگار ہے جسنے سب خلق کو پیدا کیا خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ پیدا کیا آدمی کو

Marfat.com

کو بندہ ہوئی ہوئی جمی ہوئی لہو سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ دوسری بار فرمایا پڑہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
حال یہہ ہی کہ پروردگار تیرا کریم اوسکی کرم کو نہایت نہیں بہت بزرگ ہی کیسی بڑائی بزرگی اوس پاک پروردگار کی بڑائی
بزرگی کو نہیں پہنچ سکتی وہ بزرگ خاوند ہی مہربان ہی کریم ہی جو سکھایا لکھنا قلم سے اپنی مہربانی اور کرم سے آدمی کو خط و
کتابت کا ہنر بتایا یہ بہت بڑی نعمت بخشی جو کوئی سمجھکر دیکھ جانے کیسی بڑی نعمت ہی یہ لکھنا پڑہنا تمام دین و دنیا کا کارخانہ
قلم میں بندہا ہوا ہی قلم کو نہجی ہی امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں لَوْلَا الْقَلَمُ لَمَا أُقِيمَ الدِّينُ وَلَا صَلُحَ الْعَيْشُ یعنے اگر قلم نہوتا
تو دین قائم نہوتا اور دنیا کی زندگانی اصلاح نہ پاتی قلم کے سبب قرآن جو کلام ہی خدا تعالیٰ کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اوپر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی بھیجا تھا دلمیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو یاد ہوتا
تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مبارک زبان سے نکلکر اصحابوں کے کانوں میں پڑکر اونکے دلوں میں آتا تھا
یاد رہتا تھا جو اسطرح سے یہ بات یاد نہ رہتی تو اور امت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہونچتی۔ قرآن لکھنے میں آیا مصحف کہلایا
لاکھوں کروڑوں مصحف لکھے گئے قرآن اسطرح سے قیامت تک دنیا میں رہیگا یہ فیض جاری رہیگا۔ پھر حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں پھر اون کتابوں سے لاکھوں کروڑوں کتابیں لکھی
گئیں تمام دنیا میں پھیلگئیں جن دنوں میں پہلے وقت میں حدیثیں لکھنے میں نہ آئی تھیں اور جن جس کو حدیثیں پہونچی تھیں
یاد تھیں کوئی روم میں تھا کوئی شام میں تھا کوئی ایران میں کوئی توران میں پھر جن لوگوں نے حضرت پیغمبر صاحب
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلام نہ سنا تھا حدیث اونکو پہونچی تھی بہت مشتاق تھے لیکن کہیں جا نہیں سکتے تھے اور
بہت لوگ اشتیاق سے اپنے اوپر محنت اوٹھاکر ایک ایک حدیث دو دو حدیث کے سننے کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چلکر گئے دو
دو مہینے کا سفر اختیار کیا ایسی سختیوں سے ملک ملک سے جا کر لیکر لکھتے گئے جمع کرتے گئے کتابیں ہوئیں اور سب لوگوں کو اوپر اونکا
احسان ہوا اب اس زمانے میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی مشتاق ہو دین و دنیا کی سعادت
چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پڑہ لیوے ہزاروں نعمتیں دین و دنیا کی پاوے پھر اسطرح کتابت کی
راہ سے لکھنے کے سبب قلم کی وساطت سے طرح کے علم دین و دنیا کی قید میں آئے پڑہنے والوں کو ہزاروں طرح کے
فائدے نفع حاصل ہوتے ہیں اول کی خبریں آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کے احوال ازل ابد کے بھید کتابوں سے معلوم
کیئے جاتے ہیں پھر نامے خط و کتابت فرمان و نشان حساب و کتاب دفتر والوں کی اور متصدی منشی کی اور ہزاروں
کارخانے قلم کی اور خط کی برکت سے قائم ہیں جو قلم نہ ہوتا تو کچھ بندوبست نہ ہوتا۔ آدمیوں کے سب کام بگڑتے سب کارخانے
ابتر رہتے خراب رہتے پس نہایت فائدے اللہ تعالیٰ نے قلم میں رکھکر آدمیوں کو یہ راہ سمجھادی بہت بڑے سے بڑا یہ احسان فرمایا

Marfat.com

ہی خبر میں آیا ہی کہ اول حق تعالی نے لکھنا حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا اور مشہور یہ ہی کہ اول حضرت ادریس پیغمبر
علیہ السلام کو خط وکتابت کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کے بیچ اونہوں نے خط لکھا اللہ تعالے کے حکم سی یہ راہ نکالی
تمام عالم کو فائدہ پہونچا عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ط سکھایا آدمی کو جو کچھ نہ جانتا تھا سکھایا خدای تعالی نے آدمیوں
کو تئیں او وہ کچھ سکھایا جو نہ جانتے تھے اور پیغمبروں کو خاص کیا اپنی طرف سی اونکو علم بخشا بغیر قلم کے بغیر کتابت کے سب
لوگوں کو تئیں کتابت قلم کا واسطہ درمیان میں رکھا اسطرح سی جو کوئی طلب رکھتا تھا شوق مند تھا سعادت نصیب
میں تھی اوسکو پڑھنے کا شوق ہوا کتاب کی راہ سی جو کچھ نہ جانتا تھا اوسنی معلوم کیا ہزاروں فائدے حاصل کئے علم بہت بڑی نعمت
ہی اس نعمت کا بہت بڑا احسان ہی اللہ تعالی آدمیوں کا اوپر جو علم نہ ہوتا تو سب کوئی جاہل رہتی اچھا برا نیک کام و بد کی راہ
نفع ضرر کی بات کچھ نہ جانتے حلال حرام نہ پہچانتے اللہ تعالے کو اپنے پیدا کرنیوالے کو پیغمبروں کو دین آئین کو آخرت کی
بھلے برے کو کچھ نہ بوجھ سکتے حیوانوں کی طرح رات دن کھانے پینے میں پڑے رہتے بے فائدہ کام بے تدبیر ناسمجھ
کرتے رہتے ظلم و زیادتی بے حیائی بے شرمی ہزاروں طرح کی خرابیوں کا دریا بہتے دنیا و آخرت کی خواری خرابی
اپنی ہلاکی کی سوائی اور کچھ کسی کے ہاتھ نہ آتا یہ علم کی دولت قلم کے وسیلے کتاب کی راہ سی بڑی آسانی سے
ہاتھ آتی ہی اسواسطے اللہ تعالی نے اپنا اس بڑے احسان کو جتایا آدمیوں کا اوپر منت رکھی جو اس نعمت کی قدر بوجھیں
جسطرح سے یہ علم کی نعمت کو لے سکیں حاصل کر سکیں غنیمت جان لیویں حاصل کر لیں جاہل بے خبر بے ہوش نہ رہیں
پھر ان آیتوں میں اللہ تعالی ... اپنی قدرت کو بیان فرماتا ہے آدمی کی اول و آخر کی بات کہکر اپنا احسان جتاتا ہی
فرماتا ہے کہ آدمی کا پہلے یہ ایک حال تھا جو اپنی ماں کی پیٹ میں ایک لہو کا ٹکڑا تھا جما ہوا بندھا ہوا اور جو
اس حال کو کوئی بوجھے سمجھے تو جانے کس کام کا تھا کس لائق کا تھا پھر اس حال سی آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سی نکالکر
کس کس حالوں میں پہونچایا آدمی کی صورت میں لاکر پرورش کر کر پال کر چھوٹے سے بڑا کیا لڑکے سی جوان کیا عقل و شعور کا
درجہ بخشا علم کے حاصل کرنے کے لائق کر دیا کس خراب حال سی نکالکر کس بڑے عالی درجہ میں پہنچایا ایسی بڑی قدرت کسکی ہی
ایسی بڑی مہربانی کون کر سکتا ہے پھر علم کی راہ کھولدی لکھنے پڑھنے کی راہ قلم کی وساطت سی ظاہر کی یہ احسان پر
احسان کیا جو کوئی اس قدرت اور احسان کو بوجھے تو اپنے پیدا کرنیوالے خداوند کا اقرار کرے دل میں پاک پروردگار کی محبت
رکھے ایمان لاوے دین ہدایت جان و مال کو اوسکے حکم میں بندگی میں خرچ کرے سچا بندہ ہوے دنیا کی بہتری و خوبی پاوے اور
یہ اشارت ہی جو اپنی خاص بندے کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کو فرمایا اِقْرَأْ بغیر قلم کے کاغذ کے بغیر خط
و کتابت کے جو کچھ پڑھنا تھا پڑھا دیا سکھا دیا اوروں کو اس علم کے درجے میں پہنچنے کو واسطے قلم کو وسیلہ واسطہ ڈالا او

اشارت ہی اسمیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تئیں جو کچھ تمہارے اوپر اللہ تعالے کیطرف سے علم آوے قرآن
کی آیتیں سورتیں نازل ہوویں اپنے اصحابوں سے کہو لکھتے جاویں اسطرح قرآن جمع ہو کر سب خلق کو پہونچیگا
یہ نعمت قیامت تک قائم رہیگی تمام عالم کو فائدہ پہونچیگا اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حکم
کیا تھا اصحابوں کو جو آیت جو سورت آتی جاوے لکھتے جاؤ پھر جسطرح سے جو آیت جو سورت اترتی جاتی تھی
اصحاب لکھتے جاتے تھے کہ قلم کی وساطت سے سب بندوں کو جو سعادتمند تھے اس نعمت سے اس دولت سے خیر
پہونچاوین جسمیں دین و دنیا کے فائدے ملیں ان نعمتوں کا پاک پروردگار کا کہانتک کوئی شکر ادا کر سکے ہر ایک بال
زبان ہو جاوے اور ہر زبان سے لاکھوں کروڑوں بار حمد اور شکر کرتا رہے تو بھی ان نعمتوں کا حق ادا نہ ہوسکے پھر یہ
مہربانیاں فضل و کرم عام ہیں کوئی آدمی اسبات سے ان مہربانیوں سے خالی نہیں اس رحمت میں سب کوئی داخل ہیں
وہ آدمی بڑا بے نصیب ہے جو اس پاک پروردگار کی ان نعمتوں کو اپنے اوپر نہ بوجھے کافر ہے ان نعمتوں کا کفران
کرے اور یہ دروازہ علم کا جو ہر ایک کی واسطے کھلا ہے رحمت کا دروازہ ہے اوس رحمت کے دروازے میں جو نہ بیٹھے
بڑا جاہل احمق اندھا ہے اور اس نادانی سے خوش ہووے تو یہ بہت بری بات ہے علم کی نعمت سب کو درکار ہے کوئی امیر
دولت سے بے پروا غنی نہیں ہوسکتا۔ پھر یہ بات فرماتا ہے پروردگار کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ نہ چاہیے ہی سزا اور نہیں
لیکا جو نعمت کی قدر نہ بوجھے کفران نعمت کا کرے ناشکر ہووے تحقیق آدمی بیفرمانی سرکشی کرتا ہے اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ یہ جو
دیکھتا ہے آپکو ہدایت کی راہ سے مستغنی بے نیاز بے پروا چھوڑا سا دنیا کا مال لیکر مال پر مغرور ہوتا ہے ہدایت کی راہ چھوڑ دیتا ہے علم کی
راہ میں جانے سے آپکو بے نیاز بوجھتا ہے کہتا ہے پڑھنے لکھنے سے کیا کام ہے مجھکو علم کو حاصل کرنے سے کیا بھلا ہوگا میرا دنیا میں مال
دولت کھانا پینا جو چاہیے سو میرے پاس ہے علم کو لیکر کیا کرونگا جیسے ابوجہل اور اور کافر مشرک اپنے مال و دولت میں مغرور ہے
اللہ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کلام کو خاطر میں نہ لائے قرآن حدیث نہ سنی اس دین کی قدر نہ بوجھی
کافر ہی مشرک رہے ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام نہ کر سکے گئے دن بیٹھ کھائے پیئے آخر کو مر گئے سیدھے دوزخ میں چلے گئے اور اس
آیت میں ہدایت ہے آدمی کو چاہیے جانے دنیا و آخرت کی خیر و خوبی علم کی راہ میں ہے مال ہووے یا نہووے دانا عالم فاضل
ہر حال میں اچھا ہے اور جو برا مال ہووے اور علم نہ ہووے تو ہر جگہ دنیا میں یا آخرت میں خراب ہووے خوار ہووے یہ بات بھی
اس آیت سے نکلتی ہے کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۭ یعنے تحقیق مقرر آدمی بیفرمانی میں حد سے گذر جاتا ہے مغرور ہو
کے گمراہ ہوتا ہے بدراہی میں پڑتا ہے جب آپکو بے نیاز دیکھتا ہے مال کے جمع ہونے سے [illegible] عادت ہے نقصان
آدمی کی جو علم نہ ہووے اور مال ہووے تو بیخواہ مخواہ گمراہ [illegible] آخر کو [illegible]

Marfat.com

میں چلا جاتا ہے عقلمندوں کو چاہئے اس بات کو سمجھ کر ہر طرح دین کا علم جو کچھ حاصل کر سکیں کر لیں تغافل نہ کریں مال کو حاصل کرنے کی جیسی فکر رکھتے ہیں اس سے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے میں فکر رکھیں جو علم ہووے اور مال بھی ہووے تو علم کی برکت سے مال سے بھی بہت فائدے دنیا و آخرت کے ہاتھ آویں اور جو مال ہووے اور علم نہ ہووے تو اوس مال میں کچھ خیر و برکت نہیں ہزار ہزار طرح کے فساد بری کام اوس سے پیدا ہوویںگے نادانی و جہالت کی راہ سے دین و ایمان کی کچھ خبر نہ رکھکر پروردگار عالم کی بندگی نہ کریگا سوائے بے فرمانی کی راہ کے اور راہ میں نہ چل سکیگا پھر دنیا میں بدنام ہو کر آخرت میں عذاب دوزخ کی آگ میں جا رہیگا اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى تحقیق پروردگار کیطرف تیری یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم بازگشت ہے آخرکار سب کا بھلا برا اللہ تعالے کے حضور میں جا پہونچیگا اپنی نیکی کی بدی کی جزا سزا پا ویگا اوسوقت معلوم ہوویگا جو آخرت میں دین کا علم اور دین کا عمل کام آتے ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا ہے کچھ کام نہیں آتا دنیا میں ساری دنیا بھر اگر مال کسیکے پاس ہووے تو مرنے کے وقت کچھ کام نہیں آتا گور کے کنارے تک رہجاتا ہے ساتھ جانیوالی چیز نہیں ساتھ رہنے والی چیز سوائے علم دین کی اور عمل کے کچھ نہیں اور کوئی چیز نہیں دنیا میں جن لوگوں نے دین کا علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل کئے خدا و رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمانے کے موافق کام کئے اچھے عمل کئے ہمیشہ ہمیشہ نفع فائدے خوشحالیاں آرام پاتا رہیگا یہ جزا ہے اللہ تعالے کیطرف سے اور جن لوگوں نے بیفائدہ علم سیکھے سحر جادو نجوم طلسمات اور بری کام اور بے فرمانی کے عمل کئے نالائق کام کئے ظلم زیادتی مار ڈالنا لوٹ لینا بتوں کو پوجنا قبروں کو سجدہ کرنا شراب پینا جوا کھیلنا حرام کھانا اور بد عمل کئے اور بندوں کو خدا کی بندگی سے منع کیا ہمیشہ ہمیشہ غم میں بد حالی میں ناخوشی میں درد دکھ عذاب میں پھنسا رہیگا وہی برے کام آگے آتے رہینگے یہ سزا ہے خدا تعالے کیطرف سے سب کوئی اوس ٹھکانے میں جزا سزا پانے کی جگہ میں خدا تعالے کے حکم سے جا پہونچیگا سب کسی کا حساب ہو رہیگا اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى دیکھا تو نے اوسکو جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جسوقت وہ بندہ نماز پڑھتا ہے خبر میں آیا ہے ابوجہل کافر نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و علے آلہ و اصحابہ وسلم کو منع کیا اور کہا تم کعبے کے حرم میں کعبے کے گرد بیٹھ اس مسجد میں نماز نہ پڑھا کرو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اوسکی بات کچھ خاطر مبارک میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے پھر ایکدن ابوجہل نے اور کافروں سے کہا کہ جو میں محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو نماز پڑھتے مسجد میں سجدے میں پاؤنگا دیکھونگا تو اپنے ناپاک قدموں سے اوس پاک گردن کو توڑ ڈالونگا گردن پر پاؤں رکھکر مار ڈالونگا۔ یہ خبر مشہور ہوئی سب اصحاب رضی اللہ عنہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی

Marfat.com

کی جناب میں عرض کی اور کہا کہ یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

یہ بات سنکر ناخوش ہوئی دلگیر ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس مسجد میں تشریف نہ فرماویں نہ جاویں تو بہتر ہی وہ کافر بے ادبی کیا چاہتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کچھہ وسواس نہیں اللہ تعالے میرا محافظ ہی وہ کافر قدرت نہ پاسکیگا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم خاطر جمع سی تشریف لیگئے نماز پڑہنے میں مشغول ہوگئی سجدہ کیا سجدی میں بہت دیر کی کافروں نی دیکھکر ابوجہل کو خبر دی وہ سنکر بڑے غصے سی آیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف بے ادبی کی نیت سی چلا جب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نزدیک پہونچا اوسیوقت پچھلے پانوں سی بھاگا منہہ زرد ہو گیا بدن کانپنی لگا لوگوں نی پوچھا کیوں پھرا تو کیا حال ہوا تیرا اوسنے کہا مینے اپنی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے درمیان میں ایک خندق دیکھا اوسمیں آگ جلتی ہوئی تھی اور ایک اژدہا آگ سی سر نکالکر منہہ پھیلا کر میریطرف دوڑا اور اوسنی کہا جو تو نی ایک قدم آگے رکھا تو تجھکو نگلجاؤنگا کھاجاؤنگا اور بہت جانور پرندیکھے پر اوپر پر ملائی ہوئی کھڑے تھی اس سبب میں اپنی جان بچاکر بھاگا۔ پھر یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نی فرمایا جو وہ کافر ایک قدم آگے رکھتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے بند بند جدا کر دیتے پھر یہ معجزہ دیکھکر بھی وہ بدبخت ایمان نہ لایا بے ایمان رہا یہ مغروری تھی مال کی اور یہ اندھیاری تھی جہالت کی نادانی کی اسی پر یہ بات فرمائی اللہ تعالے نے کہ آدمی جب اپنے آپ کو غنی مالدار دیکھتا ہے اور علم کا نور اسمیں نہیں ہوتا سرکشی کرتا ہے بیفرمانی کرتا ہی اس مرتبے میں بیفرمانی کی طغیانی کے پہنچتا ہے جو اللہ تعالے کی بندگی عبادت کی راہ چھوڑ دیتا ہے اور بندوں کو بھی بندگی سی منع کرتا ہے خدا کی بندوں سی دشمنی کرتا ہے پھر ایسا بدبخت کسی نے دیکھا ہی جو ایسے پاک بندی کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خدا تعالے کی بندگی کرنیسے منع کرتا ہے دشمنی کرتا ہے کیسا بڑا بدبخت ہی کیسے عذاب کی لائق ہوا ہی کیسی اپنی سزا کو پہنچیگا اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰۤی ۥ کیا دیکھتا ہے تو ای دیکھنے والے کیا جانتا ہے تو ای جاننے والے کیا خوب ہووی اگر ہووی یہ منع کرنیوالا ہدایت کی راہ پر اور ایمان لاوی پروردگار کی بندگی میں قائم ہو جاوی اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی یا حکم کری اوروں کو تقوی کا پرہیزگاری کا اب آپ وہ بے ہدایت ہی اور اوروں کو ہدایت کی راہ سی منع کرتا ہے اگر وہ ایمان لاوی ہدایت کی راہ پر قائم ہو جاوی اور اس درجے میں پہنچی جو اوروں کو ہدایت کی راہ بتاوی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی پیروی کا ہدایت کا بدلہ اپنا پایا ہو تو کیا اچھا ہو بادی کیا بڑی دولت کو پہونچی اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۥ کیا دیکھتا ہے تو جانتا ہی تو جھٹلاوی جھٹلانیوالا اور جھوٹھا جانی ایمان کو مسلمانی کی کاموں کو اور اپنا منہہ پھیرے ایمان کو قبول کرنیسے ہدایت کی راہ سی تو ایسا آدمی اوس

کا پورا بدلہ ہووی تو کس طرح سخت عذاب میں پڑے تو کس طرح کی خواری او سکے اور آدمی آخر کو جو باز گشت سب کی پروردگار کے حضور میں ہوئی ہے جزا دی

گمراہ ہے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا چاہتا ہے جیسے ابوجہل اور جو اوسکے تابع ہیں کیسے عذاب میں پڑجاوینگے کیا حال ہوویگا اونکا اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ۵ کیا نہیں جانتا ہے ابوجہل بدبخت اور جو کوئی ایسا بدبخت ہے اوسکو خبر نہیں اس بات کی جو تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے ہر حال کو ہر کام کو ہر کسی کے اچھے حالوں کو نیک نیتوں کو بھی دیکھتا ہے بُرے کاموں کو بری حالوں کو بری نیتوں کو بھی ہر طرح کی جزا سزا دیتا ہے جیسے کو تیسا بدلا پہنچ رہیگا ذرہ ذرہ ہر ایک کی حقیقت معلوم ہے اور خبر میں آیا ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم حرم میں نماز پڑھتے تھے ابوجہل آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں یہاں نماز پڑھتے ہو جیسے کو تمکو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑھنے سے باز نہیں آتے حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اوسکے اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا تعالےٰ کے غضب سے نہیں ڈرتا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے اوس ملعون نے کہا تو مجھکو اپنے خدا سے ڈراتا ہے میں اتنا لشکر فوج جمع کرسکتا ہوں جو تمام مکہ سواروں سے اور پیادوں سے بھر دے کسی کی مجلس میری مجلس کے برابر نہیں کوئی مجھ سے مقابلہ نہیں کرسکتا اور اسی طرح کی احمق پن کی باتیں کہیں اللہ تعالےٰ نے آیتیں بھیجیں کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۵ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَةِ ۵ حق ہے تحقیق ہے جو باز نہ آویگا ابوجہل ان شوخیوں کی باتوں سے نماز کے منع کرنے سے بے ادبیوں سے تو مقرر پکڑینگے ہم اوسکے بال پیشانی کے اور کھینچ دیوینگے زمین میں گھسیٹ کے اور ذلیل کروادیوینگے قیامت میں فرشتوں سے فرما دینگے کہ اوسکی پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیں نَاصِیَةٍ کَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۵ پیشانی جھوٹی خطاکار فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۵ پھر کہو بلاوے اپنی مجلس کو جمع کرے اپنی مجلس کے لوگوں کو سوار پیادے خویش و قرابتی مدد کرنے والے کو سَنَدْعُ الزَّبَانِیَةَ ۵ شتاب ہے تھوڑی مدت ہے جو بلادینگے ہم زبانیوں کو دوزخ کے داروغوں کو دربانوں عذاب کے فرشتوں کو جو اوسکو اور اوسے کافروں کو گھسیٹ کر خواری سے کھینچکر دوزخ میں عذاب میں ڈالدیں کَلَّا نہ لائق ہیں اوسکی یہ باتیں کسیکو سزا اور نہ یہ گستاخیاں نماز میں ایسی بے حیائیاں لَا تُطِعْهُ مت اطاعت کر اوسکی

Marfat.com

یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوس مشرک کا حکم جو منع کرتا ہے نماز سے بندگی کرنے سے نہ مانو اوسکے کہنے کا خلاف کرتے ہوا اپنے پروردگار کی طاعت بندگی میں ثابت رہو

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ اور سجدہ کرو اور قرب خاص کرو اپنے پروردگار کے حضور میں زمین میں سر رکھو عاجزی کرو اس راہ سے بندگی کی راہ سے اپنے پروردگار کی نزدیکی ڈھونڈو اس آیت میں اشارہ ہے جو اللہ تعالے کے قرب کا درجہ نزدیک ہونے کا مرتبہ بندگی عاجزی کی راہ میں ہے سجدہ کرنا زمین پر سر رکھنا اپنے پیدا کرنے والے پاک پروردگار کے حضور میں نہایت درجہ ہے بندگی کا اس سبب سجدے میں نہایت قرب حاصل ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوْا فِیْھَا مِنَ الدُّعَاءِ یعنے بڑے قرب کا بڑے نزدیک ہونے کا وقت بندے کا اپنے پروردگار سے وہ وقت ہے جسوقت سجدہ کرتا ہے اپنے پروردگار کو زمین میں سر رکھتا ہے سجدے کے واسطے پھر چاہیئے جسوقت جو کوئی تلاوت کا سجدہ کرے تو بہت دعا کرے اوسکی دعائیں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول ہو جاویں یہ آیت بھی سجدہ کی ہے چودھواں سجدہ ہے قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے یا سنے اس آیت کو چاہیئے سجدہ کرے یہ سجدہ سنت ہے اور اون آیتوں میں یہ ہدایت ہے جو ہر مسلمان کو چاہیئے خدا تعالے کی یاد سے بندگی سے خدمت سے اللہ تعالے کے حکم سے خیر کی راہ سے کسیطرح گردن نہ پھیرے کوئی دشمنی کرے یا ناخوشی کرے اس راہ سے پیچھے نہ پھیرے کسیکے منع کرنے سے خیر کا کام موقوف نہ کرے دشمنوں کی بات نہ سنے شیطان کا نفس کا حرص کا تابع نہ ہووے خدا تعالے کے حکم فرمان کا تابع فرمانبردار ہو رہے اپنا مددگار حافظ نگہبان یاری دینے والا ہر حال میں پاک پروردگار کو بوجھے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ہر کام میں ہر عادت میں ہر عبادت میں پیرو ہووے اوسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کریگا اللہ تعالی کے فضل سے مقصود کی منزل میں پہنچ رہیگا۔ ہمیشہ کی دولت اوسکو ملی رہے گی وہ پاک پروردگار اس عاصی گنہگار کو اور سب مومنوں مسلمانوں کو بھی توفیق بخشے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ واصحابہ کی راہ میں ثابت قدم رکھے فقط ثم رکھے۔

امین۔امین۔امین

سورۂ قدر

سورۃ القدر مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس ایات
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝
تحقیق نازل کیا ہمنے قرآن کو بیچ رات قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ
رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے اوترتے ہیں فرشتے وارواح پاک

فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى
بیچ اسکے ساتھ حکم رب اپنے واسطے ہر کام کے سلامتی ہے یہاں تک کہ

مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝
طلوع ہو فجر

مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں تیس ۳۰ کلمے ایک سو پندرہ حروف ہیں۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ سبب نازل ہونے کا اس سورت کا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایک شخص تھا شمعون اونکا نام تھا بعضے کہتے ہیں میمون نام تھا ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو نماز پڑھتا تھا بندگی میں کھڑا رہتا تھا اور کافروں کے ساتھ جہاد کرتا لڑتا تا کافر اسکے ہاتھ سے تنگ آئے تھے ایک بار ان کافروں نے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

معانقہ منہ اللامزن

ع

Marfat.com

مصلحت کرکر شمعون کی بی بی کو بلایا اور اوس سے کہا تیرا خاوند تجھہ سے کچھہ کام نہیں رکھتا دن کو روزہ رکھتا ہے رات کو عبادت کرتا ہے تجھکو کیا فائدہ ہے تو ایک حیلہ کرکر اوسکو بند کر ہم اوسکو لیکر تیرے ساتھ ایک گھر میں بند کردیویں گے ہمیشہ تو آرام سے رہے گی عورت تو ناقص العقل ہوتی ہے اوسنے یہ بات قبول کی لوگوں نے ایک موٹی رسی بالوں کی بٹ کر اوس بی بی کے حوالے کی کہ اس رسی سے اسکو باندھیو ایک رات شمعون کو کچھہ نیند آئی تھی بی بی نے اُنکے ہاتھ باندہ لیئے شمعون جاگ اوٹھے کہا کیا کرتی ہے کیوں مجھکو باندھتی ہے اوسنے کہا میں تیری قوت زور آزماتی ہوں شمعون نے اوس رسی کو توڑ ڈالا اور کہا میری قوت اس سے بھی زیادہ ہے پھر بی بی نے کافروں کو خبر دی حقیقت کہی پھر کافروں نے لوہے کی زنجیر لا کر دی دوسری رات اوسنے خاوند کو زنجیر سے باندھا اوسکو بھی اوسنے توڑ ڈالا اور کہا میرا زور اس سے بھی زیادہ ہے کافروں کو بی بی نے خبر دی اونہوں نے کہا ہم عاجز ہوئے لوہے سے کوئی چیز سخت نہیں تو اوسی سے پوچھہ کہ تجھکو کس چیز سے باندھیں جو تو توڑ نہ سکے بی بی نے اون سے پوچھا شمعون نے کہا جس چیز سے مجھے کوئی باندھے تو توڑ ڈالوں سوائے میرے سر کے بال کے جو کوئی میرے بالوں سے مجھکو باندھے تو وہ توڑ نہ سکوں اوس بی بی نے کسیطرح اُنکے سر کے بال لیکر رسی بنا کر اوسکو باندھا اونہوں نے کہا کھول دے جورو نے کہا میں نہیں کھولتی تو توڑ ڈال جسطرح اور چیزوں کو توڑتا تھا اونہوں نے کہا میں نے تجھہ سے کہا ہے میں اسکو توڑ نہیں سکتا اوس بی بی نے کافروں کو خبر دی اونہوں نے آکر اونکو پکڑ لیا اور وہ قول وقرار جو اوس احمق بی بی سے کیا تھا کچھہ نہ کیا شمعون کے ہاتھ پاؤں ناک کان کاٹ کر شہر کے دروازے کے آگے ڈالدیا کہ خراب ہو کر مرجاوے رات کی جب نماز پڑھنے کا وقت ہوا شمعون نے اللہ تعالےٰ کی درگاہ میں مناجات کی دعا مانگی کہا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے تیری راہ تیری دوستی میں ان کافروں نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے تو قادر ہے جو مجھکو اچھا کر دیوے میری مدد کرے حق تعالےٰ

Marfat.com

نے شمعون کی دعا قبول کی اوسیوقت ہاتھ پاؤں سب کچھ ٹھیک ہوگئے اور جو کچھ اوسکی قوت تھی زور تھا وہ بھی دیا بلکہ اوس سے قوت اور زیادہ بخشی اوٹھکر کھڑا ہوا شہر کے دروازے کے پاس آیا لوہے کا دروازہ شہر کا بند تھا پکڑ کر اوکھاڑ ڈالا اندر بیٹھکر ہر گھر میں جا کر گھروں کے ستون پکڑ کر کھینچ لیتا تھا چھتیں گھروں کی گر پڑتی تھیں سب کوئی چھتوں کے نیچے دب کر مرجاتے تھے اسیطرح اسی ایک رات میں سب کو ہلاک کیا مار ڈالا پھر حقتعالے نے شمعون کو ہزار مہینے کی اور عمر بخشی ہزار مہینے تک دن کو روزہ رکھتے کافروں سے جہاد کرتے رات کو نماز پڑہنے میں مشغول رہتے ایسے ایسے کام کرتے تھے اتنا ثواب پاتے تھے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایکدن آکر یہ قصہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے سب یاروں اصحابوں رضی اللہ عنہم کے روبرو فرمایا یاروں نے سنکر اوسکے ثواب پر حسرت کی اور تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ہماری عمریں تھوڑی ہیں ان تھوڑی عمروں میں ایسے عمل ہم کیونکر کرسکیں ایسے ثواب کسطرح سے پاویں ایسی بڑی دولت کو کیونکر پہنچیں۔ اسبات کے اوپر حقتعالے نے یہ سورت بھیجی اور فرمایا تمکو ایک رات ایسی دی ہے جو اوس رات کو جاگو بندگی کرو تو ثواب میں ہزار مہینے سے زیادہ ہے بہتر ہے فرماتا ہے اللہ تعالے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ تحقیق ہمنے نازل کیا ہے بھیجا ہے قرآن کے تئیں اوتارا ہے اوسکو فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رات شب قدر میں تمام قرآن اوس رات میں لوح محفوظ سے دنیا کی آسمان پر ایکبارگی آیا اور بیت العزت میں جو چوتھے آسمان میں گھر ہے۔ فرشتوں کے حوالے ہوا پھر جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالی کے حکم سے بیس برس میں آیت آیت سورہ سورہ ہر وقت مصلحت کے موافق لائے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے پاس اسطرح سے قرآن پہونچا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کسنے بتایا تجھکو

Marfat.com

اور کسنے بتایا تجھکو کیا جانتا ہے تو کیا چیز ہے۔ شب قدر کیسی عزت کی اور بڑائی کی رات ہے یہ رات شب قدر کے دو نام ہیں لیلۃ المبارک اور لیلۃ السلام یہ برکت کی اور سلامتی کی رات ہے۔ لیلۃ القدر اسواسطے اوس رات کا نام ہے کہ قدر تقدیر کے اندازے کے معنے ہیں اوس رات میں ایک برس تک جو کچھ تقدیر اللہ تعالے کی بندوں کے حق میں ہوتی ہے کسکا کیا نصیب ہے کیا پہونچیگا کیا نہ پہونچیگا کیا ہوویگا کیا نہ ہووے گا کون پیدا ہوویگا کون جیتا رہے گا کون مرے گا یہ سب کچھ فرشتوں کو جو کام کرنے والے فرشتے ہیں اون کو معلوم ہوتا ہے۔ برس دن تک اسطرح کام کرتے رہتے ہیں اوس اندازے میں اوس حکم میں تقدیر کے کچھ تفاوت نہیں کرتے اس سبب سے اس رات کا شبقدر نام ہے اور یہ سبب ہے کہ قدر مرتبے کو کہتے ہیں اس سبب سے اس مبارک رات کی سب راتوں میں بڑی قدر ہے اسواسطے شبقدر نام پایا۔ خبر میں آیا ہے کہ سب فرشتوں کی پیدایش اسی رات میں ہوئی اور کتابیں جو سب پیغمبروں کے اوپر اوتری تھیں توریت حضرت موسے علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسے علیہ السلام پر زبور حضرت داؤد علیہ السلام اور صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اوپر اسی رات میں نازل ہوے ہیں اور قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کے اوپر اسی رات میں اوترا ہے اور بہشت کے باغوں کی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدائی پیدایش اوسی رات میں ہوئی ہے اللہ تعالے نے اوسی رات کے حق میں فرمایا ہے۔ قرآن میں فِیْھَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْم یعنے اوس رات میں جدا ہوتا ہے ہر ایک کام محکم بڑے بڑے کام محکم اللہ تعالے کی قدرت کے اوس رات میں پیدا ہوئے ہیں اس سبب اوس رات کی بڑی قدر ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ؕ شبقدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے طاعت وبندگی میں بلکہ بہتر ہے ان ہزار مہینوں کی راتوں سے جن میں غازی بنی اسرائیل کے اپنے زمانے میں جہاد کرتے تھے اور عبادت کرتے تھے اور جو مومن مسلمان بندگی کرتے ہیں اوس رات میں جاگتے ہیں نماز پڑھتے ہیں خدا کی یاد میں رہتے ہیں ہزار مہینے کی بندگی

وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کا ثواب پانے میں عزت بڑائی اللہ تعالے کیطرف سے حاصل کرتے ہیں ہر ایک نیک عمل کی قدر اچھے کام کا مرتبہ اللہ تعالے کے نزدیک اون کے لیئے زیادہ ہوتا ہے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے جو کوئی قائم ہووے بندگی میں کھڑا ہووے نماز پڑھے شب قدر میں ایمان کی راہ سے اخلاص سے اس کام کو بڑا کام جان کر قدر بوجھ کر اوسکے اول آخر کے گناہ بخشے جاویں اللہ تعالے اپنی مہربانی سے سب گناہ اوس بندے کے بخشدیوے تقصیریں معاف کرے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پوچھا میں جو شبقدر کو پاؤں تو کیا دعا کروں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا یہ دعا کر اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ ثَوَابَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ وَتَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ یعنے اے پروردگار یا اللہ تحقیق تو عفو ہے بخشنے والا ہے گناہوں کا نام تیرا عفو ہے دوست رکھتا ہے تو بخشش کو تو میرے گناہوں کو بخشدے یا اللہ نصیب کر میرے واسطے ثواب اس رات کا اور جو وفات دیوے تو مجھکو تو مسلمانی کے حال میں مار اور صالح اچھے بندوں میں داخل کر یعنے پیغمبروں اور صدیقوں کے ساتھ مجھکو ملا دے اور قدر عربی میں تنگی کو بھی کہتے ہیں لیلۃ القدر کے معنے اسطرح بھی کہتے ہیں کہ یہ تنگی کی رات ہے۔ اس سبب رات کی تنگی ہے کہ اس رات میں اتنے فرشتے آسمان سے دنیا میں زمین کے اوپر آتے ہیں کہ تمام دنیا فرشتوں کی بہتایت سے تنگ ہوجاتی ہے بعضے بزرگ بڑے لوگوں نے کہا ہے شب قدر تمام برس کی راتوں میں کوئی ایک رات ہے اور بہت لوگ بزرگ بڑے آدمیوں نے کہا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ رات رمضان ہی کی راتوں میں ہے کیا یہ لوگ رمضان ہی کی راتوں پر مقرر کہتے ہیں بعضے ان لوگوں میں سے کہتے ہیں کہ تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہے کبھی اول کی دس راتوں میں کبھی بیچ کی دس راتوں میں کبھی آخر کی دس راتوں میں اور بہت علما

Marfat.com

نے فرمایا ہے کہ آخر ہی کی دس راتوں میں ایک رات ہے طاق راتوں سے اکیسویں[۲۱]
تیئیسویں پچیسویں[۲۵] ستائیسویں انتیسویں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے فرمایا اِلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْاَوْتَارِ مِنْ رَمَضَانَ یعنے ڈھونڈو طلب
کرو تم شب قدر کو آخر کی دس راتوں میں طاق راتیں رمضان کی سے بعضے
اصحاب رضی اللہ عنہم اور امام شافعیؒ اور اون کے لوگوں نے اکیسویں رات مقرر کی ہے۔ اکثر (رضی اللہ عنہ)
بزرگوں نے اکیسویں ہی تاریخ میں رمضان کی شبقدر پائی ہے اور اکثر اصحابوں نے
اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ستائیسویں رات
اختیار کی ہے یہ اپنی دلیل اسطرح لاتے ہیں کہ لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور اس سورت
میں تین بار لیلۃ القدر کا لفظ آیا ہے۔ نو حرف جو تین بار آئے ستائیس ہوئے یہ اشارت
ہے کہ ستائیسویں رات ہے بہت بزرگوں نے ستائیسویں رات میں شبقدر پائی ہے
اور یہ بات جو اس سورت میں تیس کلمہ ہیں ستائیسواں کلمہ ھِیَ کا لفظ ہے جو ہِیَ حَتّٰی
مَطْلَعِ الْفَجْرِ میں آیا ہے اور ہِیَ کا لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے اس بات میں
بھی اشارت ہے کہ وہ ستائیسویں رات میں ہوتی ہے اور خدائے تعالےٰ بہتر جانتا
ہے کونسی رات ہے جسکے نصیب ہوتی ہے۔ وہ کسی رات میں پا ہی رہتا ہے۔ بہت
چیزیں اللہ تعالےٰ نے چھپائی ہیں کتنی چیزوں میں کتنی چیزیں پوشیدہ کی ہیں جمعے کے
دن میں ایک ساعت ہے اس ساعت کو جو کوئی پاوے اور جو دعا کرے اوسوقت
قبول ہوجاوے پھر اوس ساعت کو تمام جمعہ کی ساعتوں میں چھپا دیا ہے اور صلوٰۃ
الوسطےٰ کو پانچ نمازوں میں چھپایا ہے اور اسم اعظم جسکے پڑھنے سے سب مطلب حاصل
ہوجاتے ہیں تمام اسموں میں اپنے چھپایا ہے انہیں اسموں میں ہے
ان سے باہر نہیں۔ اور ولیوں کو دوستوں کو اپنے مومنوں میں مسلمانوں
میں چھپایا ہے۔ انہی میں ہیں ان سے باہر نہیں۔ اور
مقبول طاعتیں جو مرضی کے موافق ہیں اللہ تعالےٰ کی اور
بندگیوں

Marfat.com

اور طاقتوں میں چھپی ہیں اسیطرح شبقدر کو اور راتوں میں چھپایا ہے اور موت کا
وقت ہر ایک کا مقرر کر کے نہیں فرمایا ہے انہیں وقتوں میں وہ بھی ایک وقت
چھپایا ہے اور قیامت آنے کی بھی ایک ساعت ہے انہیں ساعتوں میں اوسکو
چھپایا ہے مقرر کر کے نہیں بتایا ہے کہ اتنے برسوں میں اتنے دنوں میں فلانے دن
فلانی ساعت قیامت آویگی اس چھپانے میں بہت فائدے ہیں بندوں کے
واسطے جمعے کی ساعت کو پوشیدہ کیا ہے جو کوئی طلب کیا چاہے تو تمام دن بندگی میں
دعا میں مشغول رہے تمام دن کی بندگی کا ثواب پاوے اور وہ ساعت اللہ تعالے
کے فضل سے پاوے اور درمیان کی نماز کی نگہبانی کا تقید فرمایا محافظت
کرنے کہا ہر ایک نماز پانچوں نمازوں میں درمیان سے بن بن ہے صبح کی
نماز درمیان ہے دو نمازیں دن کی ظہر و عصر ایک طرف دو نمازیں رات کی
مغرب و عشا ایک طرف اور یہ بات بھی ہے کہ صبح کی نماز صبح کی روشنائی
اور رات کی اندھیاری کے درمیان میں ہے۔ پھر ظہر کی نماز درمیان میں ہے
آدھا دن ایک طرف ہے اور آدھا دن ایکطرف ہے اور دن کی دو نمازوں
کے درمیان میں صبح کی اور عصر اور حدیث میں آیا ہے اور بہت اصحاب اور امام
کہتے ہیں علاوہ اسواسطے عصر کی نماز ہے دو نمازیں اوسکی ایسی ایک طرف میں ظہر
اور فجر ظہر میں قصر ہے سفر میں چار کی جگہہ دو پڑھنے میں آتی ہیں اور فجر میں قصر
نہیں اسیطرح دو نمازیں ایک طرف ہیں جو ایک نمازیں مغرب کی قصر نہیں
اور عشا کی قصر ہے اور مغرب کی نماز بھی وسطے ہے درمیان میں سے زیادہ اور
کم رکعتوں میں فرض نمازوں کی زیادہ چار رکعتیں ہیں فرض اور کم دو رکعتیں ہیں
فرض پچھے چار اور دو کے درمیان میں تین رکعت ہے سو مغرب کی نماز ہوئی
اور مغرب کی نماز اسطرح درمیان ہے کہ دو نمازیں ایک طرف ہیں اوسکے جن
نمازوں میں خفی قرات ہے یعنے آہستہ پڑھتے ہیں ظہر اور عصر دو نمازیں
ایکطرف ہیں جن میں جہر پڑھا جاتا ہے یعنے پکار کر پڑھتے ہیں عشا اور فجر پھر عشا

Marfat.com

کی نماز بھی درمیان میں آ نہیں، دو نمازوں میں جنمیں قصر نہیں مغرب اور فجر کی نمازیں
مغرب کی نماز سے رات کی عبادت شروع ہوتی ہے اور صبح کی نماز سے رات کی
عبادت ختم ہوتی ہے اسطرح ہر نماز ہر ایک طرح سے درمیان میں ہے۔ اور اسم اعظم
کو سب اسموں میں چھپایا ہے تو ہر کوئی ہر اسم کو اللہ تعالے کے ہر نام کو اسم اعظم ہی
بوجھے بڑا ہی نام جانے پھر یقین کر کر جس اسم کو پڑھے تو وہی اسم اسکے واسطے
اسم اعظم ہو جاوے ادب سے پڑھے ثواب پاوے اور ولایت کو مومنوں مسلمانوں میں
چھپایا ہے تو سب مومن مسلمان اسمیں ایک دوسرے کو برا نہ جانیں ہر کوئی ہر ایک دوسرے کا ادب کرتا رہے ہر کوئی آپسمیں ایک دوسرے
کو ولی خدا کا دوست جانتا رہے ہر طرح سب لوگ فائدہ پاتے رہیں۔ اور قبولیت عبادتوں میں
چھپائی ہے تاکہ سب مومن مسلمان سب طرح کی طاعت بندگی تن کی زبان کی
دل کی مال کی جان کی جو ہو سکے کیا کریں نہ معلوم کہ کون سے عمل میں قبولیت آجاوے
بیڑا پار ہو جاوے اور موت کی ساعت چھپائی ہے تو ہر مومن مسلمان ہر ساعت
میں شکر کرتا رہے اور آگے کی ساعت کو اپنے دل میں کہتا رہے کہ اگلی ہی ساعت
موت کی نہ ہووے اچھا کام کرتا رہے غافل نہ ہو جاوے خاطر جمع کر کر نہ بیٹھے
اسطرح قیامت کی ساعت ہر ایک آگے کی ساعت کو بوجھتا رہے کس ساعت
میں حکم ہو جاوے صور پھونکے خیر کا کام ہمیشہ کرتا رہے اسطرح شبقدر کو چھپایا
ہے کہ ہر مومن مسلمان ہر رات کو جاگتا رہے بندگی کرتا رہے شبقدر کو ڈھونڈھتا
رہے اللہ تعالے کی رحمت مانگتا رہے ہر رات کی پایان اور اخلاص سے قدر بوجھتا
رہے تو اسطرح ہر رات میں شب قدر کا ثواب پاتا رہے اور حدیث شریف میں آیا ہے
جس مومن نے جس رات کی قدر بوجھی اور اوس رات میں اخلاص کے ساتھ بندگی
میں پروردگار کی مشغول ہوا وہی رات اسکے واسطے شبقدر ہے شبقدر کا ثواب پاتا
ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسنے مغرب کی نماز اور عشا کی نماز جماعت سے
پائی شبقدر کے ثواب کا حصہ اسنے پایا بعضے تفسیروں میں قرآن کی لکھا ہے کہ جو
کوئی ستائیسویں رات کو رمضان کی بارہ رکعتیں نماز کی پڑھے ہر ایک رکعت میں

Marfat.com

الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ احد تین بار اور ہر دو رکعت کے پیچھے ستّو بار سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گناہ
سب بخشے جاویں بلائیں سب دین و دنیا کی اوسکی دور ہو جاویں اور وہ شبقدر کا
ثواب پاوے اور بعضوں نے تفسیر میں لکھا ہے کہ ہر رات کو رمضان کی تراویح
کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں ایکبار الحمد للہ اور تین بار قل ہو اللہ
احد پڑھے ایسا ثواب پاوے جیسا قرآن کو دو بار ختم کیا اور شب قدر کو جو
بہتر فرمایا ہے ہزار مہینے سے ایک وہ بات ہے جو بیان میں آئی کہ شمعون کی ہزار
مہینے کی بندگی کے ثواب سے بہتر ہے اوس رات میں مسلمانوں کی بندگی کا
ثواب اور یہ بات ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا بڑا ملک تھا بڑی بادشاہی
تھی تمام دنیا کی بادشاہی تھی پانسو مہینے بادشاہی کی اور سکندر ذو القرنین
بھی تمام دنیا کا بادشاہ تھا بہت بڑی دولت تھی اوسکی اُسنے بھی پانسو مہینے بادشاہت
کی وے دونو بڑے بادشاہوں کے ہزار مہینے ہوئے تو فرمایا پاک پروردگار
نے کہ مومن شبقدر میں اخلاص سے بندگی کا ایسا کچھ ثواب پاوے جو اون دونوں
کے ہزار مہینوں کی بادشاہی دولت سے زیادہ ہو جاوے یہ دولتیں آخر کو جاتی
رہینگی اور آخرت کی دولت ہمیشہ رہے گی تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
اوترتے ہیں فرشتے آسمان سے زمین کے اوپر دنیا میں اور جبرائیل علیہ السلام بھی
اوترتے ہیں اوس رات میں بِاِذْنِ رَبِّهِمْ حکم سے پروردگار کے اپنے مِنْ
كُلِّ اَمْرٍ ہر ایک کام کے ساتھ ہر ایک کام کے واسطے جو خیر و برکت کے کام
اور خدا تعالیٰ نے وے کام قضا کیے ہیں بندوں کے حق میں حکم کیا ہے اون کاموں
کو جو تمام برس میں ہو دینگے اور خبر میں آیا ہے اور تفسیروں میں لکھا ہے کہ جو
جو کام دنیا میں تمام برس میں ہونے والے ہیں شب قدر میں اون کاموں
کو [illegible] امتی کے کاموں کا حکم
فرشتوں [illegible] کو بھیجا ہے میں باراں کا مینہ کا برسنا روزی رزق کی

Marfat.com

کی ساعت فتح ہونی مومنوں مسلمانوں کے لشکر کی اولاد کا فرزندوں کا پیدا ہونا فرحت
تازگی ہونی جسموں میں پانوں کا چلنا کیطرح سے اور خیر کے کام اسی رات میں ہوتے
ہیں اور جو کچھ مکروہ ناخوشی کے کام ہیں آدمیوں کا مرنا مینہہ کا نہ برسنا قحط و وبا
ہونی فوج کی شکست پیسوں کا پیدا نہ ہونا فقر و فاقہ اور اسیطرح کے کام شب برات
میں بھی ہوتے ہیں ایک برس تک کا جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالےٰ کیطرف سے فرشتوں
کو حکم احکام ہوتے ہیں سَلٰمٌ قف ھِیَ وہ رات شب قدر کی تمام خیر کی اور سلامتی کی
ہے اور فرشتے ہر جگہہ ہر گھر میں مومنوں کے گذرتے ہیں مومنوں کے اوپر سلام
کہتے ہیں دین ایمان کی سلامتی کی مومنوں مسلمانوں کی بشارت دیتے ہیں دعا کرتے
ہیں حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ قف یہ فرشتوں کا اوترنا اور سلامتی کی بشارت دینی اول رات
سے ایکنہایت وقت پیدا ہونے نکلنے صبح صادق کے وقت تک ہے جبتک سفیدی
صبح کی نکلتی ہے۔ ایک روایت حدیث میں ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے بزرگ بڑا
فرشتہ ہے سر اُسکا عرش کے نیچے ہے اور پاؤں اُسکے ساتویں زمین کے نیچے ہزار
سر ہیں اُسکے ہر ایک سر اوسکا ساری دنیا سے بڑا ہے ہر سر میں اوسکے ہزار چہرے
ہیں اور ہر ایک چہرے میں ہزار دہن ہیں منھ ہیں اور ہر دہن میں ہزار زبان ہیں
ہر ایک زبان سے وہ جدی لغت کہتا ہے جدی بولی بولتا ہے جو ایک بولی دوسری بولی سے ملتی نہیں ہر ایک بولی میں پاک
پروردگار کی تسبیح کہتا ہے ثنا و صفت و تعریف کرتا ہے اور اسکی تسبیح کرنے میں ساتوں آسمان کے فرشتے خدا تعالےٰ کو سجدہ کرتے ہیں تسبیح کرتے
ہیں عرش کے بعد کوئی چیز اللہ تعالےٰ نے اس روح فرشتے سے بڑی نہیں بنائی
صبح و شام کو تسبیح کیا کرتا ہے پھر وہ فرشتہ بھی اس رات کو پاک پروردگار کے
حکم سے آپ کو چھوٹا کر دنیا میں اوترتا ہے اور کتابوں میں لکھا ہے جب شبقدر
ہوتی ہے حقتعالےٰ کیطرف سے جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے جو اور لاکھوں کروڑ دل
فرشتوں کے ساتھ دنیا میں اوترتے ہیں ایک سبز نشان جھنڈا نور کا اون کے
ساتھ ہوتا ہے کعبے کی چھت کے اوپر رکھتے ہیں اور فرشتے زمین کے اوپر سیر
کرتے ہیں پھرتے ہیں ہر ایک گھر میں مومنوں کے داخل ہوتے ہیں جس گھر میں گناہ

Marfat.com

ہوتا ہے یا تصویر ہوتی ہے یا سرود کے اسباب سے کچھ ہوتا ہے ڈھولک طنبور مردنگ رباب
شراب یا اسباب شراب کے صراحی پیالے ہوتے ہیں اون گھروں میں داخل نہیں
ہوتے ہیں اور سب جگہ جاتے ہیں جو مومن مسلمان جاگتا ہے نماز پڑھتا ہے ذکر کرتا
ہے قرآن پڑھتا ہے اچھا کام کرتا ہے اوسکے اوپر سلام کرتے ہیں جو کوئی دعا
کرتا ہے آمین کہتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے مومنوں کے
ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ہاتھ چومتے ہیں نشانی علامت اون کے ہاتھ چومنے کی
یہہ ہے کہ دل اسیوقت نرم ہوجاتا ہے آنکھوں سے آنسو چلتے ہیں اور خدائے تعالےٰ
کی رحمت مومنوں کے اوپر نازل ہوتی ہے اور تی ہے خدائے تعالےٰ کی بخشش
بخشائش پاتے ہیں قدر و منزلت مومنوں کی دنیا و آخرت میں بلند ہوتی ہے
پھر جب صبح نزدیک ہوتی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام سب فرشتوں کو پکارتے
ہیں کہتے ہیں اب چلو آسمان کیطرف پھر سب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ہوتے
ہیں جھنڈا اوٹھا لیتے ہیں آسمان کو چلے جاتے ہیں پھر فرشتے حضرت جبرائیل سے پوچھتے
ہیں حقتعالےٰ نے مومنوں مسلمانوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت
کے ساتھ کیا کیا جبرئیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں حقسبحانہ تعالےٰ نے اونکے
اوپر رحمت کی مہربانی کی نظر سے دیکھا اونکے گناہوں کو معاف کیا بخشائش کیا
سوائے چار گروہ کے چار طرح کے آدمیوں کے جو مومن مسلمان کہلاتے تھے اونکو
نہ بخشا فرشتے پوچھتے ہیں وہ .... کون لوگ ہیں جو ایسی نعمت سے
محروم رہے جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں ایک وے لوگ ہیں جو شارب خمر ہیں
ہمیشہ شراب پیتے رہتے ہیں۔ دوسرے عاق وے لوگ ہیں جو اپنے ماں باپ
کو آزار دیتے ہیں ناخوش کرتے ہیں تیسرے وے لوگ ہیں جو قاطع رحم ہیں
اپنے بہن بھانجے خویش قرابتوں کے ساتھ پیوند نہیں کرتے نہیں ملتے اونکا
حق بجا نہیں لاتے آپس میں لڑتے ہیں ناخوشیاں کرتے ہیں اخلاص پیار شفقت لینا
دینا نہیں کرتے چوتھے مشاحن وہ لوگ ہیں جو آپسمیں کینہ رکھتے ہیں اور اپنے

Marfat.com

بھائی مسلمان ان سے دشمنی کرتے ہیں آپسمیں بات نہیں کہتے ناخوشیاں بداخلاقیاں کرتے ہیں ان چار گروہ کو نہ بخشا اور سب کو بخشا اللہ تعالے سب مومنوں مسلمانوں کو توفیق بخشے اچھے کام اچھے عمل اچھی خصلتوں کی اور برے کام برے عملوں میں بری خصلتوں میں نہ ڈالے سب طرحسے ایمان مسلمانی میں سچا رکھے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی متابعت میں رکھے اسی بات میں اسیطرح کی دین دنیا کی خیر خوبی ہے آمین آمین آمین

سورۃ بینہ

مدنی ہے اسمیں آٹھ آیتیں ہیں پچانوے کلمہ اور چارسو تیرہ حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہیں کتاب والے اور شریک والے باز آتے

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً

جبتک کہ پہنچے ان کو کھلی بات ایک رسول اللہ کا پڑھتا ورق پاک

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۭ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ

اسمیں لکھی کتابیں مضبوط اور پھوٹ ڈالے وہ جنکو ملی ہے کتاب سو جب آچکی

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۭ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

ان کو کھلی بات اور ان کو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی بری کر کر

لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

اسکے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کھڑی کریں نماز اور دیویں زکوٰۃ اور یہ ہے

دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

راہ مضبوط لوگوں کی تحقیق وہ لوگ منکر ہوئے کتاب والے اور شریک والے

Marfat.com

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
دوزخ کی آگ میں صدا رہیں اُس میں وہ لوگ ہیں بدتر سب خلق کے وہ لوگ جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاۗؤُهُمْ
یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ لوگ بہتر سب خلق کے بدلا انکا اُنکے

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
رب کے یہاں باغ ہیں بسنے کے نیچے بہتی اُنکی نہریں سدا رہیں اُن میں

اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ع ۹ / ۳۲
ہمیشہ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اوس سے راضی یہ ملتا ہے اُسکو جو ڈرتا رہے اپنے رب کو

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وے لوگ جو کافر ہوئے کافر ہے کافر ہی مرے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ کتاب والوں کے گروہ سے یہود توریت کے تابع حضرت موسے علیہ السلام کی امت نصارے انجیل کے تابع حضرت عیسے علیہ السلام کے گروہ وَالْمُشْرِكِيْنَ اور شرک لانے والوں کے گروہ سے جو کافر ہے کافر مرے یہ سب کون تھے مُنْفَكِّيْنَ جدا ہونے والے مومنوں کے گروہ سے اون سب میں آپسمیں اون کے کچھ فرق نہ تھا کوئی کسیکو نہ جان سکتا تھا کا فر کون ہے اور مومن کون ہے سب کوئی اپنے اپنے طریق میں یکساں سے تھے برابر تھے یہود کا ایک دین تھا سب یہود اُس دین کے تابع تھے حضرت عیسے علیہ السلام کے اوپر ایمان نہ لاکر کافر ہو رہے تھے نصارے کا ایک دین تھا سب نصارے اوسی دین میں تھے دین کی حقیقت اصل راہ بھول رہے تھے مشرکوں کا بھی ایک عقیدہ تھا وے بت پوجتے تھے گمراہ تھے سب کوئی اصل کام سے بے خبر تھے اور رسموں میں عادتوں میں بندے تھے جو لوگ ایمان کے لائق تھے وہ لوگ ایمان کی راہ نہ پا سکتے تھے اور جو لوگ کفر کی طبیعت رکھتے تھے کافر ہونے کے لائق تھے آپ کو اچھا جانتے تھے خوب بوجھتے تھے ہر کوئی اپنی راہ و رسم کو بھلا جانتا تھا اور یہ نہ معلوم تھا کہ کیسکے اوپر ایمان لائے اور ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ مسلمانی کیا چیز ہے اخلاص کسکو کہتے ہیں اللہ تعالے کی راہ میں سچا کون ہے

Marfat.com

اور جھوٹھا کون ہے جھوٹوں کو سچوں سے جدا نہ کرتے تھے اون کے درمیان تفاوت ظاہر نہ تھا لائق نا لائق تمیز نہ تھی حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ o جبو قت تک جبتک آیا اون سب لوگوں کے اوپر ہدایت کے واسطے راہ بتانے کو جدا کر دینے والا حق اور باطل کا تفاوت کردینے والا سچ اور جھوٹ کا روشن دلیل ظاہر حجت رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ پیغام لانے والے خدائے تعالے کیطرف سے پیغامبر سچے نبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت معجزوں کے ساتھ ان سب کے اوپر اون کی پیغمبری کا سچ ظاہر ہوا ایک بڑی دلیل اُنکے سچے ہونے کی یہ ہے کہ آدمی تھے کچھ کسی سے تعلیمیافتہ نہ ہوئے تھے نہ پڑھے تھے خط لکھنے نہ جانتے تھے اس حال میں قرآن مجید لائے خدائے تعالے کا ایسا کلام محکم لائے جو لاکھوں کروڑوں پڑھے ہوئے فاضلوں نے اوسکو قبول کیا مانا ایمان لائے اور ہزاروں کافروں دشمنوں نے چاہا کہ جو ایک سورت کے برابر بھی قرآن کی سورتوں سے کہلاویں کہنے کی جگہہ پاویں کہ یہ خدا کا کلام نہیں آدمی کا کلام ہے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وسلم) کہہ لائے ہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں ایسی بات ہم بھی کہہ لاوینگے بہت سر پٹکتے رہے بہت فکریں کرتے رہے بہتیری محنت کی ایک سورت کے برابر چھوٹی سورۃ کے برابر بھی نہ کہہ سکے سب دشمن عاجز ہو رہے زرد رو ہوگئے ایسا بڑا معجزہ لائے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آپ بھی روشن دلیل ہیں اللہ تعالے کی وحدانیت کی اور ویسی دلیل روشن قرآن مجید اسی بات کو فرماتا ہے پاک پروردگار يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً o پڑھتا ہے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی امت کے اوپر تعلیم کرتا ہے سکھلاتا ہے امت کو صحیفے کاغذ لکھے ہوئے وہ پاک ہے عیبوں سے ہزل سے بے فائدہ بیہودہ باتوں سے غلطیوں سے تفاوت کی چل چل باتوں سے اور ایسا پاک مصحف ہے جو جھوٹھ سے تہمت سے باطل سے بے بہرہ باتوں سے دور الگ ہے اور وہ قرآن مجید ہے پاک پاکیزہ اچھے گھر کی راہ بہشت کی راہ بتاتا ہے۔ سب کتابوں کی ہدایت اس کتاب میں جمع ہے فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ o ان پاک صحیفوں میں قرآن کی جدی جدی

Marfat.com

سو دتوں میں اون کاغذوں میں جو لکھے ہوئے ہیں محکم باتیں حکمت کی باتیں حکم احکام خبریں نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں* تمام قرآن میں جن باتوں سے سب مسلمان مومن اچھی راہ بہشت کی راہ اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی راہ پاویں دوزخ سے چھوٹیں بہشت میں خدائے تعالےٰ کے قرب کی دولت دیدار کی دولت کو پہنچیں یہ سب فائدے ہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کے اور قرآن مجید کے لانے کے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے آنے سے پہلے سب لوگ اپنی اپنی راہ و رسم دین و آئین کے اوپر تھے۔ آپس میں درہم برہم تھے۔ پوری غفلت جہالت نادانی کی راہ چلے جاتے تھے۔ مومن کافر میں فرق ظاہر نہ تھا کہ کسی کو معلوم نہ تھا لائق کون ہے نالائق کون ہے سب اچھے برے گڈمڈ ہو رہے تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اور سب اصحابؓ مومنوں مسلمانوں میں اور ابوجہل اور ابولہب سب کافروں میں کچھ فرق کچھ تفاوت نہ تھا جب خدائے تعالےٰ کی طرف سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم پیغمبر ہو کر آئے اور محکم کلام خدا کا لائے سب طرح کی خیر و خوبی کی باتیں قرآن مجید کی سب کو سنائیں بعضے لوگ جو اصل سے سعادت مند تھے کلام سننے کی توفیق پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اوپر ایمان لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانا پاک پروردگار کو پہچانا کتاب کو مانا آخرت کے اوپر یقین کیا خدائے تعالےٰ کے حکم بجا لائے کلمہ پڑھا روزہ رکھا نماز پڑھی مال کی زکوٰۃ دی حج کیا اور جو کچھ نہ کرنا تھا سو نہ کیا مومن ہوئے مسلمان کہلائے ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کو پہونچے اور بعضے جو اصل سے کم بخت تھے وے آدمی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایمان نہ لائے* بے یقین رہے حکم خدائے تعالےٰ کے بجا نہ لائے کلمہ نہ پڑھا روزہ نہ رکھا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی جو کچھ کام منع کئے گئے تھے وہی کام کرتے رہے۔ ہمیشہ دنیا کے پیچھے غفلت کے گڑھے نادانی کے کوئیں میں ڈوبے رہے یہ لوگ کافر رہے مشرک رہے

* یہ ایک سورت علم کتاب پر ہے بہت سی عمدہ فائدے کی باتیں اس میں بیان ہوئی ہیں

Marfat.com

منافق رہے۔ مومنوں مسلمانوں سے جدا ہوئے دوزخ میں جلنے کے لائق ہوئے۔
مومن کافر میں فرق تفاوت ظاہر ہوگیا دو طرح کے حکم احکام دنیا سے لیکر آخر
تک جاری ہوگئے۔ یہ ہزاروں لاکھوں فائدے اللہ تعالے کی حکمتوں کے پیدا
ہوگئے ظاہر ہوگئے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور جدے نہ ہوئے اختلاف نہ کیا
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کی پیغمبری میں اون لوگوں نے جن لوگوں
کو کتاب دی گئی ہے توریت انجیل والے یہود و نصارے إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
الْبَيِّنَةُ ۝ مگر پیچھے اسبات کے جو آئی اوپر اون کے روشن دلیل ظاہر حجت محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) سچے پیغمبر اور قرآن اور معجزے محمد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس بات کے پیچھے جدا ہوگئے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے آنے سے پیغمبر ہونے سے پہلے سب لوگ یہود اور نصارے تھے کتاب والے
حضرت پیغمبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر کے اوپر ایمان رکھتے
تھے کیونکہ خدائے تعالے کے کلام میں توریت و انجیل میں دیکھتے تھے حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم) کی صفت اور تعریف جو خدائے تعالے نے کی تھی پڑھتے
تھے یقین جانتے تھے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) آخر زمانے کے پیغمبر ہیں اون کے
تابعدار ہونے میں خدا کا حکم ہے ہمیشہ انتظار میں رہتے کہ کب آخر زمانے کے پیغمبر
(صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پیدا ہوویں جو اون کے اوپر ایمان لاویں سعادت پاویں
پھر جب نبی صاحب (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کو رسالت کا حکم ہوا پیغمبری آئی
قرآن کی سورتیں آئیں وحی اوترنے لگی خدائے تعالے کیطرف سے آنے لگی سب
خلق کے اوپر ظاہر کیا کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں میرے تابع ہو جاؤ۔ دونو جہان
کی خیر و خوبی پاؤ تب کتاب والے متفرق ہوگئے دو گروہ ہوگئے بعضے ایمان لائے بعضے
کافر ہے خدائے تعالے کو ہر ایک کی حقیقت دلوں کی چھپی بات معلوم تھی بعضے
لوگ اون کتاب والوں میں ایسے تھے جو کتابوں کے پڑھنے سے جانتے تھے کہ محمد
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر ہوں گے اون کے اوپر ایمان لانا

Marfat.com

اون کے دین میں داخل ہونا خدا کا حکم ہے اور سب یقین رکھتے تھے۔ لیکن آپ جو اپنے
لوگوں میں سردار تھے بہت لوگ اونکے تابع تھے اس سب اون کو اور کا تابعدار
ہونا بُرا لگتا تھا۔ ظاہر میں کہتے تھے کہ آخر زمانے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہوویں تو ہم بھی اُنکے تابع ہوویں اللہ تعالے کی حکمت نے چاہا کہ ایسے لوگوں
کو بھی سچے لوگوں سے سچے مومنوں سے جدا کردیوے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کو رسول روشن معجزوں کے ساتھ ظاہر کیا اچھے بُرے میں فرق ظاہر ہو
گیا جھوٹے سچے جدا ہوگئے۔ مومنوں کو قبولیت کا درجہ ملا کافروں کے اوپر اللہ تعالے
کی حجت قائم ہوگئی کہنے کو قیامت میں بات ہوئی الزام دینے کی جگہ ہوئی اون لوگوں
کیطرف اوسوقت خطاب ہوویگا کہ پہلے تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے اوپر ایمان رکھتے تھے کتابوں میں صفت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی پڑھتے تھے پھر کیوں پھر گئے کس سبب کافر ہوگئے تھے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم سے کیا خلاف دیکھا اونھوں نے کس بُری راہ پر تم کو چلنے کو کہا
ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وہی راہ بتائی تھی جو ہمنے سب پیغمبروں
کو سب خلق کو وہ راہ چلنے کو فرمایا تھا۔ سو وہ راہ اخلاص کی اصل کی راہ ہے اوسی یہ
بات اللہ تعالے فرماتا ہے وَمَآ اُمِرُوۡٓا اِلَّا لِيَعۡبُدُوا اللّٰهَ اور حال یہ ہے جو حکم نہ کیے
گئے تھے یہود و نصارے سب کتاب والے خدائے تعالے اون کو اور کچھ نہ فرمایا
تھا سوائے اسبات کے کہ خدا کی بندگی کریں خدا کو پوجیں خدا کے بندے ہوویں
مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۙ اس حال میں پوجیں اسطرح سے بندگی کریں جو پاک
کرنے والے ہوویں خدا کے واسطے دین کو پاک کرنا دین کا اسطرح سے ہے کہ اپنے
ایمان میں کسیطرح کا شک و شبہ نہ رکھیں اپنا پیدا کرنے والا پالنے والا روزی
دینے والا خبر لینے والا سب کام بنانیوالا خدا کو جانیں خدائے تعالے نے جو کچھ خبر دی
ہے آگے کی پیچھے کی کیا ہوا تھا کیا ہوئیگا بس جس طرح سے خبر دی ہے اسیطرح سے
سچ جانیں۔ خدائے تعالے کی خبروں کو جھوٹ سے پاک جانیں اور جو کچھ فرمایا ہے کرنے

Marfat.com

کو نہ کرنے کو کرنا نہ کرنا قبول کریں خدائے تعالے کے حکم کے خلاف کرنے سے اپنے دل کو
اپنے تن بدن کو اپنے زبان کو اپنے مال کو پاک کریں۔ خدائے تعالے کی بندگی میں یاد
میں اور کسیکی بندگی یاد نہ ملاویں اور اپنے دل کو سوائے خدا کی یاد کے اوسکی یاد سے
سوائے خدا کی محبت کے اورکی محبت سے سوائے خدائے تعالے کے اخلاص کے
اورکے اخلاص سے پاک کریں حُنَفَاءَ میل کرنے والے ہوویں پھرنے والے
ہوویں جھوٹھے عقیدوں سے سچے عقیدوں کیطرف اور بری براہ سے اچھی راہ
کیطرف بُرے کاموں سے اچھے کاموں کیطرف بری باتوں سے اچھی باتوں
کیطرف غفلت سے یاد کیطرف باطل سے حق کیطرف رغبت کریں ابراہیم
علیہ السلام کا جو طریق جو اصل طریق سچی ملت ہے اوسکو قبول کریں۔ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ
اور نماز پڑھتے رہیں اپنے تن بدن کو خدائے تعالے کی بندگی میں قائم رکھیں جس خاوند
نے عقل دی شعور بخشا اوسکا شکر کریں اوس خاوند کو سجدہ کریں اس مہربانی ایسے
رحم کرنے والے صاحب کے آگے کھڑے ہوویں عاجزی کریں زمین میں اپنے
سر رکھیں تکبری مغروری نہ کریں اوسکے حکم کو سر کے اوپر رکھیں ہمیشہ عاجزی
کرتے رہیں وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور مالکی اپنے زکوٰۃ دیویں جس پروردگار نے مال
بخشا ہے اوسکا حکم بجا لاویں مالکا لالچ نہ کریں وَذٰلِكَ اور یہی بات ہے جو حکم
تھا سب کتاب والوں کو یہود و نصاریٰ کو فرمایا تھا کہ اپنے دل کو کفر سے شرک
سے نفاق سے پاک کریں اخلاص کے ساتھ محبت کے ساتھ خدائے تعالے کی بندگی
کرتے رہیں جان سے دل سے تن سے خدائے تعالے کا حکم بجا لاویں باطل کو
چھوڑ کر حق کیطرف آویں نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں دِيْنُ الْقَيِّمَةِ وہی بات اتنی
ہی بات محکم دین ہے یہی بات مسلمانی کا دین ہے سید الانبیاء محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب کچھ اسی دین [illegible]
ہیں خدائے تعالے نے آپ سے پہلے بھی سب نبیوں کو یہود و نصاریٰ کو اسی دین کیطرف
بلایا تھا اب بھی وہ اسی دین کیطرف بلاتا ہے۔ پھر اون کافروں کتاب والوں

Marfat.com

نے کیا تفاوت دیکھا مسلمان کے دین میں جو قبول نہیں کرتے کیا سبب ہوا جو آگے
مان کر اب نہیں مانتے وہی ایک حکم ہے وہی ایک بات ہے جو اصل بات میں
اور مسلمانی کے دین میں کچھ تفاوت ہوتا فرق ہوتا تب لازم تھا اون یہود
تھا کو جو مسلمانی دین کو نہ مانتے اور اس تفاوت کے ذکر دین مسلمانی کا جھوٹا تب پھر جو اس اصل بات میں اور اس دین میں کچھ
تفاوت نہیں اصل راہ میں ہے جو اخلاص کی راہ ہے محبت کی راہ ہے بندگی
کی راہ ہے سب پیغمبروں کی راہ ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی راہ
ہے اوس راہ میں اور مسلمانی کے دین میں کچھ فرق نہیں تو کیوں نہیں قبول
کرتے سب کتاب والے اپنی کتاب کو پڑھتے تھے کتابوں کے
بھیدوں کو سمجھتے تھے صورتیں عملوں کی نماز روزے کی کرتے تھے پر اخلاص
کی راہ سے جو اصل راہ اون عملوں کی جان ہے سب بھول گئے تھے محمد رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم نے خدا کیطرف سے آکر اسی اصل دین کو ظاہر
کیا ہے یہی مسلمانی کا دین ہے جو سب کسی کو یہی دین درکار ہے یہی راہ چلنا
چاہیئے اسیواسطے اب بغیر اس دین کے کوئی اللہ تعالےٰ کے پاس قبول نہیں اسی
کتابوں میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تعریف تھی محمد صلے اللہ علیہ
وعلےٰ آلہٖ واصحابہ وسلم کے دین کی تعریف تھی اور صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ و
اصحابہ وسلم کی پہلے زمانوں سے اللہ تعالےٰ نے سبطرح بیان کی تھی اور خبر دی
تھی سب کسیکو فرمایا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم آخر زمانے کے پیغمبر جسوقت
میں پیدا ہوویں اور اپنے دین کو ظاہر کریں سب کو چاہیئے کہ اون کے اوپر ایمان لاویں
اون کے تابع ہوویں جو کچھ وے کہیں جس راہ میں لگادیں قبول کریں اُسوقت
سب کسی نے یہی قول و قرار کیا تھا اب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ و
اصحابہ وسلم کے ظاہر ہونے کے پیچھے جو کوئی ایمان لایا جسنے مسلمانی کا دین قبول
کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی خدائے تعالےٰ کے پاس مقبول
ہے سارا سنے اور جو کوئی ایمان نہ لایا دین قبول نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول

Marfat.com

نہ کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول نہ کریگا وہی کافر ہے مردود ہے نامقبول ہے۔
اس بات کو اللہ تعالے فرماتا ہے اول فرمایا جو سب ایک طرح کے اوپر ہو رہے
تھے جھوٹے سچے مل رہے تھے پھر روشن دلیل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ واصحابہ
وسلم) کے آنے سے فرق ظاہر ہوگیا۔ جھوٹے سچوں سے کافر مومنوں سے جدا ہو
گئے کافروں کے اوپر حجت قائم ہوئی پھر اللہ تعالے کافروں کے اور مومنوں کے
آخر کی خبر دیتا ہے دونوں گروہ کی آخرت کی بات فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
تحقیق وے لوگ دے آدمی جو کافر ہے گرویدہ ہوئے مسلمانی کا دین قبول نہ کیا
کافر ہی رہے مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ کتاب والوں کے گروہ سے یہود و نصارے وَالْمُشْرِکِیْنَ
اور مشرکوں کے گروہ سے جو بت پوجنے والے ہیں اون سب گروہ سے جو کوئی نہ سمجھا
کافر رہا مسلمان کا دین نہ قبول کیا یا قبول کر کر خدا کے واسطے اپنے دین کو پاک صاف
نہ کیا شک شبہ اپنے دل سے دور نہ کیا اخلاص کی راہ نہ چلا باطل سے حق کیطرف
نہ آیا نماز نہ پڑھی زکوٰۃ نہ دی اسطرح کے لوگ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ دوزخ کی آگ میں گرینگے
جلینگے خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتے رہینگے اُولٰٓئِکَ یہ لوگ ایمان
نہ لانے والے شک شبہ اپنے دل میں رکھنے والے خدا کی بندگی اخلاص سے نہ کرنیوالے
باطل کی راہ سے جھوٹے راہ سے حق کی راہ میں سچ راہ میں نہ آنے والے نماز نہ پڑھنے والے
زکوٰۃ نہ دینے والے ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ وہ ہیں بدتر خلق عالم کے برے لوگ برے آدمی
کتوں سوروں سے بیلوں سے گدہوں سے بھی بدتر ہیں حیوانوں کو عقل نہیں اس سبب
سے معذور ہیں کچھ نہیں جان سکے۔ کچھ نہ پوچھے جاوینگے اون لوگوں کو عقل تھی اور شعور
تھا اللہ و رسول (صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم) کو پہچان سکتے تھے پھر اس طاقت پر اپنی
سمجھ کو برا کر دیا اور دنیا کی باتوں کو اور دنیا کے کھانے پینے کی باتوں کو خوب سمجھے
اللہ تعالے اور اللہ تعالے کے رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم) اور دین کے حکم احکام
کو کچھ نہ سمجھے ایمان نہ لائے کافر رہے برے کام کرتے رہے اپنی دنیا کی سعادت آخرت کی
دولت خاک میں ملائی اپنی ہمیشہ کی بادشاہی کو دوزخ کی آگ میں جلائی یہ کافروں کا

Marfat.com

حال ہے اون کی آخرت کا اللہ تعالےٰ مومنوں مسلمانوں کو اسلام مسلمانی کی راہ میں قائم رکھے
کفر و شرک کی بلا سے پناہ دیوے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق وے لوگ جو ایمان لائے
مسلمانی کا دین اور جو کچھ مسلمانی کے دین میں ہے سب قبول کیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اچھے
عمل اچھے کام کیے ادب سے اخلاص سے جس وقت فرمایا ہے اور جس طرح فرمایا ہے اچھی
نیت اچھی صورتوں سے اُولٰٓئِکَ یہی سب لوگ ایمان لانے والے یقین رکھنے والے
خدا کی بندگی ادب سے اخلاص سے کرنے والے هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۵ یہ ہیں بہتر لوگ
بہت اچھے آدمی اچھی سمجھ والے اچھے کام کرنے والے بہتر خلق عالم کے جنہوں نے
اپنی ہمیشہ کی دولت کا ہمیشہ کی بادشاہی کا کام دنیا ہی میں کر رکھا جَزَآؤُهُمْ
جزا اون کی بدلا ایسے آدمیوں کا جو اچھے آدمی اچھے کام کرنے والے ہیں عِنْدَ رَبِّهِمْ
اون کے پاک پروردگار کے پاس تیار ہے موجود ہے جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ ہیں ہمیشہ قائم
رہنے والے ٹوٹنے پھوٹنے والے نہیں وے باغ جن باغوں میں اچھے اچھے مکان خوب
گھر ہیں رہنے کے واسطے روپے کے سونے کے موتیوں کے لعل کے یاقوت کے جن گھروں
میں سب طرح کی خوبیاں تیار ہیں نعمتیں ہر طرح کی موجود ہیں باغوں میں سب طرح کے میوے
ہیں بہاریں گلزار ہیں تَجْرِیْ جاری ہیں بہتی ہیں چلی جاتی ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اون باغوں کے درختوں کے نیچے سے ندیاں نہریں پانی کی شہد کی شراب کی دودھ
کی جو چاہیں سو ہوویں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ اچھے لوگ اس بہشت
میں ایسی خوبیوں کے باغوں میں ایسے ایسے اچھے گھروں میں خوشی سے آرام سے
اَبَدًا ہمیشہ کبھی مرینگے نہیں کبھی آزاری نہ ہونگے کبھی کم قوت نہ ہونگے* اپنے ان
گھروں سے باغوں سے باہر نکلنے کو دل نہ چاہے گا ہمیشہ خوشحالی میں رہینگے رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ راضی ہوا ہے خوش ہوا ہے اللہ تعالےٰ اُن لوگوں سے اون اچھے آدمیوں سے
جنہوں نے دنیا میں اچھے کام کیے خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے
موافق چلے خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو راضی رکھا حکم کا خلاف نہ کیا
ہمیشہ بندگی میں یاد خدا میں اخلاص میں رہے وَرَضُوْا عَنْهُ ط اور یہ اچھے لوگ بھی راضی

Marfat.com

ہوئے خدائے تعالے اسے دنیا میں ہر حال میں ہر طرح خدائے تعالے کی رضامندی
میں رہے آخرت میں راضی ہوینگے راضی رہینگے بندگی عبادت اون کی قبول
ہووے گی سب طرح نعمتیں خوبیاں آرام خوشی بیحد بے شمار اور اپنا دیدار خدائے
تعالے اپنے فضل و کرم سے اون کو بخشیگا ہر طرح سے خوش ہوینگے ذٰلِكَ یہ
دولت یہ نعمت یہ خوشیاں یہ آرام بہشت کے اور دیدار اللہ تعالے کا جو کچھ کہ بیان
ہوا لِمَنْ خَشِيَ اوس اچھے آدمی کے واسطے ہے اوس بندے کا حق ہے جو کوئی
ڈرا دنیا میں رَبَّهٗ اپنے پروردگار سے ہمیشہ اپنے خاوند کے عذاب سے خوف کرتا
ہے اپنے صاحب کی ناخوشی سے ڈرتا ہے اور اس بات سے ڈرتا ہے کہ جو میں اپنے
پروردگار کو بھولوں گا تو وہ بھی مجھکو بھولیگا۔ اس ڈر سے ہمیشہ بندگی میں یاد میں
اخلاص میں محبت میں رہتا ہے۔

سُوْرَةُ زُلْزِلَتْ

سورۃ الزلزال وھی مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ثمان آیات

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بخشنے والا مہربان ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝

جو وقت ہلائی جاوے گی زمین بھونچال اپنے سے — اور نکال ڈالیگی زمین — بوجھ اپنے

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ

اور کہیگا آدمی — کیا ہوا اوسکو — اوسدن کہے گی زمین باتیں اپنی — بسبب اسکے

رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ لِّيُرَوْا

پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اوسکو — اوسدن پھر آوینگے لوگ — متفرق — تو کہ دکھلائے

اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ

جاویں عمل اون کے — پس جو کوئی کرے برابر چیونٹی کی — بھلائی دیکھ لیگا اوسکو — اور جو کوئی

Marfat.com

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

کرے قدر برابر ہیچ کی برائی دیکھیگا اوسکو

مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں ہیں ترین کلمے ہیں ایک سو اوپچاس حرف ہیں اس سورت میں قیامت کے احوال کا بیان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی حقیقت فرماتا ہے تاکہ سب کوئی جانیں کیا بات ہے اوس دن کی کیا حقیقت ہے اوس روز کی جو کوئی جیسا کرے گا ویسا پاویگا۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ چوتھائی رات کا گذرا تھا ایک پہر رات گئی تھی یہ سورت نازل ہوئی اوسی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن نہ ہونے دیا اوسیوقت رات کو اندرون محل سے باہر نکلے اصحابوں کو خبر دی یہ سورت پہنچائی سب کو سنائی اور فرمایا اوٹھو خدا تعالے کی پرستش کرو ایسے مت ہو غفلت نہ کرو کام کرو بندگی بجا لاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا جسوقت جنبش دیجاوے گی ہلائی جاوے گی زمین

ہلانا اوسکا سخت ہلانا اسرافیل علیہ السلام کے صور دم کرنے میں یعنی سنگا پھونکنے میں اوسکی آواز کی ہول ہیبت سے ایسی سخت جنبش ہووے گی زمین کے بیچ جو کوئی حویلی محل عمارت زمین کے اوپر باقی نہ رہے گی سب عمارتیں گر پڑیں گی ڈھے جاویں گی اور زمین کانپتے کانپتے ہلتے ہلتے ٹوٹ جاوے گی ریزہ ریزہ ہو جاوے گی پھر اونچا نیچا زمین میں کچھ نہ رہے گا تمام زمین یکساں برابر ہموار ہو جاوے گی زمین کی صورت بدل جاوے گی سخت روپے کی سی ہو جاویگی اوس صور کی آواز دوبارہ ہووے گی اور زمین کا لرزنا ہلنا بھی دوبارہ ہووے گا۔ پہلی بار کے ہلنے میں حویلیاں گر پڑیں گی شہر ویران ہو جاوینگے بستیاں اوجاڑ ہو جاوینگی آدمی ہول و ہیبت کھا کر مر جاویں گے کوئی جاندار دنیا میں جیتا نہ رہے گا سب مر جاوینگے پھر اوسوقت اللہ تعالے یہ بات فرماویگا أَيْنَ الْجَبَابِرَةُ وَأَيْنَ الْفَرَاعِنَةُ وَأَيْنَ الَّذِينَ أَكَلُوا رِزْقِي وَعَبَدُوا غَيْرِي لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ یعنی کہاں گئے وے ظالم مغرور گردن کش فرعون ہامان اتنے بادشاہ سردار جو اپنے وقتوں میں اپنے

کو بڑا سمجھتے تھے کیسے کیسے خاطر میں نہ لاتے تھے کہاں گئے اور کیا ہو گئے وے لوگ جو
رزق ہمارا کھاتے تھے اور بندگی ہمارے غیر کی کرتے تھے کہیگا ہے ملک آج کے
دن کون خداوند ہے ملک کا بادشاہوں کا بادشاہ قائم دائم کون ہے پھر اوسوقت جواب
دینے والا کوئی نہ ہوگا پاک پروردگار ہی اپنا جواب آپ دیوے گا فرماویگا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ
الْقَہَّارِ یعنے اللہ تعالے کا ہے یہ ملک بادشاہوں کا بادشاہ قائم دائم اللہ تعالے
ہی ہے وہ ایک ہے دوسرا نہ شریک اوسکے ملک میں بادشاہی میں سب طرح کر
کمال میں اور کوئی نہیں ہمارا رب غالب ہے وہ سب چیز کے اوپر سب کسی کے اوپر
اوسکے آگے کسی کا حکم چل نہیں سکتا کوئی دم مار نہیں سکتا پھر چالیس برس تک تمام عالم
نیست و نابود رہیگا نام و نشان سب چیز کا سب کہیں کا جاتا رہے گا جہان تمام
سنسان ہوجاویگا پھر چالیس برس کے پیچھے اللہ تعالے کے حکم سے حضرت اسرافیل
علیہ السلام پھر پھونکینگے صور کو عرش کے نیچے سے ہاتھ میں لیکر حکم سے دوسری
بار دم کرینگے زمین جنبش کرنے لگیگی ہلنے لگیگی آدمی حیوان جینے لگینگے اپنی جگہوں
قبروں سے اوٹھتے جاوینگے وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَہَا اور باہر نکالے گی زمین
اپنے اندر سے اپنے بھاری بوجھوں کو یعنے مردے زمین میں گڑے ہیں اول آخر کے اللہ
تعالے کے حکم سے جی اوٹھینگے اور جو کچھ زمین کے اندر ہے باہر نکلنے لگے گا وَقَالَ الْاِنْسَانُ
مَالَہَا اور اوسوقت کہیگا آدمی کیا ہوا ہے اس زمین کو جو آدمی کافر ہیں اون کو
اس حقیقت کی خبر نہیں تھی دونوں جنبشوں میں حیران ہو کر کہینگے کیا حال ہے زمین کا
پہلی جنبش میں یہ ہول و ہیبت کھا کر دیکھکر حیران ہوجاوینگے کیا ہوا کیا ہوویگا کیسا
ہوویے گا یہی کرتے رہینگے اسیطرح کہتے کہتے ہول سے مرجاوینگے اور
دوسری جنبش میں دوسرے ہلنے میں بھی جب سب قبروں سے نکلتے جاوینگے
کافر لوگ جی اوٹھکر اس حال کو دیکھکر تعجب کرینگے حیرت میں رہینگے کہینگے یہ کیا حال
ہے کیا حقیقت ہے یہ کیسی بات ہے کیا ہوا ہے زمین کو کہ سبھی کچھ اپنے اندر سے نکالے دیتی
ہے سبھی قبروں سے نکلتے جاتے ہیں اوٹھتے جاتے ہیں اور جو کوئی آدمی مومن ہیں

Marfat.com

سلمان ہیں یہ حقیقتیں دیکھکر معلوم کرینگے آگے سب باتیں قیامت کے آنے کی جو حقیقت
ظاہر ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ کے کلام سے قرآن سے حدیث سے معلوم کیا تھا
ایمان رکھتے تھے یقین کرتے تھے جو ایک بار یہ سب باتیں یہ سب خبریں جو دی گئی
ہیں ہونے والی ہیں البتہ خواہ مخواہ ہوونگی ان حالتوں کو دیکھکر کہینگی ہٰذا ما وعد
الرحمٰن وصدق المرسلون یعنے جو احوال ظاہر ہوئے ہیں قیامت کے ہونے کے
آثار ہیں قیامت کی نشانیاں ہیں اور جب قبروں سے باہر نکلینگے تمام جہاں کا اور
رنگ دیکھینگے زمین میں سے مردوں کو نکلتے دیکھینگے کہینگے یہ وہ دن ہے جو رحمٰن
نے فرمایا تھا خداوند نے وعدہ کیا تھا اس دن کے ظاہر کرنیکا اور پیغمبروں نے سچ کہا
تھا۔ قیامت کا دن ہوویگا سو وہی آج کا دن ہے یومئذٍ تحدث اخبارها
او سا ان ہیں قیامت کے دن میں جب یہ احوال یہ حقیقت ظاہر ہوونگی باتیں کرے گی
اوس دن تو کرے گی زمین قصے اپنے خدائے تعالیٰ کے حکم سے خبریں بتی کہیگی جس وقت
اللہ تعالیٰ سب بندوں سے سوال کریگا پوچھیگا دنیا میں اچھا برا کسنے کام کیا تھا بہت
آدمی برے کاموں سے منکر ہوجاوینگے کہینگے ہمنے برے کام کچھ نہیں کئے تب زمین
کو حکم ہوویگا جو کیے خبر دیوے تیرے اوپر کس کس نے کیا کیا کام کیے تھے زمین بولنے
لگیگی خبر دینے لگیگی جس کسی نے جس جس جگہہ جہاں جہاں جو جو کچھہ کام کیا تھا
سب کچھہ کہیگی ذرہ ذرہ خبر دیوے گی دنیا میں بھی زمین کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا ہے
جب آدمیوں کے گناہ بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر تب خدائے تعالیٰ کی درگاہ میں
زمین فریاد کرتی ہے روتی ہے داد چاہتی ہے کبھی زمین کو صبر کرنے کا حکم ہوتا ہے
کبھی عذاب آدمیوں کے اوپر آجاتا ہے جیسے بھونچال زلزلہ حویلیوں کا گرنا غارت
ہوجانا آسمان سے اولوں کا برسنا بجلی کا گرنا پانی کا برسنا قحط کال ہونا دشمنوں کی
فوج کا آنا لوٹ مار قتل عام بندہ بیزار آزار دینا یہ سب کچھہ دنیا میں عذاب آتے ہیں۔
گناہوں کی شامت سے اور جب دنیا میں مومن مسلمان بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر
اللہ تعالیٰ کی بندگی بہت ہوتی ہے زمین خوش ہوتی ہے دعا کرتی ہے مومنوں کے

Marfat.com

واسطے خیر و برکت آسمان سے اوترتی ہے کھیتی اچھی پیدا ہوتی ہے پانی وقت پر اچھی طرح برستا ہے ملک میں آبادی ہوتی ہے ارزانی ہوتی ہے امن چین رہتا ہے۔ اور مومن مسلمان جب مرتا ہے تو اوسکے عمل موقوف ہونے کے سبب زمین روتی ہے اور کافر بدکار مرنے سے خوش ہوتی ہے اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز پڑھیگا سجدہ کریگا چالیس دن کے آگے وہ زمین اور زمینوں کے اوپر اپنا فخر کرتی ہے اپنی بڑائی ظاہر کرتی ہے کہتی ہے میں ایسی جگہہ ہوں کہ میرے اوپر خدا تعالے کی بندگی ہووے گی سجدہ ہوویگا اور جس زمین میں مومن مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا رہتا ہے سجدہ کرتا ہے وہ مکان اُسکے مرنے کے پیچھے چالیس رات دن اوسکی جدائی میں روتا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں جو ہر صبح و ہر شام زمین کی ہر ایک جگہہ آپسمیں پوچھتی ہے ایک مکان دوسرے مکان کو پوچھتا ہے تیرے اوپر کوئی خدا کا یاد کرنیوالا گذرا ہے کسی آدمی نے تیرے اوپر قدم رکھا ہے کسی مصلی نے نماز پڑھی ہے کوئی مکان کہتا ہے نہیں گذرا نہیں پڑھا کوئی مکان کہتا ہے میرے اوپر خدائے تعالے کی یاد کرنے والے نے قدم رکھا نماز پڑھنے والے نے نماز پڑھی ہے پھر اوس مکان کی اور خالی مکانوں کے اوپر فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور حدیث میں آیا ہے جو اذان کی بانگ کی آواز کہ جو پانچوں وقت نماز میں مسلمان کہتے ہیں جہانتک پہنچتی ہے جتنی آواز دور جاتی ہے قیامت میں وہاں تک کی زمین درخت گھاس پتھر اینٹ مانی حیوان اس آدمی اذان کہنے والے کے ایمان کی گواہی اللہ تعالے کی حضور میں دیوینگے اور زمین قیامت میں سب کے کاموں کی سب طرح کی خبر دیوے گی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۵ بولے گی زمین اوسکے بولنے کا سبب یہہ ہے جو تحقیق پروردگار نے تیرے یا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم وحی کی ہے زمین کیطرف حکم کیا ہے زمین کو بولنے کا خبر دینے فرمایا ہے جتنے تیرے اوپر جو جو کچھہ کام کیے ہیں اچھے برے سب بیان کر دے کہہ دے۔ ہر ایک کا احوال ہر ایک کے کام زمین کہتی جاوے گی فلانے آدمی نے فلانے وقت فلانی جگہہ میرے اوپر نماز

پڑھی تھی جہاد کیا تھا خیرات کیا تھا فلانی جگہہ سے فلانی جگہہ تک علم سیکھنے کے واسطے راہ چلا تھا اور فلانے آدمی نے فلانی جگہہ میں زناہ کیا تھا حرام کیا تھا شراب پیا تھا قتل کیا تھا جو کچھ کیا تھا اوسیطرح آدمی کے ہاتھ پاؤں بند بند ہر کام کی گواہی دیوینگے جھوٹھ سچ ذرہ ذرہ ظاہر ہوجاسے گا یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۵ اوسدن قیامت کے دن میں ہوینگے آدمی پراگندہ گروہ گروہ ایک گروہ کافروں کا ہوگا ایک مشرکوں کا ایک گروہ منافقوں کا ایک گروہ زناہ کاروں کا اسیطرح ہر ایک طرح کے برے کام کرنے والے جھوٹے ظالم جواری شرابی چور ٹھگ سب کے سب جدے جدے گروہ ہوینگے اور مومن مسلمانوں کے بھی جدے جدے سردار ہوینگے بہت لوگ اون کے ساتھ ہوینگے ہر ایک گروہ میں مومنوں کے جھنڈے ہوینگے اور لوگ انکے جھنڈوں کے نیچے ہوینگے پھر اپنی اپنی قبروں سے اوٹھکر ادھر اودھر پھرینگے حساب گاہ میں جاوینگے پھر ایک جگہہ سے حساب کی چھوٹ کر اور جگہہ میں پھسینگے ہر ایک جگہہ ایک جدا حساب کتاب سوال و جواب ہویگا کہیں سے کہیں پریشانی ہووے گی اسطرف سے اسطرف اودھر سے اودھر یعنے عرش کا دہنی طرف جاوینگے یعنے بائیں طرف پھر حساب کتاب سے چھوٹ کر بہشتی بہشت کو پھرینگے خوشحال خوش وقت روشن اوجالے منہ عزت و حرمت کے ساتھ اور دوزخی دوزخ کو پھرینگے غمگین پریشان کالے منہ ذلت لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۵ تو دکھاسے جاویں اون سب کو عمل اون کے ہر ایک گروہ کو ہر ایک آدمی کو جزا و سزا اونکے عملوں کی دکھائے جاوے جیسا کام جس کسی نے دنیا میں کیا تھا ویساہی دیکھے گا اچھے کام کرنے والی اچھی خوبیاں نعمتیں باغ و بہار تماشے خوشی آرام دیکھینگے برے کام کرنے والے بری صورتیں خواریاں حسرتیں پریشانیاں اور دکھ مار پیٹ طوق و زنجیر اپنے اوپر پاوینگے دیکھینگے ذرہ ذرہ اچھے برے کاموں کی جزا و سزا چھوٹنے کی نہیں فَمَنْ يَّعْمَلْ پھر جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرے کے وزن کے برابر سرسوں کے دانے کے برابر چھوٹی چیونٹی کے برابر خَيْرًا يَّرَهٗ ۵ اچھا کام اوسکی جزا اوسکا اچھا بدلہ دیکھیگا

[illegible]

دیکھے گا پاویگا وَمَنْ یَّعْمَلْ اور جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
ذرے کے وزن کے برابر چھوٹی چیونٹی کے برابر شَرًّا یَّرَهٗ برا کام برا عمل اوسکی بری ع
جزا برا بدلا دیکھے گا تھوڑی بات بھی بھلی بری چھوٹے کی نہیں جیسے کو
تیسا آگے آویگا جو کوئی دنیا میں ایمان لایا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کا حکم مانا آخرت کو برحق جانا اچھے کام کیے روزے نماز حج و زکوٰۃ خیر و خیرات
اور خدائے تعالے کی یاد میں رہا دوستی و محبت اللہ و رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم) کی اپنے دل میں رکھی حکم کا خلاف نہ کیا بے فرمانی نہ کی جو کچھ بھول
چوک سے کچھ خطا گناہ ہوگیا توبہ کی بخشش چاہی ہر طرح دین
کی راہ قائم رہا محکم رہا۔ آخر کو ہر طرح اوسکا بھلا ہوگا اور مومن مسلمان
سے جو تقصیر گناہ دنیا میں ہوجاتے ہیں بعضے گناہ ایسے ہیں کہ جو اون گناہوں
کی سزا دنیا ہی میں مومن کے اوپر ہوجاتی ہے بدن کی بیماری رنج و بیماری دکھ
مال کا نقصان اولاد کا مرجانا فقر و فاقہ پریشانی غم و غصہ ایسی ایسی طرح کے
عذاب دنیا میں دیکھ لیتا ہے پاک صاف ہوکر مرتا ہے پھر قیامت میں اوسکے
اوپر کچھ محنت نہیں آتی بہشت کی راہ آسان ہوجاتی ہے اور بعضے گناہ ایسے
ہوتے ہیں جو دنیا کا عذاب اون گناہوں کی شامت دور کرنے کے واسطے
کفایت نہیں کرتا پھر وے گناہ قبر کے عذاب سے دور ہوجاتے ہیں پھر بعضے گناہ
ایسے ہوتے ہیں جو قبر کے عذاب سے بھی دور نہیں ہوتے قیامت کے ہول و
ہیبت حساب و کتاب رنج کھینچے بھوک پیاس سختیاں اوٹھانے سے دور ہوتے
ہیں اور بعضے گناہ بعضے مسلمان کے ایسے ہوتے ہیں کہ جو بغیر دوزخ میں پڑے
ہوئے اون گناہوں کی شامت نہیں جاتی ایک ساعت سے لیکر پچاس ہزار
برس تک بعضے بعضے مسلمان اپنی اپنی تقصیروں کے سبب دوزخ میں
رہینگے جنکے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان ہووے گا آخر کو دوزخ سے نکل کر
بہشت میں داخل ہو ویگا ہر ایک اچھے برے کام کی حقیقت اور خیر اوس پاک

Marfat.com

پروردگار کو معلوم ہے ہر ایک کو ہر ایک عمل کی جزا و سزا ثواب و عذاب جسقدر
عدالت کی رو سے درکار ہے پہنچا وے گا اور فضل و کرم کی بات جدی ہے۔
تھوڑے سے اچھے کام کے بدلے بہت کچھ بخشے بے حساب بخشے وہ خاوند ہے مختار
ہے اور جو کوئی کافر رہا مشرک رہا۔ ایمان نہ لایا خدا تعالےٰ کی بندگی نہ کی روزہ
نماز کی قدر نہ جانی خیر خیرات نہ کی آخرت کو بھولا رہا اللہ و رسول صلے اللہ علیہ
علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کو اپنے دل سے بھلا دیا دنیا کا بندہ ہو رہا دنیا ہی کی محبت میں
رہا دنیا ہی کے لوگوں سے اخلاص رہا دنیا ہی کے کام کرتا رہا اور آخرت کے بھلے
کے کچھ کام نہ کیے ایسے بدبخت کا ہر طرح سے برا ہو وے گا اور ایسے لوگ بے
ایمان بے دینوں سے کچھ خیر خیرات ہو جاتی ہے کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہیں
احسان کرتے ہیں کچھ چیز دیتے ہیں لیتے ہیں کوئی ذرہ بھی کام خیر کا اون سے
ہو جاتا ہے تو اون کے ایسے عملوں کو بھی پاک پروردگار ضائع نہیں کرتا ہے ایسے
کاموں کی جزا خیر و خوبی دنیا ہی میں وے پا لیتے ہیں دیکھ لیتے ہیں مال کی دولت
کی زیادتی سونا روپا اولاد مراد کھانا پینا مزے آرام سب کچھ فائدے اون کے
دنیا میں تمام ہو سکتے ہیں پھر مرنے کے پیچھے سب خیر و خوبیوں سے خالی ہاتھ جاتے
ہیں آخر کو بے ایمانی کے سبب دوزخ میں پڑتے ہیں۔ اس بات سے جاننا چاہیے
بوجھنا چاہیے کہ ایمان کے برابر کوئی نعمت نہیں اور بے ایمانی کفر کے برابر کوئی بدبختی
نہیں اچھے کام اچھی خصلتیں اچھی راہ سب طرح کی بھلائی کی بات
خیر و خوبی ایمان اور مسلمانی کے طریق میں اللہ تعالےٰ نے رکھا ہے اور برے کام اور
بری خصلتیں بری راہ سب طرح کی برائی کی بات خرابی کفر کا فری میں شرک میں
نفاق میں رکھا ہے آخر کو برے کو برا بھلے کا بھلا ہووےگا۔ سمجھنے والوں کو قرآن
مجید میں سے یہ ایک سورت بھی کفایت کرتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک
آدمی نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کی مبارک زبان سے یہ
آیت سنی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ اوسنے سنکر کہا

Marfat.com

بیجھے حسبی لا ابالی ان لا اسمع غیرہا یعنے بس ہے مجھکو نصیحت کے واسطے اور سضایقہ نہیں جو کوئی اور آیت قرآن کی سوائے اس آیت کے نہ سنوں اسی آیت میں تمام نصیحت کے سمجھنے کی بات ہے۔ تفسیر میں اس سورت کے لکھا ہے کہ ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مجھکو قرآن سکھلاؤ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی سوچکر یہ بات حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اوسکو قرآن سکھلاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکو اذا زلزلت الارض سکھلایا پڑھا دیا اوسنے کہا کفایت ہے مجھکو بس ہے مجھکو میںنے قرآن سیکھ لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اور بھی اوسکو سکھاویں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا دعہ فقد فقہ الرجل یعنے چھوڑ دو بس کرو تحقیق یہ مرد دین کا عالم ہوگیا دانا ہوگیا جو اصل بات تھی اوس شخص نے بوجھ لی یہی بات کفایت کرتی ہے۔ اسی سبب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس سورت کی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ آخر تک محکم آیت ہے محکم بات ہے اس حکم میں اسبات میں دوسری بات نہیں ذرہ ذرہ جیسا کوئی کریگا ویسا ہی دیکھے گا پاوے گا۔ اب مومن کو چاہیے کہ جو کچھ خیر کا کام خیر خیرات ہو سکے . . . . تھوڑی بہت کرلیوے وقت کو غنیمت جانے تھوڑے کو بہت ہی تھوڑا نہ جانے خیر کا ایک ذرہ بھی کام آویگا اور گناہ کو بھی کیسا ہی چھوٹا ہووے چھوٹا نہ جانے بدکام کا ایک ذرہ بھی بدہے براہے نقصان کریگا

*کہ حضرت میں آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نظم

کیا دنیا میں اٹک رہے ہو رکھتے ہو کیا خیال
ٹال مٹال میں کیا رہتے ہو اپنا کرو حساب
بری راہ میں کیوں بھٹکے ہو چھوڑو تم سب خیال

آخر کی کچھ خبر نہیں کیا ہیو وے گی دال
کرلو کام شتابی اچھے کرتے ہو کیا خواب
اچھی راہ کو ڈھونڈہ کر رکھو پانوں سنبھال

Marfat.com

کیا بھولے دنیا کے پیچھے کب آویگا ہاتھ
غفلت میں ان کھو دیتے ہو لیتے درد اور دکھ
برے کام کرتے ہو بہت بھلے کام میں کم
اپنے کر لو کام سنورتے جاتے ہیں دن رات

مال ملک سب چھوٹا جاتو کچھ نہیں جانیگا ساتھ
بنا بندگی اوس صاحب کے کہاں پاوگے سکھ
بری بات اور برے کام میں بہت بھرو ہو غم
بھلا برا آویگا سب آگے یہی بات ہے بات

سورۃ والعدیت

سورۃ العدیت مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ | احدی عشرۃ آیۃ

وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا ۝
قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں ہانپ کر — پھر آگ سلگانے جھاڑ کر — پھر دھاڑ دیتے صبح کو

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ
پھر اٹھاتے اس میں گرد — پھر بیٹھ جاتے اس وقت فوج میں — بیشک آدمی اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ
ناشکرا ہے — اور وہ اس کام سامنے دیکھتا ہے — اور آدمی — محبت پر مال کی

لَشَدِیْدٌ ۝ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِی الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ
بہت سخت ہے — کیا نہیں جانتے وہ وقت کہ کریدے جاویں جو قبروں میں ہیں — اور تحقیق ہووے

مَا فِی الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝
جو جیوں میں ہے — بیشک ان کے رب کو انکے اس دن کی خبر ہے

سورہ عادیات مکی ہے اسمیں گیارہ آیتیں ہیں چالیس کلمے ہیں ایک سو تریسٹھ حرف
ہیں خبر میں آیا ہے تفسیروں میں لکھا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم نے منذر عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو ایک فوج اپنے اصحابوں کے ساتھ
دیکر بنی کنانہ کے گروہ کے اوپر انہیں بھیجا وے لوگ کافر تھے پھر منذر کو اور سب

Marfat.com

یاروں کو فرمایا تم فلانے دن صبح کے وقت اوس گروہ کی طرف پہنچکر اون کو غارت کرو اور فلانے دن پھر کر میرے پاس پہنچو وے سب اصحاب جس دن فرمایا تھا اوسی دن وہاں پہنچے خدائے تعالے کی مدد اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے اوس گروہ کو غارت کرکے پھرے۔ پھر آنے کے وقت اون کی راہ میں ایک بڑی ندی اون کو ملی اوس ندی میں بہت پانی تھا اس سبب سے فوج کے پار اوترنے میں اور اون کو مدینے میں پہونچنے میں ڈھیل ہوئی دیر بڑی منافقوں نے بے ایمانوں نے اپنی زبانیں کھولیں طعنے مارنے کنایے کرنے لگے آپسمیں کہنے لگے۔ وے لوگ جو غائب ہوئے کسی جنگل بیابان میں مارے گئے کوئی ایک بھی اون سے نہ بچا جو خبر پہونچادے کیا ہوئے کہاں گئے کیا حال ہوا اون کا یہ باتیں منافقوں کی مومنوں کو پہونچیں مومن بہت غمگین ہوئے حق تعالے نے مومنوں مسلمانوں کے دل خوش کرنے کے واسطے یہ سورت بھیجی اوس سپاہ کی غازیوں کی فوج کی تعریف کی اون کے گھوڑوں کی قسم کھائی اونکا دشمنوں میں بیٹھنا غارت کرنا فتح پانا بیان کیا اس بیان میں اون کی خبر فرمائی اپنے حبیب کا دوست کا دل اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا دل خوش کردیا اور فائدے اور کے اندر بیان کیے منافقوں کو شرمندہ کیا۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًاۙ سوگند ہے قسم ہے غازیوں کے گھوڑوں کی تیز دوڑانے والے کافروں کے اوپر دوڑاتے ہیں دم مارتے ہیں فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًاۙ پھر سوگند ہے اون گھوڑوں کی جو آگ نکالنے والے ہیں پتھروں سے اپنے سموں کی نعلوں سے بہت آگ نکالتے ہیں سخت دوڑتے ہیں۔ دشمنوں کے اوپر غازی گھوڑے دوڑاتے ہیں اون گھوڑوں کے سموں کے نعل پتھروں سے لگتے ہی آگ نکلتی ہے فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًاۙ پھر قسم ہے اون گھوڑوں کے غازیوں کی جو غارت کرنے والے ہیں کافروں کے غارت کرنے کے واسطے پہنچتے ہیں صبح کے وقت یہ قسم ہے اون غازیوں کی غارت کرنے والوں کی جنہوں نے اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کا فرقہ کے تئیں ایک صبح میں مار ڈالا غارت کیا۔ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًاۙ پھر قسم ہے اون گھوڑوں کی

Marfat.com

جنہوں نے دوڑنے میں صبح کے وقت اوٹھایا بلند کیا گرد وغبار اون کافروں کی زمینوں میں سخت زمینوں میں یعنی پتھر کی زمینوں میں اون کے پانوؤں کے نعلوں سے آگ اوٹھتی ہے اور نرم زمینوں میں گرد اوٹھتی ہے غبار رہتا ہے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ پھر قسم ہے اون گھوڑوں کی اور اون سواروں کی وے مسلمان جو خدا کے حکم سے لڑنے والے دین کے واسطے اوس صبح کے وقت ایک بھاری فوج بیچ دین کے دشمنوں کے درمیان جا بیٹھے اون کو لوٹا مارا غارت کیا جو کام کرنا تھا سو کر لیا فتح پائی وے مومن غازی صحیح سلامت ہیں دین کے کام میں ہیں اللہ تعالےٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جہاد کے گھوڑوں کی قسم کھا کر بڑائی بخشی اسمیں اشارت ہے کہ غازیوں کے گھوڑوں کی یہ بزرگی بڑائی ہے وے لوگ جو اللہ کی رضامندی میں کافروں سے لڑتے ہیں مارتے ہیں اونکی بزرگی بڑائی کی کیا بات ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے غازیوں کے گھوڑے اور دوزخ کی آگ ایک جگہہ نہیں ہونے کی اور فرمایا ہے کہ قیامت میں عملوں کے تولنے کی ترازو میں غازیوں کے گھوڑوں کی لید پیشاب بھی تولنے میں آویگا نیکی کے پلے میں رکھا جاویگا غازیوں کے اوپر جو کچھ فضل وکرم ہوویگا اوسکا کوئی کیا بیان کرسکتا ہے یہ بڑائیاں ہیں اون مومنوں کے واسطے جو پاک پروردگار کی بندگی میں قائم رہیں حکم کے تابع ہیں ایمان اور مسلمانی کا شکر کرتے ہیں رضامندی ڈھونڈھتے ہیں اور وے لوگ جو بے فرمان ہیں ناشکر ہیں اونکی بات حق سبحانہ تعالےٰ فرماتا ہے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ تحقیق آدمی اپنے پروردگار کا ناشکر ہے شکرگذاری نہیں کرتا اپنی نادانی بیوقوفی سے ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے روزی دینے والے کی ناشکری کرتا ہے اللہ تعالےٰ کا احسان نہیں مانتا حق تعالےٰ کی نعمتوں کو بھلا دیتا ہے تکلیف وتصدیع کو یاد نہیں رکھتا دین وایمان کی قدر نہیں بوجھتا۔ آدمی منافق نہیں جانتا کہ اللہ تعالےٰ نے کیسی کیسی نعمتیں ظاہر وباطن کی ہر ایک آدمی کو بخشیں پھر اون آدمیوں

Marfat.com

کی ہدایت کرنے کے واسطے اپنے حبیب کو پیغمبر کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بھیجا اور سیدھی راہ نیک راہ بتانے کے واسطے اپنا کلام قرآن مجید بھیجا
قرآن کے سبب سب طرح کی خبریں جو معلوم نہ تھیں جانیں خیر و خوبی کی راہ پہچانی
ایسی بڑی نعمت میں ایمان نہ لا کر شکر اس احسان کا نہ کر کر اولٹا خلاف کی
راہ چلتا ہے اولٹی باتیں کرتا ہے جیسے عبد اللہ بن اُبیّ منافق دین ایمان
کی اچھی باتیں نہ سنکر بُری باتوں میں رہتا ہے بُری باتیں کرتا ہے مسلمانوں
کی بد خبریں ڈھونڈھتا ہے۔ بُری خبریں کہتا ہے۔ نیکی کی راہ چھوڑ کر بد راہ
میں چلتا ہے۔ کنود کے کئی معنے ہیں ایک یہ کہ جو ناشکر ہووے حقتعالےٰ کی
نعمتوں کا شکر نہ کرے وہ کنود ہے اور یہ جو بخیل ہووے اور یہ جو حقتعالےٰ کے احسانوں کو
خوبیوں کو بھلا دیوے اور یہ کہ جو کچھہ آزار تصدیع ہووے تو اوسکا گلہ کرے
شکوہ کرے اور یہ جو آپ ہی آپ اکیلا کھاوے پیوے پھرے اور اپنی لونڈی غلام
کو بھوکھا رکھے ننگا رکھے اپنے عیال کو بھوکھا مارے تصدیع میں رکھے اپنے لوگ
لوازم کی خبر نہ لیوے رعایت نہ کرے اور یہ سب باتیں بے ایمانی کے سبب پیدا
ہوتی ہیں۔ اون منافقوں میں یہ سب بُری خصلتیں ہیں اور وے اُن بری خصلتوں
سے خوش ہیں اسلیئے یہ منافق کنود ہیں وَاِنَّهٗ عَلٰی ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ اور تحقیق اللہ
تعالےٰ اس بے ایمانی ناشکری بدراہی بدگوئی کے اوپر گواہ ہے شاہد ہے
بیخبر نہیں ایسے ناشکرے آدمی کے ساتھ جو کرنا چاہیئے سو کرے گا۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ
الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ اور تحقیق آدمی بے خبر ہے مال کی دوستی میں سخت ہے مال
کی بڑی محبت رکھتا ہے مسلمانی کی دوستی محبت نہیں رکھتا آخرت کا اپنا بھلا
نہیں چاہتا اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ کیا پھر نہیں جانتا آدمی نہیں
سمجھتا نہیں بوجھتا جب ظاہر ہوویگا اوٹھایا جاویگا باہر آویگا جو کچھہ قبروں
کے اندر ہے سب مُردے جینے لگینگے گوروں سے اوٹھنے لگینگے حشر قایم ہوویگا
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اور پیدا کیا ظاہر کیا جاویگا جو کچھہ سینوں میں ہے اور

Marfat.com

دلوں میں چھپ رہا ہے اچھی نیتیں بری نیتیں ایمان بے ایمانی توحید شرک اخلاص نفاق ہر ایک کی نیت موافق جزا ملیگا ہر ایک کام ہر ایک بات کا بدلا ہے۔ جب یاد دے گا تب جانے گا آدمی اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ تحقیق پروردگار پیدا کرنے والا اونکا اون کے سب طرح کے حال کا ظاہر و باطن کی حقیقت کا اوس دن دانا ہے خبردار ہے سب چیز جو کچھ آدمیوں نے کیے تھے ظاہر کر کر چھپ کر اپنے دل میں بھلا چاہنا برا چاہنا مومنوں مسلمانوں کا رکھا تھا سب کاموں کی سب طرح کی باتوں کی خبر دینے والا ہے جیسے کو تیسا بدلا ہر کسیکو کیا لائق ہے اوسکی سزا جزا دینے کا خبردار ہے جاننے والا ہے جو کوئی جیسا کرے گا وہ خداوند ویسا ہی جزا ویسا ہی بدلا دیوے گا وہ پروردگار سب بات کی اور سب طرح کی جزاؤں کا اوپر قادر ہے

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُوْنُ

کھڑکنے والی ہے کیا ہے کھڑکنے والی اور کس چیز نے معلوم کرایا ایسے تجھکو کیا ہے کھڑکنے والی جس دن ہو جاوینگے

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

آدمی مانند پتنگوں کے پراگندہ کے اور ہو جاوینگے پہاڑ مانند پشم

الْمَنْفُوْشِ ۝ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ

دھنی ہوئی کے پس اسپر جو کوئی بھاری ہو تول اوسکی پس وہ بیچ زندگانی

رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ

خوش کے ہے اور اسپر جو کوئی کہ ہلکے ہو تول اوسکی پس ماں اوسکی ہاویہ ہے اور کیا

اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

جانے تو کیا ہے وہ ہاویہ آگ ہے جلتی ہوئی

Marfat.com

سورۃ قارعہ مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں چھتیس کلمے اور ایکسو باون حرف ہیں قیامت کی حقیقت کا اور عملوں کے تولنے کا بیان ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْقَارِعَةُ ۝ قیامت کا دن کوٹنے والا ٹھوکنے والا ہے قیامت کے دن کے بہت نام ہیں ایک نام قارعہ بھی ہے۔ قارعہ کے معنے کوٹنے والی ٹھوکنے والی مَا الْقَارِعَةُ کیا بھاری ہے دن کوٹنے والا۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ کسنے خبر دی ہے تجھکو اے سننے والے کسنے بتایا تجھے کیا جانتا ہے تو کیا بڑا دن ہے کیا مشکل کا دن ہے سخت چوٹیں مارنے والا دلوں کے اوپر ہول کی ہیبت کی چوٹیں غم کے غصے کے پتھروں سے یَوْمَ یَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝ وہ دن ایسا مشکل بھاری دن ہے کہ ہونگے آدمی اوسدن میں اوسدن کی سختی سے پتنگوں کیطرح بکھرے ہوئے کھنڈے ہوئے باہم درہم نہایت بڑے بڑے گردنکش مغرور فرعون جو دنیا میں آپ کو بہت بڑا اونچا سمجھتے تھے تکبر سے زمین میں پاؤں نہ رکھتے تھے اوسوقت سخت عاجز وناتواں ضعیف ودرماندے ہوکر ہر کوئی حیران وپریشان ادھر سے اودھر اودھر ادھر خوار وخراب پھرینگے حیرت میں پڑینگے کہاں سے کہاں جاوینگے وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝ اور ہوجاوینگے پہاڑ اوسدن کی سختی سے قیامت کے ہول سے ہیبت سے جیسے پشم اون بھیڑوں کی دُنبوں کی دُھنی ہوئی دُنبوں کی پشم جو کمان سے دُھنکے دُھنکنے سے بہت نرم ہوجاتی ہے پھر دھنکنے میں بہت شتاب اوڑجاتی ہے سُست ہوجاتی ہے۔ جب روئی کی مثال بڑے بڑے پہاڑ ذرہ ذرہ ریزہ ہوکر اوڑجاوینگے تب آدمیوں کی کیا بات ہے بڑے بڑے زبردست زورآور مالدار بڑی شان والے آدمی کمزور فقیر محتاج خاک کے برابر ہوجاوینگے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝ پھر جو کوئی بھاری ہووے گی ترازو اوسکی پھر وہ اچھی زندگانی میں اچھی گذران میں رہیگا اوسدن قیامت کے دن میں جب ہر کسیکے عمل تلنے لگینگے بھلا برا جدا ہونے لگیگا جس آدمی کا وزن اچھے عملوں کا بھاری ہوویگا نیک عمل کا پلہ ترازو کا

Marfat.com

کا زیادہ ہوویگا بُرے کاموں سے اچھے کام بڑھ جاوینگے وہ آدمی اچھی زندگانی ہوگا
اچھا تو سب جینا اوسکا ہوگا رات کا آرام کا خوشی کا جینا بہشت میں جس جینے کسی
طرح کے غم غصے کی راہ نہ پاویگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ اور
جو کوئی سبک ہووینگے اعمال اوسکے پھر رہنے کی جگہہ اوسکی دوزخ ہوگی اوس دن
میں عمل تولنے کے وقت جس آدمی کا ہلکا ہوویگا وزن یعنے اچھے عمل کا پلہ سبک
ہوویگا برے کاموں کا پلہ ترازو کا بھاری ہوجاویگا اچھے کاموں سے بُرے کام
بڑھ جاوینگے ایسے آدمی کا ٹھکانا رہنے کی جگہہ ہاویہ ہوویگا ہاویہ گڑھے کو کہتے ہیں
اور ہاویہ ایک دوزخ کا نام ہے سب دوزخوں سے نیچے وَمَا اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ؕ نَارٌ
حَامِيَةٌ ؕ تُو کیا جانتا ہے کیا ہے وہ دوزخ ایک آگ جلتی ہوئی کسنے خبر دی ہے
تجھکو اے خبر پوچھنے والے کسنے بتایا ہے تجھکو اے سننے والے کیا پوچھتا ہے
تو کیا بری بلا ہے وہ ہاویہ کیسے سخت عذاب کا گھر ہے وہ بڑی آگ ہے بے نہایت
مرتبے میں جلنے کے جلانے کے پیچھے لگ رہی ہے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم
سے مومنوں مسلمانوں کو ایسی بلا میں نہ ڈالے اپنی رحمت میں جگہہ بخشے اپنے رحم کی پناہ
میں رکھے آمین آمین آمین ع

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ
شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ ثُمَّ
غافل کیا تمکو جینے کی بہتاوئی نے یہانتک کہ ملو تم قبروں سے ہرگز نہ یوں البتہ جانوگے پھر

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ لَتَرَوُنَّ
ہرگز نہ یوں شتاب جانوگے ہرگز یوں کاشکے جانو تم جاننا یقین کا البتہ دیکھو

Marfat.com

الْجَحِيمَ ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ○ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ

کے تم دوزخ پھر البتہ دیکھو گے تم اوسکو دیکھنا یقینی پھر البتہ پوچھے جاؤ گے

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ○

اوسدن نعمتوں سے

سورۃ التکاثر مکی ہے اسمیں آٹھ آئتیں اٹھائیس کلمے ایک سو بیس حرف ہیں اس سورت میں بڑی نصیحت ہے عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھتا ہے عقلمند ہے بیچ بات بوجھ سکتا ہے اور خاص اون لوگوں کو نصیحت ہے جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے اوپر ایمان نہیں رکھتے دنیا ہی میں گر رہے ہیں پھنس رہے ہیں دنیا ہی کے بندے ہو رہے ہیں اور مومن مسلمان دنیا داروں کو بھی نصیحت ہے جو دنیا میں بہت مشغول ہو رہے ہیں چاہیئے کہ آخرت کو نہ بھولیں اور بیان ہے کہ دوزخ کے تئیں دیکھنا ہووے گا اور قیامت میں نعمتوں سے ہر کوئی سوال کیا جاویگا اسبات کو سمجھیں بوجھیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ مشغول کر رکھا ہے تم کو بہتایت نے یہ بات دنیا کے لوگوں کیطرف خطاب ہے وے آدمی جو دنیا میں گر کر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں۔ خدائے تعالے فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ یعنے پھیر رکھا ہے تمہارے تئیں خدائے تعالے کی بندگی سے خدا کی یاد سے اور اوسکی محبت سے دنیا کی بہتایت نے دنیا کی تمہاری بہت محبت نے دنیا کی زیادہ لالچ حرص نے بھلا رکھا ہے تمہارے تئیں اس جہان کی خوبیوں سے آخرت کی نعمتوں سے دنیا کے بہت کاروبار نے دنیا میں بہت مشغول کر رکھا اور نہیں آنے دیتا تمکو ہمیشہ آرام آخرت دنیا کا مال اولاد دنیا کے اسباب کی بہتایت کا چاہنا تمہارے آپس میں ہر کوئی چاہتا ہے۔ میں ہی بڑا ہو جاؤں مال میں دولت میں اولاد میں سب چیزمیں دنیا کے اوروں سے ایک دوسرے کے اوپر مال و متاع کی زیادتی میں فخر کرتا ہے بڑائی کرتا ہے ساری

Marfat.com

عمر ایسی ہی باتوں میں انہیں کا دل میں رہتے ہو حتےٰ زرتم المقابرۃ یہانتک آئے تم زیارتگاہ
میں گورخانے میں پہنچے دنیا ونیا کرتے رہتے مرگئے اور دنیا کے مال کو اسباب کو چھوڑ
گئے کلا ایسا نہ چاہیئے عقلمند کو جو دنیا ہی کو بڑا جانے دنیا ہی کے مال کی بہتایت
میں اپنی بڑائی ڈھونڈے یہ اچھی بات نہیں ابھی سمجھ نہیں لوگ لشکر اور مال اولاد
گھوڑے ہاتھی کیسے ہی کسی کے پاس بہتایت سے ہوویں اوس بہتایت سے اللہ
تعالے کے پاس کچھ فضیلت نہیں ملتی بڑائی نہیں ہاتھ آتی جس بات سے جس کام
سے بندہ اوس پاک خاوند کے حضور میں بڑائی پیدا کرتا ہے اوسکے دربار میں اوسکی درگاہ
میں بڑا بزرگ ہو جاتا ہے بندگی ہے تقوےٰ ہے اور برے کام بری بات سے
پرہیزگاری ہے ہمیشہ کی دولت اسباب میں حاصل ہوتی ہے لائق نہیں ہے کسی
سمجھ والے کو جو ہمیشہ دنیا کے پیچھے پڑکر آخرت کو فراموش کرے بھول رہے
اس فانی بے وفا شتاب باقی رہنے والی دنیا میں گرکر ہمیشہ کی دولت کو ہمیشہ کی
باقی رہنے والی خوبیوں نعمتوں کو کھو دیوے ایسی بڑی نعمت کو ہاتھ سے ڈالکر خالی
ہاتھ چلا جاوے سوف تعلمون ۵ شتاب ہی جانوگے کیسی غلطی میں پڑے تھے
اب تو غفلت کی نیند میں سوتے ہو اپنے بھلے برے کی بات کو نہیں سمجھتے کچھ نہیں
بوجھتے آخر کو مرنے کے وقت جانوگے جو اس دنیا کے مال کے ملک کے اسباب
کی زیادتی کا چاہنا کیا ہے حاصل بات تھی کیا ہے فائدہ کا کام تھا پھر قبر میں معلوم کرو
گے جو دنیا کی زیادتی چاہکر دنیا کا مال لیکر دنیا کی دوستی ہمیشہ دل میں رکھکر کیسی
خواری میں عذاب میں تنگی میں تاریکی میں غم میں حسرت میں پریشانی میں پڑے
کیسا آرام کیسی عزت کسطرح کی دولت کیسی خوشی خرمی اون کے ہاتھ سے سب جاتی
رہی دنیا کے مال اولاد زمین باغ باڑی کچھ کام نہ آئے سب یار دوست گور کے باہر
ہی دور ہوکے رہ گئے پیچھے ساتھی ہاتھی گھوڑے تخت چھتر کوئی چیز دنیا کے گور کے
اندر نہ آئی دنیا کی چیزنے کچھ فائدہ نہ پہنچایا دنیا کے آرام سب بے آرام ہوگئے سبطرح
کی خوشیاں ناخوشیاں پریشانیاں ہوگئیں ثم کلا سوف تعلمون ۵

Marfat.com

پھر اونکے پیچھے مفسر تحقیق شتابی ہی جانوگے تم قیامت کے دن میں جسوقت تمہارے
عملوں کا حساب ہوویگا سوال ہووے گا پوچھے جاؤگے کیا کام تم نے کیئے تھے۔ بھلے
برے عمل کی حقیقت ظاہر ہونے لگے گی ترازو عملوں کے تولنے کی قائم ہووے گی
دنیا کے بندوں کی خواری بدبختی سختی عذاب کی اونکے اوپر پڑے گی جن لوگوں نے
خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) سے کچھ کام نہ رکھا تھا اون کے بھی
کوئی کام نہ آوے گا اور جو خدائے تعالے کی یاد و بندگی آخرت کے کام بھول گئے
تھے اوسدن وے بھی خدا کی رحمت سے دور جا پڑینگے خیر و خوبی خوشی و خرمی سے کھلا
جاوینگے غم و غصہ درد دکھ ملنے لگے گا اوسوقت میں جانوگے کیسی بلا دنیا سے اپنے
اوپر لگا لائے کیسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا کچھ پرواہ نہ کی اور بادشاہی ہمیشہ کی مفت
ہاتھ آتی تھی خاک میں چولھے میں کیچڑ میں ڈالدی اسدم معلوم کرنے کے کیا لیا کیا
نہ لیا کیا کیا نہ کیا تب سر اپنا ٹپکینگے سر پر اپنے خاک ڈالینگے کوئی فریاد اون کی
نہ سنیگا اون کے حال کو نہ پوچھیگا۔ تم کون ہو کہاں کے سوا اور رونا پیٹنا اونکا فائدہ
نہ کریگا۔ وہ مال جس مال کی محبت میں خدائے تعالے کی محبت چھوڑ دی تھی خدا کا حکم نہ
مانا تھا۔ زکوۃ اوس مال کی نہ دی تھی وہ مال آگ کا بڑا سانپ زہریلا ہوا ہوکر گلے میں
لپٹ کر بڑے غصے سے کاٹتا رہے گا تب جانینگے اس دنیا کے جینے کی قدر خدا تعالے
کی بندگی کی قدر خدائے تعالے کی یاد کی محبت کی قدر کلّا نہ چاہیئے ایسا کسی مومن
مسلمان کو جو خدا کی محبت بندگی چھوڑ کر دین کی راہ بھولے مسلمانی کا علم اپنے آخرت
کے بھلے کا علم اور عمل نہ سیکھ کر دنیا کی مال کی زیادتی میں رہے مال و متاع کی
بہتایت میں اپنا فخر بڑائی کیا کرے لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ جو جانو تم علم یقین کا
کہ یہ سمجھیں ہاں تمہاری کیسی بری سمجھیں ہیں اسطرح کے رہنے میں کیا برا ہووے گا مرنے
کے پیچھے کیسی خواری آگے آوے گی ہرگز ایسی سمجھیں نہ سمجھو ایسا کام نہ کرو دنیا کے
مال و متاع میں فخر کرنے کو بڑائی کرنے کو برا جانو دین کے علم حاصل کرنے کی قدر جانو
اللہ و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم کے موافق عمل کرنے کو بڑا جانو اپنا

Marfat.com

میں مسلمانی میں اپنی بڑائی بوجھو مسلمانوں کے کاموں کو بھلاجانو اللہ تعالےٰ کی یاد میں بندگی میں مشغول رہو لترون الجحیم لا البتہ البتہ دیکھوگے تم دوزخ کو مرتے وقت اور قبر میں پھر حشر کے میدان میں دور سے جسوقت دوزخ کو فرشتے کھینچ لاوینگے ثم لترونہا عین الیقین ۵ پھر البتہ البتہ دیکھوگے ۔ تم دوزخ کو یقین کی آنکھوں سے جو شک و شبہ نہ رہیگا تمکو اس دیکھنے میں اے دنیا کے بڑا جاننے والو جسوقت دوزخ کے اندر داخل کیئے جاؤگے ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم ۵ پھر البتہ البتہ پوچھے جاؤگے تم تب سوال ہووے گا تم سے اوس دن میں اون نعمتوں کا اول

ع

حساب کے وقت جو ہزاروں نعمتیں عام و خاص سب بندوں کو ہر ایک آدمی کو بخشی ہیں اون کا سوال ہوویگا کہ تم نے ہماری ان نعمتوں کا احسان مانا تھا شکر بجا لایا تھا یا کافر ہے تھے نعمتوں کا کفران کیا تھا یہ سب نعمتیں لیکر دنیا میں کیا کام کیا تھا۔ اچھے یا بُرے اون چیزوں کو کون کاموں میں لگایا یہ نعمتیں کہاں خرچ کیں حکم میں یا بے حکمی میں اس آیت میں سب بندوں کو نعمتوں کے شکر کرنے کی طرف اشارت ہے یہ ہزاروں نعمتیں اللہ تعالےٰ کے بندوں میں موجود ہیں اور بہت آدمی اون نعمتوں کی کچھ قدر نہیں بوجھتے اور بہت نعمتیں ایسی ہیں جو بہت بڑی نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر میں اون نعمتوں کو نہیں لاتا جب اون میں سے کوئی نعمت کم ہو جاتی ہے تب جانتا ہے کہ کیا خوب چیز تھی کیا بڑی نعمت تھی اور آخرت میں ہر ایک نعمت کا سوال ہوویگا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال ہوویگا صحت سلامتی ہے بدن کی ہاتھ پاؤں کی اور امن چین ہے حضرت رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم نے فرمایا ہے بیان اس حدیث کا یہ ہے کہ جو کوئی صبح کو ایسے حال میں اوٹھا کہ جو جان اوسکی قید سے محنت سے مارے جانے سے امان میں ہے تن بدن کی صحت ہے عافیت ہے مرض بیماری کچھ نہیں اور اوسکے پاس ایک دن کی قوت بھی ہے۔ یہ ایسی بڑی نعمت ہے جیسے کسی نے تمام دنیا کا مال و خزانہ جمع کیا ہو اور حدیث میں آیا ہے جس کسی نے گیہوں کی روٹی کھائی اور سرد پانی پیا یہ بھی ایک

Marfat.com

بڑی نعمت ہے اوسکا بھی سوال ہوگا۔ شکر نعمت کا کیا تھا یا نہ کیا تھا اور شکر کرنا تین طرح سے ہے ایک شکر دل کا ہے دل میں بوجھے خوش ہووے جانے کہ یہ نعمتیں سب اللہ تعالے ہی کی بخشی ہیں اور کسیکی نہیں۔ اور دوسرا شکر زبان کا ہے زبان سے الحمد للہ کہے شکر کا لفظ ہر ایک نعمت کو دیکھ سمجھکر زبان پر لاتا رہے شکر کرتا رہے اور تیسرا شکر تمام بدن کا ہے کہ جو نعمت بندے کو بخشی ہے چاہیئے کہ دیکھ سمجھکر اوس نعمت کو اوس کام میں لاوے جس کام کے واسطے وہ چیز پیدا ہوئی ہے اور حکم ہے تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل وشعور دل وجان ومال دولت یہ سب نعمتیں ہیں ان نعمتوں کو جو حکم میں خدا تعالے کے خرچ کرے تو شکر ہے اور جو کوئی بے حکمی میں خرچ کرے تو ناشکری ہے ہر چیز کا آخرت میں سوال ہوگا جن بندوں نے نعمتوں کے تین طرح کے شکر ادا کئے ہیں نعمتوں کی قدر بوجھی ہے اون کی بھی قدر پروردگار کے حضور بہت ہووے گی اور بہت نعمتوں کی زیادتیاں ملینگی بڑے مرتبوں کو پہونچنگے بڑی عزت سے بہشت میں داخل ہو وینگے اور جن لوگوں نے ہمیشہ بے فرمانی کی کافر رہے نعمتوں کا کفران کیا ناشکری کی پوچھے جاوینگے اللہ تعالے سوال کریگا اور پوچھیگا فرماویگا میں نے اپنے فضل وکرم سے کس کس طرح کیسی کیسی نعمتیں تم کو بخشیں تھیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل وشعور جان ودل کھانا پینا اور ہزاروں نعمتیں کام کی جو شمار میں گنتی میں بندوں کی نہ آسکیں مفت تمہارے تئیں دین دے سب نعمتیں اسباب وسیلہ آخرت کی دولت کا ہمیشہ کی دولت پانے کا تھا تم نے کیا سمجھکر ایسی بڑی نعمتوں کو خاک میں ملایا یہ فانی دنیا کے پیچھے ان نعمتوں کو ایسی بڑی نعمتوں کو ایسی بڑی خوبیوں کے اسباب کو کھو دیا۔ باقی کی دولت ہمیشہ کی دولت آخرت کی دولت کو اپنے ہاتھوں سے کھویا خدائے تعالے کے فضل کو احسان کو مہربانی کو بھول کر کافر رہے مشرک رہے منافق رہے۔ اللہ تعالے اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم پر ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا۔ ہمیشہ بے فرمانی ہی میں رہے خدا سے خدا کے حکم سے ضد تھا خلاف کرتے رہے اب تمکو اس جہان میں آکے

Marfat.com

خاک بھی نہ ملیگی۔ جو کوئی اپنی نعمت دینے والے کی ضد میں رہے۔ ہمیشہ دشمنی خلاف کرتا رہے اپنے پیدا کرنے والے روزی رزق دینے والے کے حکم کا اولٹ کیا کرے اوسکی سزا یہی ہے اور کچھ نہیں پھر جب وے لوگ دوزخ کی آگ میں جلنے لگینگے۔ روویںگے پیٹینگے ہائے ہائے کرینگے عذاب کے فرشتے اون سے سوال کرینگے پوچھینگے کیا خدائے تعالےٰ نے تمکو دل نہ دیا تھا عقل نہ دی تھی کہ جو اللہ تعالےٰ کی اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو سمجھتے ایمان لاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے۔ خدائے تعالےٰ کی توحید پر خدا تعالےٰ کے معبود برحق ہونے پر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بات کو سمجھتے ایمان للاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے خدائے تعالےٰ کی توحید پر خدائے تعالےٰ کے معبود برحق ہونے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سچ کہنے پر گواہی دیتے ہاتھ پاؤں نہ دیئے تھے قوت و قدرت نہ دی تھی عمل کرنے کے واسطے صحت و تندرستی نہ بخشی تھی اچھے کام کرنے کی خاطر آنکھیں نہ دی تھیں اچھی راہ نیک دیکھنے کے واسطے کان نہ دئے تھے۔ دین کی اچھی باتیں سننے کے واسطے اچھا کھانا سرد پانی پینا ٹھنڈا سایہ اور سبطرح کے آرام نہ بخشتے تھے ایسی بڑی مہربانیوں کی یہی شکرگذاری ہوتی ہے۔ اپنے نعمت دینے والے کی مہربانی کرنے والے کی ان خوبیوں کا مہربانیوں کا یہی بدلا ہوتا ہے جو تمنے کیا۔ تم سب کو طرح طرح کی نعمتیں بغیر تمہاری محنت کے اللہ تعالےٰ نے دنیا میں بخشیں تمنے اوس پاک خاوند کا کچھ شکر نہ کیا۔ احسان نہ مانا جو نعمت جس کام کے واسطے بخشی تھی اوس کام میں نہ لگا کر اوسکا اولٹ کیا۔ بہشت کی دولت حاصل کرنے کے اسباب دوزخ کے حاصل کرنے میں لگائے۔ پھر پیغمبروں کو تمہارے راہ بتانے کے واسطے بھیجا اونکا کہنا نہ مانا اون کی بات نہ سنی۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتیں خوبیاں دے کر تمہارے اوپر بھیجا تمنے اونکا حکم قبول نہ کیا۔ قرآن خدائے تعالےٰ کا کلام تھا۔ قرآن کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بتلانے والوں کی بات نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی قدر نہ جانی کچھہ کام اچھا نہ کیا۔ ایسی بے خبری بے قدری کی یہی سزا ہے کہ جلتے رہو۔ ایسی آگ میں گلتے رہو اب کوئی تمہارا خبر لینے والا نہیں نکلی

Marfat.com

دینے والا نہیں عذاب میں پڑے رہو۔ جب دوزخی یہ باتیں فرشتوں سے سنینگے۔ ایک غم ہزار غم ہو جائیگا۔ اپنا سر پتھروں سے دے دے مارینگے۔ سر میں خاک ڈالینگے۔ مگر یہ سب رونا پیٹنا کچھ کام نہ آویگا۔ کوئی بات بھی نہ پوچھیگا۔ اللہ تعالےٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے۔ اپنے نعمتوں کے شکر کی توفیق بخشے اپنی بندگی میں یاد میں اخلاص میں محبت میں دائم قائم رکھے۔ آمین۔ ثم آمین آمین

سُوْرَةُ الْعَصْرِ

سورة العصر مکیة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هی ثلث آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَالْعَصْرِ ۙ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

قسم ہے عصر کی تحقیق آدمی البتہ بیچ زیاں کے ہے مگر جو لوگ کہ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ع

عمل کئے نیک اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ حق کے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے

مکی ہے اسمیں تین آیتیں چودہ کلمے چوہتر حرف ہیں۔ تفسیروں میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک جگہ چلے جاتے تھے راہ میں آگے سے کلدہ بن اسد کافر جسکو ابو الاسدین بھی کہتے تھے بڑا زور آور دیکھا آتا تھا اوس کافر نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا خسرت یا ابا بکر حیث ترکت دین آبائک یعنے خسارے میں پڑا زیان کیا تو نے اپنا اے ابوبکر ہو کہ اپنے باپ دادوں کا دین چھوڑکر اور دین اختیار کیا لات و عزے کو پوجنا موقوف کیا حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جس شخص نے حق کو قبول کیا حق کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تابع ہوا اچھا کام اختیار کیا وہ شخص زیان میں نقصان میں کسطرح پڑا اوسکا زیان کیونکر ہوا زیان میں نقصان میں وہ آدمی

Marfat.com

پڑتا ہے جو بت پوجتا ہے۔ خدائے تعالےٰ کی بندگی میں غیر کو شریک کرتا ہے اللہ تعالےٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ سورت نازل کی ہے اس سورت میں اشارت ہے کہ خسارت میں کافر ہے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خسارت سے دور ہوا ہے اور بیان ہے کہ سب آدمی بغیر ایمان اور مسلمانی کے خسارت میں زیان میں ہیں سوائے اون لوگوں کے جو ایمان لائے۔ اور اچھے عمل کیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

وَالْعَصْرِ ۙ قسم ہے عصر کے زمانے کی پیدا کرنے والے کی قسم ہے۔ زمانے کی کیا کیا باتیں کس کس طرح کی حقیقتیں کیا کیا خوبیاں زمانے میں پیدا ہوتی ہیں، سوگند عصر کے وقت کے نماز کی یہ بہت بڑی نماز ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جس کسی کی عصر کی نماز فوت ہوئی جاتی رہی ایسا نقصان ہوا اوسکا جیسے کسیکا اہل و مال غارت ہوا لٹ گیا۔ مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ قسم ہے ہر پیغمبر کے زمانے کی قسم ہے تیرے زمانے کی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سب زمانوں سے یہ بہتر زمانہ ہے بہت اچھا وقت ہے۔ جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ تحقیق سب آدمی البتہ زیان میں ہیں خسارے میں ہیں اپنے نقصان کرنے میں رہتے ہیں، سب کسی کی یہی حقیقت ہے۔ جو کوئی غور کر کر سمجھہ کر دیکھے تو معلوم کرے جانے کہ آدمی جب سے پیدا ہوتے ہیں دنیا ہی کی باتیں سیکھتے ہیں۔ دنیا کی ہی باتوں میں رہتے ہیں دنیا ہی کے کام کرتے ہیں۔ دنیا کے لوگوں سے دنیا ہی کے مذکور سنتے ہیں دنیا ہی کی باتیں دنیا ہی کے لوگوں کی باتیں آپس میں کہتے ہیں۔ دنیا کے زیب و زینت دیکھتے ہیں دنیا ہی کی خوبی ڈھونڈتے ہیں دنیا ہی کا اپنا بھلا چاہتے ہیں اوس جہان کی آخرت کی باتیں کسی سے نہیں سنتے کوئی نہیں کہتا اس سبب سے اوس جہان کا بھلا نہیں چاہتے وہاں کا بھلا اپنا نہیں چاہتے۔ آخرت کی خیر و خوبی ہمیشہ ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام کے تئیں نہیں چاہتے۔ اس دنیا کے کام خیال میں رہ کر ایسے کام کرتے ہیں جو آخرت میں خواری میں پڑیں عذاب میں آگ میں

گریں دوزخ میں جلتے رہیں جو ایسے آدمی ہیں کہ ایمان نہیں لائے خدائے تعالےٰ کو بھول گئے وہی سب طرح کی خسارت میں زیان میں نقصان میں ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سوائے اون لوگوں کے جو اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوپر ایمان لائے اللہ تعالےٰ کو اپنا معبود برحق جانا ایک جانا رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کو خدا کا بھیجا پیغمبر جانا قرآن کو خدائے تعالےٰ کا کلام جانا آخرت کے دن پر ایمان لائے اور جو کچھ اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم نے خبر دی اوسکو سچ جانا وسی بات کے اوپر ایمان لائے یقین کیا شک شبہ اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خبر میں کچھ نہ رکھا جو کچھ کرنے کو فرمایا ہے کرنا اوسکا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا نہ کرنا اوسکا قبول کیا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور اچھے کام کیئے جو کچھ اللہ ورسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم نے کرنے کو حکم کیا ہے بجالائے کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکوٰۃ دی خدا کے بندونکا بھلا چاہا جو نہ کرنے کو کہا ہے نہ کیا شرک نہ لائے نافرمانی نہ کی وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ اور آپس میں اون مومنوں مسلمانوں نے ایکدوسرے کو اچھے کاموں کی حق باتوں کی نصیحت کی۔ نماز پڑھنے کو قرآن کتاب پڑھنے کو دین کے علم سیکھنے کی رغبت دلائی خدائے تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی راہ بتائی خیر خیرات کرنا خدا کے بندوں کے اوپر سکھلایا عدل و انصاف کرنا بتایا۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور نصیحت کی آپسمیں صبر کرنے کی اوپر ایک نے دوسرے کو اللہ تعالےٰ کی بندگی میں یاد میں صبر لایا خدائے تعالےٰ کی بے فرمانی گناہ نہ کرنے کے اوپر صبر سکھلایا۔ بیماری مرض مصیبت میں صبر کرنے کو کہا سو جن آدمیوں کے ایسے اچھے کام ہیں ایسا اچھا خوب طریقہ ہے وہی دنیا میں آخرت میں سب طرح کے زیان سے نقصانوں سے نجات پانے والے سب طرح کی دولت کو پہونچنے والے ہیں۔ اس پاک بزرگ سورت میں سب طرح کے آدمیوں کی بات فرمائی جن آدمیوں نے دنیا میں گرکر بڑی عقیدت بے ایمانی اپنے دل میں رکھی آخرت کی باتوں کو جھوٹ جانا کافر مشرک منافق رہے بڑے کام کرتے رہے گمراہ ہوئے مرے خسارے میں پڑے آخرت کی ہمیشہ کی دولت اون کے

Marfat.com

ہاتھ سے گئی شقی کم بخت ہوئی۔ اور جن آدمیوں نے آپ گمراہ ہوکر اوروں کو گمراہ کیا بری عقیدت برے کام سکھلائے بری راہ چلنے کو بتایا وے بہت بڑے خسارے میں نقصان میں عذاب میں پڑے۔ شقی الاشقیا ہیں شیطان کے نائب ہیں۔ ابوجہل ولید عاص بن وائل ابو الاسدین اور بڑے بڑے کافر ول منافقوں کے گروہ ہیں ہیں اور جو آدمی اللہ تعالے و رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) کے اوپر ایمان لائے ایمان کو اپنے محکم کیا اچھے کام کیے نہ لگے برے کام سے چھوٹے مومن ہیں مسلمان ہیں۔ ہمیشہ کی خیر وخوبی کو پہونچنے والے ہیں سعید ہیں نیک بخت ہیں دولت مند ہیں ہدایت کی راہ میں ہیں اور جو آدمی اپنے ایمان میں دین میں پورے ہوئے مسلمانی کا طریق پورا اگر اوروں کو بھی دین کے راہ کی ہدایت کی اچھے عقیدے ایمان کے سکھلائے اچھے عملوں کی راہ بتلائی۔ برے عملوں سے چھڑایا ہر طرح کا خبر کرنا بتایا وے بہت بڑے آدمی ہیں پیغمبر ہیں رسول ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں نائب ہیں ولی ہیں۔ پیر و مرشد ہیں ہادی ہیں سعید ہیں بہت بڑے دنیا وآخرت کے دولت مند ہیں۔ کامل ہیں۔

سورۃ ہمزۃ

سورۃ الھمزۃ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی تسع آیات رکوعھا ١

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

وا دیہی واسطے ہر ایک غیب کرنے والے عیبت کرنے والے کے جسنے اکٹھا کیا مال اور گن لیا اسکو

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝

جانتا ہے یہ کہ مال اوسکا ہمیشہ رکھیگا اوسکو ہرگز نہیوں البتہ ڈالا جاویگا بیچ حطمہ کے

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِیْ تَطَّلِعُ

اور کیا جانے تو کیا ہے حطمہ آگ ہے اللہ کی سلگائی ہوئی وہ جو جھانکتی ہے

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

اوپر دلوں کے تحقیق وہ ہے اوپر اونکے دھانی بند کی ہوئی بیچ ستونوں لمبے ہوئے کے

ع

Marfat.com

سورہ ہُمزہ مکی ہے اس میں نو آیتیں تیس کلمے ایک سو پینتیس حرف ہیں۔ اس صورت میں بیان ہیں کافروں کی بُری خوئیں بدخصلتوں کا اور بیان ہے عذاب کا یعنی بُری خصلتوں پر وے آدمی بے دین جو مسلمانوں کو اُن کے منھ پر روبرو بُرا کہتے ہیں عیب کرتے نہیں پر اون کی پیٹھ کے پیچھے بدگوئی کرتے ہیں عیب کرتے ہیں۔ دنیا کی مال جمع کرتے ہیں بعضے کافر کے میں تھے جو مسلمانُن سے اصحابوں سے ایسے معاملے کرتے تھے اونکے حق میں اور جو لوگ ایسی خصلتیں رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملتیں کرتے ہیں اون لوگوں کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ ۙ وائے ہے دوری ہے رحمت سے عذاب ہے سختی ہے ہر ایک عیب کرنے والے کو جو کوئی عیب کرتا ہے نقصان پکڑتا ہے روبرو کسی مسلمان کے دوزخ کی آگ ہے ہر عیب کرنے والے کے تئیں طعنہ مارنے والے کے تئیں مسلمانوں کے عیب کے اوپر ہاتھ سے آنکھ سے اشارتیں کرتا ہے مسلمانوں کی سخن چینی کرتا ہے ایک جگھ کی بات لیجا کر دوسری جگہہ کہدیتا ہے آپس میں دشمنی کروا دیتا ہے جدائی ڈالدیتا ہے۔ زبان سے ہاتھ سے رنجیدہ کرتا ہے۔ پھر اون بُری خصلتوں کے ساتھ بھی نِ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وہ شخص وہ بُرا آدمی ہے جو جمع کیا اوسنے دنیا کے مال کو وَّعَدَّدَہٗ ۙ اور شمار کیا۔ بہت گنا اُسنے اس مال کو اَیَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ گمان کرتا ہے اپنے دل میں یقین کرتا ہے حق تحقیق جو وہ مال جمع کیا اوسکا ہمیشہ رہے گا اوسکے ساتھ یہ بات دنیا کے بندوں کی حقیقت سے ہے۔ یہ لوگ دنیا میں دنیا کے کام میں دنیا کے مال میں مال کے جمع کرنے میں دنیا کی معاملتوں میں مال کے حساب و کتاب میں ایسے ڈوبے ہوئے رہتے ہیں جو آخرت کو بھول گئے ہیں یہ ہی جانتے ہیں کہ مرنا نہیں ہوگا۔ ہمیشہ اسیطرح دنیا میں رہینگے مال بھی اونکا ہمیشہ اُنکے پاس رہیگا۔ کَلَّا البتہ یہ بات نہیں جیسا کچھ اون لوگوں نے دنیا کے بندوں نے اپنے دل میں بوجھ رکھا ہے گمان کرتے ہیں مال ہمیشہ اون کے ساتھ رہے گا ایسا نہ ہو دیگا۔ ان کا مال اون کے ساتھ نہ جاویگا۔ آخر کو کچھ کام

نہ آویگا لَیُنۢبَذَنَّ البتہ البتہ ڈالا جاویگا وہ آدمی جو عیب کرتا ہے غیبت کرتا ہے
مال کو جمع کرتا ہے دنیا کوہی کے کاموں میں رہتا ہے گرادیا جاوے گا فِی الۡحُطَمَۃِ
اوس دوزخ میں جسکا حطمہ نام ہے ایسی سخت آگ ہے اوس دوزخ کی جو کچھہ اوسمیں
پڑے لوہا پتھر پہاڑ اسیوقت جل جاوے۔ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَۃُ اور کسنے بتایا
ہے ... تجھکو کیا جانتا ہے تو اے سننے والے کیا ہے حطمہ کیا چیز ہے کیسی سخت
جلانے والی ہے وہ دوزخ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ اللہ کے غضب کی آگ قہر سے
جلائی گئی ہے سات ہزار برس تک حکم سے پروردگار کے دوزخ کے فرشتوں نے
اوسکو جلایا ہے دہونکتے رہے ہیں جس آگ کو خدا تعالےٰ کے غضب نے جلایا ہے تیار کیا
ہے پھر کسکی قدرت ہے جو اوسکو بجھاسکے الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ وہ آگ ایسی
آگ ہے جو اوٹھتی بلند ہوتی ہے۔ شعلہ کرتی ہے پہنچتی ہے دلوں کے اوپر دلوں کو جلاتی
ہے۔ جن دلوں میں کفر ہے شرک ہے نفاق ہے بُرے عقیدے ہیں بُری خصلتیں
ہیں مال کی محبت ہے دنیا کی دوستی ہے خدا کی یاد محبت اخلاص اونکے دلوں میں
نہیں خدا کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مسلمانوں کی سلمانی کی دوستی
نہیں آخرت کی اوس جہان کی اپنے بھلے کی کچھہ فکر نہیں اون دلوں کو سوختہ کرتی ہے۔
جلاتی ہے پھونکتی ہے ایک طرف سے جلتے ہیں بھنتے ہیں۔ دوسری طرف سے پھر
نئے ہوتے ہیں پھر بھنتے ہیں اسیطرح سے ہمیشہ ہمیشہ اسی حال میں رہینگے اِنَّهَا
عَلَیۡهِمۡ مُّؤۡصَدَۃٌ تحقیق وہ آگ وہ دوزخ اون کافروں کے اوپر باندھی گئی ہے
بند کیگئی ہے فِیۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ لمبے لمبے بڑے ستونوں میں تسلوں میں موسلوں
میں جب مسلمان گنہکار دوزخ سے شفاعت کے سبب نکل چکینگے۔ تب حکم ہوویگا کہ
دوزخ کے دروازے بند کردیں اور دروازوں کے پیچھے لمبے لمبے ستون موسل تلے
لگادیویں ایک ایک موسل تلا دوزخ کے دروازے کا ایسا ہے کہ ساری دنیا کے آدمی
لشکر زور کریں اگر کھولنے چاہیں تو اپنی جگہہ سے تفاوت نہ کرسکیں سرکا نہ سکیں پھر کبھی
وے دروازے کھلنے کے نہیں وے دوزخی ہر طرح سے ناامید ہوجاوینگے۔ ہمیشہ ہمیشہ

Marfat.com

وے کافر اوس آگ میں جلتے رہینگے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب مومنوں مسلمانوں کو اپنے عضب سے دوزخ میں پناہ میں رکھے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے صدقے سے اپنی رحمت کے سبب بہشت میں جگہہ دیوے اپنے دیدار کا جمال کا مشاہدہ نصیب کرے آمین آمین یارب العلمین

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشش کرنیوالی نہایت مہربان ہے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۝ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ

کیا نہ دیکھا تونے کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھیوں والوں کے کیا نہ کردیا مکراونکا

فِیْ تَضْلِیْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۝ تَرْمِیْھِمْ

بیچ گمراہی کے اور بھیجے اوپر اونکے پرندجانور جماعت جماعت پھینکتے ہیں

بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۝ فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۝ ع

پتھر کنکر سے پس کردیا ان کو مانند بھس کھائی ہوئی کے

سورہ فیل مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں اور چوبیس ۲۴ کلمے ہیں اور چورانوے حرف ہیں تفسیروں میں قرآن مجید کی مذکور ہے۔ بیان کیا ہے کہ ایک حبشی ابرہہ اوسکا نام یمن کے ملک کا بادشاہ تھا نجاشی حبش کے بادشاہ کیطرف سے یہ دونو بادشاہ نصرانی تھے حضرت عیسے علیہ السلام کی اُمت میں تھے ابرہہ نے حج کے موسم میں دیکھا کہ بہت خلق اللہ بہت لوگ ہر طرف سے کعبۃ اللہ کی زیارت کو آتے ہیں حج کرتے ہیں یہہ بات اوسکو بہت بڑی لگی حسد سے اوسنے چاہا کہ مکے میں کوئی زیارت کو نہ جاوے پھر اوسنے ضد سے ایک گھر بنایا اوسکے گھر کے دروازوں میں دیواروں میں سونا دیا بہت سا لگایا موتی جواہر سے اوسکو جڑا اوگیا پھر ہر طرف کے لوگوں کو زبردستی سے تاکید کی اپنے اوس گھر کی زیارت کرنے کے واسطے بلایا اور مکہ مبارک کیطرف جانے سے سب کو روکا یہ بات حج کرنے والوں کو مکے کے رہنے والوں کو بہت بڑی لگی ایک آدمی مکے کے رہنے والوں سے یمن کے شہر میں گیا اوس گھر کی زیارت کی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اوس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اختیار

Marfat.com

بہت ظاہر کیا اوس گھر کے رہنے والوں میں اپنا اختیار بہت بڑھایا پھر ایکدن وقت پاکر اوس گھر کی دیواروں کو نجاست سے گندگی سے آلودہ کر کے لیپ کر وہاں سے بھاگ آیا یہ خبر ہر طرف پہونچی لوگوں کے دل اوس گھر کی زیارت سے پھر گئے خلق کی رجوع جاتی رہی پھر وہ گھر کسیطرح جل گیا اوسمیں آگ لگ گئی اس سبب سے وہ بادشاہ بہت ناخوش ہوا بہت بیزار ہوا جانا کہ مقرر یہ کام مکے کے لوگوں نے کیا ہے۔ اسواسطے ایک لشکر جمع کیا بارہ ہزار ہاتھی لیکر اور ایک روایت میں ہے کہ ہزار ہاتھی لیکر کعبے کے گرانے ڈھانے کے واسطے چلا۔ وہاں پہنچ کے مکے کے گرد و پیش آس پاس لوٹا مارا غارت کیا مکے کے رہنے والوں نے خوف سے شہر کو خالی کیا سب کوئی پہاڑوں کے اوپر چڑھ گئے۔ دو آدمی وہاں رہ گئے تھے ایک عبد اللہ بن ام مکتوم کا دادا بہت بوڑھا وضعیف و ناتواں وہ رہ گیا اور دوسرے عبد المطلب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے دادا ون سے اور اس بادشاہ سے آشنائی تھی۔ یمن میں سوداگری کے واسطے جاتے تھے ملتے تھے ملاقات تھی اس اپنی شناسائی کے سبب مکے میں رہ گئے تھے پھر اوس کا فرنے جب حرم کے گرد و پیش کو لوٹ لیا عبد المطلب کے دوسو اونٹ اوس کوٹ میں پکڑے چلے گئے۔ یہ خبر سنکر عبد المطلب ابرہہ کی ملاقات کیواسطے گئے بادشاہ سے جا کر ملے ابرہہ نے اون کو دیکھکر بہت عزت و حرمت کی بہت باتیں پوچھیں عبد المطلب نے اوسکو اچھے اچھے جواب دئیے وہ بہت خوش ہو کر اون سے کہا اپنا جو کچھ مطلب ہووے کام ہووے مجھ سے کہیں وہ کام تمہارا کر دوں عبد المطلب نے کہا میرے دوسو اونٹ لوٹ میں آئے ہیں تمہارے لشکر میں ہیں حکم کر دو کہ وے اونٹ میرے حوالے کر دیں ابرہہ نے سنکر کہا میں تمکو بہت عقلمند جانتا تھا اس بات سے جانا کہ تمکو عقل تھوڑی ہے میں کعبے کے ڈھانے کے واسطے آیا ہوں اور تمہارا شرف فخر و بزرگی بڑائی اسی گھر سے ہے اور تمہارا رہنا اسجگہ اسی گھر کے سبب سے ہے اور میرے دل میں ہے کہ اس گھر کو ویران کروں جڑ سے اوکھاڑ ڈالوں پھر تمہارا ٹھکانا جاتا رہے گا کہاں رہوگے میں نے یہ سمجھکر تم سے کہا تم نے اپنا ہی مطلب بیان کیا اگر تم اوس گھر کی شفاعت کرتے تو میں معاف کر دیتا در گزر کرتا چلا جاتا تمنے اس گھر کی کچھ بات نہ کہی اپنے اونٹ مانگے اونٹ کیا چیز تھے

Marfat.com

جو میں اوس گھر کو گرانے سے معاف کرتا تو تمہارا گھر بھی سلامت رہتا اور تمہارے اونٹ اور سب کا
مال میں بخشدیتا لیکن تمنے یہ بات بہت کم ہمتی کی کی ہے۔ عبد المطلب نے جواب دیا کہا میں ان
اونٹوں کا مالک ہوں اس گھر کا مالک اور خاوند میں نہیں ہوں اس گھر کا مالک خداوند
تعالے ہے وہی اپنے گھر کی محافظت نگہبانی کرنے والا ہے کر لیوے گا میں کون ہوں جو اسکے
درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھ حاجت نہیں میرے اونٹ مجھے منگا دے ابرہہ نے
لوگوں سے کہا کہ اون کے اونٹ اون کے حوالے کر دیویں اور رخصت کیا اور رخصت کے وقت
کہا کل اسی مطلب کیلئے میں سوار ہو کر آؤنگا جو کچھ ہوویگا سو دیکھیو گے عبد المطلب اپنے اونٹ
لیکر مکے میں چلے آئے خاطر جمع کر کے بیٹھے ابن ام مکتوم کے دادا سے یہ حقیقت کہی اور
کہا کل وہ اس نیت سے سوار ہو کر آویگا۔ عبد المطلب اور ابن ام مکتوم کے دادا دونوں کعبۃ اللہ
کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالے کی درگاہ میں مناجات کی کہا اے
پروردگار ہم امید نہیں رکھتے سوائے تیرے تجھی سے امیدوار ہیں اس گھر کی تو حمایت
کر یہ گھر تیرا گھر ہے کعبے کا دشمن تیرا دشمن ہے اس لشکر کے ہاتھ سے بچائیو مناجات کر کر
اپنی اپنی جگہ میں بیٹھے دوسرے دن ابرہہ فوج کو تیار کر کر سوار ہو کر مکے کیطرف چلا
اور ہاتھیوں کو آگے رکھا ایک بہت بڑا ہاتھی مردانہ محمود اُس ہاتھی کا نام تھا اُسکو
سب ہاتھیوں کے آگے کیا ایک آدمی کو گرد و پیش کے آدمیوں سے بڑا کر راہ بتانے
کے واسطے آگے لیا اسطرح چلے جب حرم کے پاس پہونچے محمود نے اوسیوقت اپنی سونڈ
زمین کو لگا کر سر نیچا کیا کعبے کی طرف اللہ تعالے کو سجدہ کیا اور سجدہ کر کر پیچھے کو بے اختیار
ہٹا بھاگا اور سب ہاتھی اوسکے پیچھے بھاگے مہاوت اون کو جتنا جتنا آنکس مارتے تھے
کہ شہر کیطرف پھریں نہ ہو سکتا تھا لشکر ہی کیطرف جاتے تھے۔ محمود کو جتنا جتنا آنکس مار کر
حرم کیطرف لاتے تھے بیٹھ بیٹھ جاتا تھا اور شتابی سے اوٹھکر پیچھے کو پھرتا تھا۔ ابرہہ نے
اس حال کو دیکھ کر بہت محنت کی بہت تردد کیا کسیطرح ہاتھی آگے چلیں کچھ نہ ہوا صبح کی
لیکر آخر دن تک اسی قصے میں گذرا آخر وہ کافر عاجز ہوا احمق ہو رہا اور قریش مکے کے
لوگ پہاڑوں کے اوپر چڑھے ہوئے کہتے تھے اے خداے اپنے گھر کو کسیطرح سے بچا

Marfat.com

جب وقت بے وقت ہوا ابن ام مکتوم کے دادا نے عبد المطلب سے کہا تو نے کہا تھا کہ کل کو فوج آمے گی اب تک کوئی نہیں آیا کیا ہوا خبر لیا چاہیئے عبد المطلب باہر نکل کر ایک بلندی کے اوپر چڑھ کر دیکھنے لگے اوس دیکھنے میں نظر اُن کی جدے کیطرف پڑی جدہ ایک شہر ہے دریا کے کنارے پھر یکایک اون کی نظر میں آیا دیکھا کہ ایک بڑی فوج پرندجانوروں کی جدے کیطرف سے دریا کے کنارے سے آتی ہے اور مکے کے گرد طواف کر کر دشمن کی فوج کیطرف جاتی ہے یہ دیکھکر اس بڈھے سے بیان کیا اوسنے کہا کام پورا ہوا خدائے تعالےٰ کی مدد سے تم نیچے جاکر حقیقت دیکھو تو کیا ہوتا ہے۔ عبد المطلب نے وہاں نزدیک جاکر دیکھا کہ اون جانوروں کے کالے سیاہ پر تھے۔ سبز گردنیں تھیں اون کی اوس کافر کی فوج کے اوپر حملہ کیا ہر ایک کی پاس تین تین پتھر تھے دو پتھر دونو پنجوں میں اور ایک پتھر منقار میں جو چونچ سے مارنے لگے ہر ایک پتھر کے اوپر ایک ایک کافر کا نام لکھا تھا جسکو مارتے تھے سر میں اوسکے لگ کر ہاتھی کے پیٹ میں ہو کر نکل جاتا تھا سوار کو ہاتھی سمیت مار رکھتا تھا اسیطرح سے سب کو مارا کوئی نہ بچا گھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے ایک محمود ہاتھی تھا جو اون نے خدائے تعالےٰ کو سجدہ کیا تھا وہی سلامت رہا اور ابرہہ تنہا اکیلا بھاگ کر حبش کے ملک کو نجاشی کے پاس چلا گیا۔ کتنے دنوں میں وہاں پہونچا بادشاہ کو خبر ہوئی روبرو گیا نجاشی نے اسکو اس حال میں اکیلا دیکھکر تعجب کیا ابرہہ نے تمام قصہ اول سے آخر تک بیان کیا نجاشی بہت حیران ہوا حیرت میں رہا اس سے پوچھا کیسی صورت کے تھے وے جانور ابرہہ نے اسوقت اوپر کو اپنی نظر کی ایک جانور اسکے ساتھ چلا آیا تھا سر کے اوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اوسکی اوپر پڑی دیکھکر کہا کہ یہ جانور ہے نجاشی اوسکو دیکھتا تھا کہ اوس جانور نے ابرہہ کے نام کے کنکر سے جو اسکے پنجے میں تھا مارا ابرہہ کے سر میں لگ کر نیچے سے پار ہو گیا نجاشی کے روبرو وہ مرکر زمین میں گر پڑا سب دیکھنے والوں نے تعجب کیا پھر مکے میں جو لوگ مارے گئے مرے اونکا سب مال خزانہ پڑا رہ گیا تھا عبد المطلب نے جو کچھ نقد وجنس پایا لیکر اپنے گھر میں پہونچایا خاطر جمع کر کر اون لوگوں کو جاکر پہاڑ میں خبر دی سب لوگ اوتر کر آئے جو کچھ اونکا مال ومتاع باقی رہا تھا اونہوں نے لوٹ لیا غارت کیا عبد المطلب کو اوس وقت سے مال بہت ہوا۔

Marfat.com

دولت مند ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ اس قصے کو فرماتا ہے۔ تاکہ سب کوئی جانیں کہ وہ خاوند ایسا قادر ہے جسنے ہاتھی کی فوجوں کو چھوٹے چھوٹے پرندے جانوروں کے ہاتھوں سے مارڈالا پھر کوئی اوس پاک خاوند کی درگاہ میں بے ادبی نکرے جو کوئی بے ادبی کریگا اسیطرح مارا جاویگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا نہیں جانا تونے یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) نہیں دیکھا کیا کیا کیسا کیا تیرے پروردگار نے بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ہاتھی والوں کے ساتھ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ کیا نہ کردیا تیرے خدا نے انکے مکر وفریب کو اون کی تدبیروں کو گمراہی کے درمیان جو کہ کے ڈھانے کے کعبے کے توڑنے کے واسطے کرتے تھے وے سب اون کی تدبیریں خواری خرابی کے درمیان کردیں جو خرابی اونہوں نے خدائے تعالےٰ کے گھر کے واسطے چاہی تھی وہ خرابی اونہیں کے اوپر پڑی آپ ہی مارے گئے خراب ہوے وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ اور بھیجے اونکے مارنے کے لیے جانور اوڑنے والے گروہ گروہ فوج فوج ابابیل اونکا نام تھا۔ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ مارتے تھے وے جانور اوس لشکر کے تئیں پتھروں سے وے پتھر تھے سجیل سے بنے ہوے یعنے زمین کی بھیگی مٹی سے کچے پھلے خشک ہوئے سخت سے روایت یوں ہے کہ حکم ہوا پروردگار کا ابابیل جانوروں کو ہزاروں فوج کی فوج جانوروں کی اوڑکر دریا کے کنارے تر مٹی کے پھلے دونوں پنجوں میں اور ایک منقار یعنے چونچ میں اوٹھا لیا باؤ کو حکم ہوا اوس مٹی کو جو اون کے ہاتھوں میں پنجوں میں تھی خشک ہو جاوے وہ مٹی خشک ہوگئی پتھر ہوگئی ہر ایک پتھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا تھا وہ پتھر جسکا نام اوس پتھر میں لکھا ہوا تھا اوسی کافر کے سر میں گولی کی طرح لگتا تھا۔ لوہے کے خود کو توڑ کر نیچے سے گذر جاتا تھا۔ ہاتھیوں کے پیٹوں کو پھوڑ دیتا تھا۔ وے پتھر مکے کے لوگوں نے اوٹھا رکھے تھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت تک باقی سے رہے تھے۔ ایک باسن بھرا ہوا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور ایک باسن بھرا ہوا بی بی ام ہانی حضرت امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

کی بہن کے گھر میں تھا۔ حکیم ابن حزام ایک اصحاب ہیں وے کہتے ہیں میں نے وہ پتھر دیکھے تھے سُرخ مٹے چنے سے چھوٹے مسور سے بڑے جو وے قہر کے پتھر نہ ہوتے تو میں تسے جمع کر لیتا جو مسجد میں تمام فرش ہو جاتا۔ ایسے چھوٹے پتھروں سے وہ ہاتھیوں کی فوج ماری گئی فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۵ پھر کر دیا خدائے تعالے نے اون ہاتھی والوں کو اون کافروں کی فوج کو پتھروں کے مارنے سے جیسے گھاس چبائی ہوئی ریزہ ریزہ جیسے کوئی جانور بیل گھاس کو کھانے میں چبانے میں ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اسیطرح خدائے تعالے کے غضب کے قہر نے اون کو چاب ڈالا نیست و نابود کر دیا۔ یہ قصہ اصحاب فیل کا بہت بڑی دلیل ہے کعبۃ اللہ شریف کی بزرگی کی خدائے تعالے کے گھر کی بڑائی کی اور اوس فوج کے مارے جانے سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے تولد ہونے سے باون دن کا یعنے پچاس اور دو دن کا تفاوت تھا باون دن کے پیچھے حضرت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تولد ہوئے۔ یہ بھی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے قدموں کی برکت تھی جو دشمن اس مکان کے کہ جس مکان میں حضرت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا تولد ہوا اسطرح سے مارے گئے اللہ تعالے نے قدرت اپنی ظاہر کی عرب میں یہ قصہ مشہور رہوا۔ سب لوگوں نے جانا کہ خدائے تعالے نے اپنے گھر کی حمایت کی پھر اس سبب سے مکے میں رہنے والوں کی سب خلق کے پاس بزرگی بڑائی عزت حرمت زیادہ ہوئی۔

سُورَةُ لِإِيلٰفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ۝ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝

اسواسطے کہ بلا رکھا قریش کو بلا رکھنا انکو کوچ سے جاڑے کی اور گرمی کی

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ

تو چاہیے کہ بندگی کریں اس گھر کے رب کی جسنے ان کو کھانا دیا بھوک میں

وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ۝ ع

اور امن دیا ڈر میں

Marfat.com

مکی ہے۔ اسمیں چار آیتیں ہیں سترہ کلمے اور تہتر حروف ہیں بعضے قرأت والے
الم ترکیف اور لایلاف میں فرق نہیں کرتے دونوں کو ایک ہی سورت کہتے ہیں لایلاف
کے لام میں فصل نہیں کرتے وصل کرتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مصحف
میں دونوں سورتوں کے بیچ فصل نہ تھی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلاف کے سرے پر
نہیں لکھی تھی دونو کو ایک سورت کرکے لکھا تھا۔ اور حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں ان دونوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا تفسیر وں
میں لکھا ہے کہ قریش مکے کے رہنے والے سوداگری کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑوں کے
دنوں میں یمن کے ملک میں جاتے تھے۔ اور گرمیوں کے دنوں میں شام کے ملک میں
جاتے تھے۔ راہ میں چور ڈھگ بہت تھے تصدیع پہنچاتے تھے اس سبب بہت احتیاط
سے لاچار دونوں سفر کرتے تھے جو سفر کرتے سوداگری نہ کرتے تو مکے میں کچھ کھیتی زراعت
نہ تھی تصدیع پاتے رہ نہ سکتے تب سے اللہ تعالے نے اون ہاتھی والوں کی فوج کو اسطرح سے
مارا اپنے گھر کو بچایا تب سے قریش جہاں جاتے تھے وہاں کے لوگ اونکی بڑی تعظیم کرتے
حرمت کرتے مکے کی بڑائی بزرگی کے واسطے اونکی بڑی تعظیم کرتے اور ہر ایک شہر کے آدمی
قریش کو کہتے یہ حرم کے لوگ ہیں خدا کے گھر لوگ ہیں راہ میں کوئی چور ٹھگ اون کی
پاس نہ جاتا سب کوئی اونکا ادب کرتے پھر قریش خوب کمائی کرکر سوداگری سے بہت
نفع لیکر اپنے گھروں کو آتے خوشیاں کرتے۔ اپنے بتوں کی نذریں قربانیاں کرتے۔ اونٹ
گائے بکریاں ذبح کرتے آپس میں ضیافتیں کرتے اللہ تعالے نے یہہ سورت بھیجی تاکہ وے
لوگ اپنی بیوقوفی کو جانیں حمقی کو بوجھیں اپنی ناشکری کے اوپر تعجب کریں اپنی بیخبری
کے اوپر حسرت کریں اپنی نادانی کے اوپر افسوس کریں نعمت و خیر خوبی خدائے تعالے کیطرف
سے جانیں۔ اور بندگی بتوں کی نہ کریں۔ خدائے تعالے کی بندگی کریں خدائے تعالے کو
بھول نہ رہیں اوس خاوند کی نعمت دینے والے کی خیر و خوبی مانیں بڑائی دینے والے کا
شکر بجالاویں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ قریش کی الفت دینے کے واسطے مکے کے رہنے والوں کے ملاپ کے
واسطے حرمت دی سب لوگوں کے دلوں میں بزرگی بڑائی بخشی اپنے گھر کے کنبے کے مکے
کے دشمنوں کو دور کیا مار ڈالا بہت لوگوں کے دلوں میں اوس گھر کی الفت بخشی اوس
گھر کی برکت سے بہت لوگوں کے دلوں میں اوس گھر کے رہنے والوں کو بھی الفت بخشی
اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ ملاپ اون قریش کا سفر میں ہے جاڑوں کے دنوں
میں اور گرمیوں کے دنوں میں شہروں کے لوگ اون سے الفت کرتے ہیں اس سبب
سے تجارت سوداگری کرکے بہت مال ومتاع حاصل کرکے اپنے گھر آتے ہیں پھر اون کی
یہ دولت جمعیت اونکے آپسمیں اخلاص اور دوستی الفت کا سبب ہوتی ہے۔
پھر بڑا عجب ہے بڑے تعجب کرنے کی بات ہے کہ ایسی نعمت خدائے تعالے کیطرف
سے پاکر بتوں کو پوجیں بتوں کی بندگی کریں اپنے صاحب کی نعمت دینے والے کی
بندگی نہ کریں ایسے خاوند کو بھول جاویں فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ پھر یہ بات
جو بوجھیں تو چاہیے جان سے تن سے دل سے بندگی کریں اس گھر کے خاوندکی مکے
کے صاحب کی جس گھر کی بزرگی بڑائی سے اون کی بڑائی ہے۔ اَلَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ
جُوْعٍ ۙ وہ صاحب وہ خاوند جسنے کھانا دیا اسباب کھانے کے دیئے اون کو دو نوں سفر
کرنے کے سبب سے اور پیٹ بھر دیا اون کا اون کو بھوک سے بچا دیا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۚ
اور امن میں چین میں رکھا اون کو اوس گھر کے سبب سے اوس گھر کی بزرگی کے سبب
سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے لوٹنے کے ڈر سے اونکو چھڑا دیا۔ جس خاوندنے اون
کے ساتھ یہ سب احسان کیئے چاہیئے کہ کفران نعمتوں کا اوسکی نہ کریں ناشکر نہ ہوویں۔
بت پرستی چھوڑدیں حقتعالے کی بندگی کریں۔ ایمان لاویں مشرک نہوویں اور محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجنکے سبب سے اس گھر کو بزرگی بخشی اُنکے تابعدار ہوویں
اوسکے اوپر ایمان لاویں دونوجہان کی خوبی پاویں مومن مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس سورت
کی نصیحت کو سمجھکر حقتعالے کی نعمتیں جو ہزاروں طرح کی نعمتیں ہر ایک آدمی کو

Marfat.com

بخشی ہیں اپنے اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجالاوے۔ ایمان کو محکم کرے۔ اس پاک پروردگار کی بندگی تن سے دل سے جان سے بجالاوے وہی خاوند ہے جو کھانا پینا دیتا ہے ہر طرح سے پرورش کرتا ہے امن چین میں سب کو رکھتا ہے صحت سلامتی بخشتا ہے بڑی بے انصافی ہے کہ جو یہ نعمتیں اوس خاوند کی لیویں اور بندگی اور تابعداری نفس کی شیطان کی طبیعت کی دنیا کی دنیا کے لوگوں کی کرتے ہیں اور سچے معبود کو خاوند کو بھول جاویں شکران نعمت کا بھی ہے جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ اوس پاک پروردگار کی بجا لاتے ہیں اور ان سب نعمتوں کے وسیلے دنیا کے دین کے ظاہر و باطن کے خیر و خوبی کے سبب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں۔ اونکی طفیل سے سب کچھ پیدا ہوا ہے۔ اور ایمان اور دین قرآن کتاب علم وعمل دوزخ سے چھٹنا بہشت میں داخل ہونا سب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صدقے سے سلامتی سے ہے اب لازم ہے کہ اونکے ہر طرح سے تابعدار ہو رہیں اللہ تعالےٰ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیچھے اپنے پیر واستاد کی متابعت بجالاویں۔ اون کی دوستی رکھیں جس سے دنیا وآخرت کی دولت پاویں

سورۃ الماعون مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی سبع اٰیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

تو نے دیکھا جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونا سو وہی ہے جو دھکیلتا ہے

الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ

یتیم کو اور نہیں تاکید کرتا محتاج کے کھانے پر سو خرابی ہے ان

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ

نمازیوں کی جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں وہ جو

Marfat.com

ع

يُرَآءُوْنَ ۙ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

دکھاوا کرتے ہیں اور ماتگے نہ دیں برتنے کی چیز

سورۃ ارایت الذی مکی ہے اسمیں سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پندرہ حرف ہیں آدھی سورۃ میں کافروں کی حقیقت کا بیان ہے۔ جیسے ابوجہل عاص بن وائل ولید اور کافر مشرک اور آدھی سورت میں منافقوں کا بیان ہے جیسے عبد اللہ بن سلول اور اور منافق۔ تفسیروں میں مذکور ہے کہ ابوجہل ملعون قیامت کے دن کو نہ مانتا تھا اور مسلمانی کے دین کو جھوٹھا جانتا تھا۔ یتیموں کے مال کو لیکر آپ تصرف کرتا اور اون کو مارتا اور دور کرتا اور غریبوں کو آپ کھانا نہ دیتا اور اور لوگوں کو بھی غریبوں نقیروں کے کھانا کھلانے سے دینے سے منع کرتا اللہ تعالےٰ نے اوسکی حقیقت کے بیان میں اور ایسے لوگوں کی بدخوئی کے بیان میں یہ سورت بھیجی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ؕ دیکھا تو نے اوس بڑے کافر کو جانا تو نے اوس بڑے بدبخت آدمی کو جو دروغ جھوٹھ کہتا ہے۔ دین کو جھوٹا جانتا ہے روز قیامت کو جھٹلاتا ہے۔ مسلمانی کے دین کو ایسے سچے دین کو ابوجہل بے ایمان بے عقل نہیں مانتا جزا کے دن کو فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۙ پھر یہ کافر بدبخت کی وہ بدخوئی ہے جو سختی سے ستم سے دور کرتا ہے یتیم کو جھڑکتا ہے۔ اوسکو مارتا ہے وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ اور رغبت نہیں دلاتا ہے اپنے یار و آشنا خویش قرابتوں کو نہیں کہتا کسیکو نقیروں غریبوں مسکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دیتا ہے نہ اور کسیکو دینے کہتا ہے اولٹا منع کرتا ہے اور اون کو دینے نہیں دیتا ہے۔ یہ بدخوئی ایسی بری خصلت مسلمانوں کی نہیں ہوتی۔ یہ خصلتیں کافروں کی ہوتی ہیں۔ اس بات میں اشارت ہے نصیحت ہے مسلمانوں کو جو سمجھیں بوجھیں کہ ایسی خوئیں بہت بُری خوئیں ہیں مسلمانوں کے یہ کام نہیں مسلمانوں کو یہ خصلتیں نہ چاہئیں جس کسی میں یہ خصلت ہے بے ایمانی کی نشانی ہے ایسے آدمی کو آخرت کے

Marfat.com

کے دن کے اوپر جو جزا کا دن ہے یقین نہیں اوس دن کو جھوٹھ جانتا ہے مگر جو کوئی
جیسا کریگا آخرت میں ویسا پاویگا۔ غرض ایسا کام نہ کرنا چاہیئے جو اس سبب سے
آخرت میں اللہ تعالیٰ بھی اُسکی غریبی فقیری کے اوپر رحم کرے۔ حدیث شریف
میں آیا ہے کہ جو کوئی یتیم کے سر کے اوپر شفقت کا ہاتھ پھیرتا ہے جتنے اُسکے سر
کے بال ہیں ہر ایک بال کے شمار میں نیک عمل اوسکے اعمالنامے میں لکھے جاتے ہیں۔
اور وہ اتنا ہی ثواب پاوے گا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے ایک آدمی تھا بنی
اسرائیل میں زاہد تھا عابد تھا ساٹھ برس ہوئے تھے اُسکو بندگی کرتے ہوئے ایکدن ایک عورت
خوب صورت کسی کام کے واسطے اوسکے پاس آئی اکیلا وقت تھا اور کوئی اوسکے پاس نہ
تھا اوس زاہد کو شہوت ہوئی بے اختیار ہو کر اوس سے نہ کرنے کی بات ہو گئی پھر اس کام
کے پیچھے زاہد کو ندامت ہوئی اپنے اوس کام کے اوپر بہت ناخوش ہوا غمگین ہوا
پھر ایک تالاب میں غسل کے واسطے گیا۔ غسل کر چکا تھا کہ جو اُسکے مرنے کا وقت
آن پہونچا تالاب کے اندر ہی جان نکلنے لگی۔ اوسی وقت ایک فقیر آیا اوسکو اوسکے حال
کی خبر نہ تھی کچھ سوال کیا خیرات مانگی اوس زاہد کی چادر میں ایک روٹی تھی ہاتھ سے اشارت
کہ چادر سے روٹی لیوے اودھر فقیر وہ روٹی لیکر چلا اودھر وہ زاہد مر گیا اوسکی روح
کو فرشتوں نے لیکر اللہ تعالیٰ کے حضور میں پہونچایا حکم ہوا کہ اوسکے عملوں کو نیکی
بدی تولنے کی ترازو میں رکھیں تو لیں ساٹھ برس کی عبادت ایک طرف رکھی اور زنا
حرام کا عمل ایک طرف رکھا۔ آخر حرام کا عمل بھاری پڑا
نیک عمل اُسکے آگے سبک ہو گئے۔ اوسوقت وہ شخص ناامید ہو رہا تا کہ دوزخ میں پڑیگا
حکم ہوا کہ وہ جو ایک عمل آخرت کا اوسکا جو فقیر کو روٹی دی تھی اون عملوں کے
ساتھ رکھکر تولا اتنی خیرات اوسکی اور سب کاموں کے ساتھ اوس گناہ پر بھاری
پڑی۔ نیکیوں کا پلہ اُسکا بھاری ہو گیا مغفرت پائی بخشا گیا۔ بہشت کے داخل کرنیکا
حکم ہوا۔ جاننا چاہیئے کہ روٹی دینے کا ثواب مسکین کے کھانا کھلانے کا فائدہ ایسا
کچھ ہوتا ہے اور جو کوئی کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا ہے اور اس حال میں بخیلی کرتا ہے

Marfat.com

وہ بڑا بدبخت ہے لئیم ہے مسلمانی کا کام وہ نہیں کرتا ہے۔ یہ آیتیں کافروں کے اوپر
کافروں کی خصلتوں کے بیان میں تھیں آگے منافقوں کا بیان ہے فَوَيْلٌ پھر یہ
بات ہے اس بات کو جاننا چاہیئے کہ ویل ہے سختی ہے عذاب کی خواری ہے خرابی ہے
دوزخ کی آگ ہے۔ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ اوان نماز پڑھنے والوں کو وے نماز
پڑھنے والے جو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بندگی کی قدر نہ جان کر اپنے پیدا کرنے
والے پالنے والے کی عبادت کی خوبی نہ بوجھا آخرت کے عذاب وثواب دوزخ و
بہشت اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے وعدوں کے اوپر ایمان نہ رکھ کر عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
اپنی نماز سے بے خبر ہیں بھولنے والے ہیں غافل ہیں نماز پڑھنے سے نہیں جانتے کیا پڑھتے
ہیں کچھ ادب کھڑے ہونے میں رکوع سجدے میں نہیں کرتے اور سورتیں قرآن کی
اچھی طرح ٹھہر کر نہیں پڑھتے نماز کے ارکان شتاب شتاب کر تمام کر ڈالتے ہیں اپنے
دل کو نماز میں حاضر نہیں رکھتے ہیں نہیں جانتے ہیں کس کی بندگی کرتے ہیں کس کے آگے
کھڑے ہوتے ہیں کس کے واسطے سر نیچا کرتے ہیں کس کو سجدہ کرتے ہیں نماز کی قدر کچھ نہیں
کرتے الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وے لوگ ہیں وے جن کے واسطے ویل ہے عذاب کی سختی ہے جو
ریا کرتے ہیں لوگوں کے دکھانے کے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کے لالچ میں نماز پڑھتے
ہیں خدا کے واسطے نماز نہیں پڑھتے خدا کی رضامندی نہیں چاہتے وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ
زکوٰۃ مال کی نہیں دیتے اور وے چیزیں جو آپس میں ایک کی دوسرے کام آوے
دیگچہ پتیلہ توا تغاری پیالہ رکابی سوئی ڈول کدالی آگ پانی نمک منع
کرتے ہیں نہیں دیتے۔ یہ سب خصلتیں بری خصلتیں ہیں بے ایمانی نفاق کی
ہیں۔ منافقوں کو چاہیے مسلمانوں کو نہیں مسلمانوں کو چاہیئے ان خصلتوں سے
دور رہیں اللہ تعالیٰ ان باتوں سے ناخوش ہے اور بیزار ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ
سے لیکر آخر تک منافقوں کا احوال ہے۔ اسمیں اشارت ہے جو منافق کافر
سے بدتر ہے دین میں اگر بے دین ہوتا ہے فرضوں کو ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے
دغابازی کرتا ہے۔ مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالتا ہے مسلمان کہلاتا ہے اور باطن

Marfat.com

مشرک منافق رہتا ہے اسواسطے حقتعالے نے ایسے لوگوں کے حق میں نوبل فرمایا بڑے سخت عذاب میں گرنے کی اون لوگوں کے خبر دی اللہ تعالے نے مسلمانوں کو ریا سے نفاق سے پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

سورۃ الکوثر مکیۃ و بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ وھی ثلث ایات

شروع اللہ کا نام کہ جو نہایت مہربان کرم والا

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ؕ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انۡحَرۡ ؕ اِنَّ شَانِئَکَ

ہم نے دی تجکو کوثر سو نماز پڑھ اپنے رب کی اور قربانی کر بیشک جو بیری ہے تیرا

هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝

وہی رہا پیچھا کٹا

سورۂ کوثر مکی ہے اسمیں تین آیتیں دس کلمے بیالیس حرف ہیں تفسیر دل میں لکھا ہے کہ ایکدن حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کعبۃ اللہ شریف کی مسجد سے نماز پڑھ کر اپنے دولتخانہ کو جاتے تھے دروازے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی۔ عاص نام تھا اوسکا وائل کا بیٹا لعنت خدا کی اوسکے اوپر اوسنے کچھ بات کہی کہکر مسجد کے اندر آیا اور کئی کافر مسجد کے درمیان بیٹھے تھے۔ اونہوں نے اوس سے پوچھا کسکے ساتھ باتیں کرتا تھا اوسنے بے ادبی سے کہا اوسی ابتر سے بات کہتا تھا۔ ابتر عرب کی زبان میں اوس آدمی کو کہتے ہیں جسکے اولاد نہ ہووے پیچھے اسکے کوئی نہ رہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ایک فرزند طاہر نام بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئے تھے اونہوں نے اون دنوں میں وفات پائی تھی۔ اوس کافر کی بے ادبی کی خبر حضرت صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم کو پہونچی مبارک دل حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا غمگین ہوا اللہ تعالے نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کے واسطے یہ سورت بھیجی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ تحقیق ہمنے دیا تیرے تئیں یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
بخش تجھکو بہت کچھ ہر ایک طرح کی خیر وخوبی کی زیادتی دنیا میں آخرت میں اولاد کی بہتایت
نسبی کی اولاد باطن کی اولاد سب پیغمبروں کی امت سے تیری امت کی بہتایت سب
خلق کے علم سے تیرے علم کی زیادتی سب کے عمل سے تیرے عمل کی بہتایت سب کے ثواب
سے تیرے عملوں کے ثواب کی بہتایت اللہ کے ذکر کے پیچھے زمین میں آسمان میں تیری
یاد کی تیرے ذکر کی مذکور کی بہتایت دونو جہان میں تیرے دوستوں کی بہتایت
اور قرآن دیا تجھکو قرآن میں ہر طرح کے فائدوں کی بہتایت ہے اور حوض کوثر
بھی دیا تجھکو حدیث شریف میں آیا ہے کوثر ایک ندی ہے بہشت کے اندر کنارے
اسکے سونے کے ہیں موتی اور یاقوت اوسمیں جڑے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ کنارے
اس حوض کے زمرد کے ہیں فراخی لنباؤ اور چوڑاؤ اوسکا ایسا ہے جیسے صنعا سے عدن
تک صنعا اور عدن دو شہر ہیں اون دونوں شہروں میں تفاوت بہت ہے خاک
اوسکی مشک سے زیادہ تر خوشبودار ہے اور پانی اس کا برف سے زیادہ تر سفید ہے
سرد ہے شفاف ہے شہد سے زیادہ تر میٹھا مزیدار ہے اور اسکے ہر طرف کناروں
کے اوپر سونے کے باسن پیالے آبخورے کوزے ہر طرح کے روپے کے سونے کے دھرے
ہوئے ...... تیار ہیں ہزاروں لاکھوں اتنے ہیں جتنے آسمان میں ستارے
ہیں ہر ایک مومن مسلمان کی قدر اور مرتبے کے موافق تیار ہیں قیامت کے دن جب
خلق کے اوپر نہایت پیاس ہووے گی بے اختیار ہوکر پانی پانی کرینگے۔ تب اللہ
تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اوسکو اپنی پیٹھ کے اوپر رکھکر قیامت کے میدان میں حاضر
کریگا جہاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم فرماوینگے وہاں رکھیگا
جہاں کہیں تشریف لیجاوینگے وہ حوض بھی اون کے ہمراہ جاویگا پھر کبھی پیاسا نہوگا
ہمیشہ ہمیشہ خوشحالی میں رہیگا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پھر نماز پڑھ یا محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اپنے پروردگار کی بندگی کر رضامندی حاصل کرنے

Marfat.com

کے واسطے اور قربانی کر خدا کے حکم سے خدا کے واسطے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
تجھ کو بڑی بڑی نعمتیں اللہ تعالے نے بخشی ہیں تو اپنے پروردگار کی بندگی میں رہ اپنے
خاوند کی طرف مشغول ہو اون کافروں کی باتوں کو کچھ خاطر میں نہ لا غمگین مت ہو اِنَّ
ع شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۵ تحقیق دشمن تمہارا برا کہنے والا تمہارا وہی دم کٹا ہوا ابتر اوسی کی
خیر و خوبی دو جہان کی کٹ گئی ہے اوسکی اولاد و نسل نہ رہے گی اور تمہاری اولاد ظاہر
کی باطن کی تمہاری خیر و خوبی بزرگی بڑائی عزت و حرمت قیامت تک ہمیشہ باقی رہیگی
خدائے تعالے کی رحمت اور درود وسلام حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم کے اوپر ابدالآباد تک چلا جاویگا اس دولت کو کبھی نقصان نہ آویگا اس سورت میں
نماز پڑھنے کو اور قربانی کو حکم فرمایا نماز بدن کی دل کی عبادت ہے اسمیں اشارت ہے جو تمہارے
اوپر اللہ تعالے کا بہت بڑا فضل ہے بڑا احسان ہے بہت کچھ تمکو بخشا ہے بہت بہت
نعمتیں بخشیں ہیں اون نعمتوں کا شکر ادا کرنا اسطرح سے ہے کہ ہر طرح سے بندگی تن سے
دل سے مال سے بجا لاتے رہو پھر اوس بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمہارے
واسطے رکھی ہیں تیار ہیں کسی دشمن کی بات کو کچھ خاطر میں نہ لاؤ ناخوش مت ہو تمہاری
دولت ہمیشہ رہنے والی ہے۔ دشمنوں کی خیر و خوبی سب طرح کی کٹ گئی خراب
ہوئی اور اس حکم میں نماز کی اور قربانی کی فضیلت اور بڑائی کی طرف اشارت ہے
ایسی بڑی نعمتیں جو اللہ تعالے نے اپنے محبوب (صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم) کو بخشی ہیں
اون نعمتوں کا بدلا شکر احسان کا کسیطرح سے ادا نہیں ہوسکتا اسواسطے نماز پڑھنی
کو فرمایا اوس بندگی میں اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی راہ بتائی اوس شکر کو قبول فرمایا
مومن مسلمان کو چاہیئے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت میں اپنے
اوپر اللہ تعالے کی ہزاروں نعمتوں کو بوجھکر نماز کی بہت بڑائی قدر بوجھے اور ادب سے
اخلاص سے فرض واجب سنت نفل نمازیں پڑھتا رہے اللہ تعالے کی نعمتوں کے شکر
کا ادا ہوتا اس عمل میں بوجھے اوسکے ثواب کی کچھ حد نہیں سب طرح کے عملوں میں اس
عمل کے برابر کوئی عمل نہیں اور قربانی کا ثواب بھی جو صبح کے وقت عید الضحیٰ کی نماز

Marfat.com

کے بعد جو مقرر ہوئی ہے بہت بڑا ثواب ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ قربانی حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے ہر ایک بال کے بدلے میں جو قربانی میں ہے
بکری گائے اونٹ کی ایک نیکی عملنامے میں لکھی جاتی ہے اور حدیث شریف میں
آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو فرمایا اوٹھو اپنی قربانی کے ذبح کرنے میں حاضر ہو دیکھو پہلا قطرہ جو قربانی سے لہو کا نکلیگا
اوس قطرے کے نکلنے میں گناہ اگلے پچھلے بخشے جاوینگے اور کہو اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِی وَ
مَحْیَایَ وَمَمَاتِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر اصحابوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم یہ ثواب قربانی کا اتنا خاص تمہارا اور تمہارے اہل بیت ہی کا ہے یا تمام
مسلمانوں کو بھی یہی ثواب ہے۔ فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کرے گا اوسکو یہی
ثواب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان آدمی بکری یا گائے عید کے دن
قربانی کرے اور ایک آدمی اُس قربانی کے پوست میں چمڑے میں سونا دیا بھر کر صدقہ
دیوے خیرات کرے اوس خیرات کا ثواب اوس قربانی کے ثواب کو نہیں پہونچتا
اور حدیث شریف میں آیا ہے سَمِّنُوا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّہَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ موٹا کرو تم اپنی
قربانیاں یہ آخرت میں پلصراط کے اوپر تمہاری سواری گھوڑے ہو جاوے گی آسانی
سے تم پار ہو جاؤگے اللہ تعالے کی نعمتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کی طفیل سے مومن مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں بے نہایت ہیں کہانتک کوئی بیان کر سکتا ہے
یہ بہت کچھ کوثر کی حقیقت ہے اللہ تعالےٰ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم کے تئیں اپنے فضل وکرم سے اوسکو بخشا ہے اور اونکے طفیل سے اون
کی امتکو بھی اوسکا نصیب ملا ہے اور آخر تک ہمیشہ ہمیشہ ملتا جاوے گا۔

سورۃ الکافرون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ست آیات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

Marfat.com

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ

تو کہدے منکرو میں نہیں پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَلَآ اَنْتُمْ

جسکو میں پوجوں اور نہ پوجوں میں جسکو تم نے پوجا اور نہ تمکو

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۭ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ ع

پوجنا جسکو میں پوجوں تمکو تمہاری راہ اور مجھکو میری راہ

سورہ کافرون مکی ہے اسمیں چھ آیتیں ہیں چھبیس کلمے ہیں ننانوے حرف ہیں روایت ہے کہ ایک کافروں کے گروہ ابوجہل عاص بن ولید امیہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام کہلا بھیجا اور اپنی بیوقوفی سے اسطرح صلح کرنے لگے اور کہنے لگے یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک برس تم ہمارے خداؤں کی بندگی اور عبادت کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کرینگے۔ اور ایک روایت میں یہ ہے کہ یہ سب ملکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے چچا کے پاس گئے اور اون کو کہا کہ تم جاکر اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو کہ ہماری بات قبول کریں یہ بات نہیں کہ یہ تمہاری شفاعت خدا کے پاس کروا دینگے اور جو وے ایک دن ہمارے معبودوں کی بندگی کرینگے تو ہم بھی ایک ہفتہ اون کے معبودوں کی بندگی کرینگے۔ اور جو وے ایک ہفتہ ہمارے خداؤں کو پوجیں تو ہم ایک مہینے تک اون کے خدا کو پوجینگے۔ اور جو وہ ایک مہینہ تک یہ کام کرینگے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہینگے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آکر یہ پیغام پہونچایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم غصے ہوئے اور کچھ نہ فرمایا چپکے ہو رہے اور اس پیغام سے ناخوش ہوئے اللہ تعالے نے یہ سورت بھیجی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اے گروہ کافروں کے
لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ بندگی نہیں کی میں نے کبھی پچھلے وقتوں میں اور اب بھی بندگی نہیں
کرتا ہوں اُس چیز کی جس چیز کی تم بندگی کرتے ہو یعنے اون بتوں کی بندگی جنکی تم کرتے
ہو میں نہ کبھی آگے کی ہے نہ اب کرتا ہوں۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ اور نہ تم پوجنے
والے ہو بندگی کرنے والے ہو آگے کو اوس پاک پروردگار کی جسکی اب میں بندگی
کرتا ہوں پوجتا ہوں وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ اور نہ میں پوجنے والا ہوں بندگی
کرنے والا ہوں کبھی آگے کو جسکو پوجا تمنے جسکی بندگی کی تمنے یعنے ان بتوں کو جو تم
آگے سے پوجتے ہو میں کبھی آئے اونکو پوجنے والا نہیں وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ
اور نہ تم بندگی کرنے والے ہو اب بھی اور آگے کبھی جسکی بندگی میں کرتا ہوں ہر حال
میں اور ہر وقت میں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ تمکو لائق ہے دین تمہارا اور
مجھکو سزاوار ہے بہتر ہے دین میرا تم اپنے طریق کو دین کو چھوڑ دینے کے نہیں میں
بھی اپنے طریق کو دین کو چھوڑنے والا نہیں تمکو تمہارے دین کی جزا ملے گی بدلا ملیگا
خواری عذاب آگ دوزخ اور مجھکو میرے دین کی جزا ملے گی بدلا ملے گا۔ عزت و دولت
رحمت بہشت دیدار خدا کا اس سورت کا حکم جب جہاد کرنے کو اور لڑائی کرنے کو
کافروں کے ساتھ مومنوں کے تئیں فرمایا منسوخ ہوا اور یہ بات کہ تمہارا دین تمکو اور ہمارا
دین ہمکو موقوف ہوئی۔ حکم ہوا اللہ تعالے کا جو دین کافرون مشرکوں کو کہو ایمان لاویں
اور نہیں تو اون کو مارو اور قتل کرو اور اس آیت میں مومنوں کو یہ فائدہ ہے کہ ہر
طرح اپنے دین و ایمان کے اوپر ثابت قدم رہے مضبوط رہے کوئی کسی طرح سے کسی راہ
سے بے راہ کیا چاہے ہرگز اوسکا تابع نہ ہووے اوس سے یہی کہے تو اپنی راہ
چلا جا میں اپنی راہ میں جاتا ہوں مجکو تیری راہ سے کچھ کام نہیں اور اس سورت
میں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغمبر ہونے
سے پہلے بھی کبھی سوائے خدائے تعالے کے اور کسی چیز کی بندگی نہیں کی تھی جیسے
اور اصحاب مسلمان ہونے سے پہلے نادانی سے بت پوجتے تھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم اول سے آخر تک اللہ تعالےٰ ہی کی بندگی میں رہے خدائے تعالےٰ ہی کی عبادت کرتے رہے اور اس سبب سے اللہ تعالےٰ نے اون کافروں کے جواب میں فرمایا کہ اون سے کہو میں نہ آگے ایسا کام کیا ہے نہ اب کرتا ہوں نہ پھر کبھی کرونگا ہمیشہ خدای تعالےٰ کی بندگی کرنی یہی میرا دین ہے میں اسی اپنے دین پر قائم ہوں تم جانو تمہارا دین اور یہ خطاب اون کافروں کے ساتھ ہے جو ہمیشہ کافر رہے کبھی مسلمان نہ ہوئے اللہ تعالےٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے دین و ایمان قائم رکھے محکم رکھے آمین آمین آمین۔

سورۃ النصر مدنیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ثلث آیات

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تونے دیکھے لوگ داخل ہوتے ہیں اللہ کے دین

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

میں فوج فوج اب پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں اور گناہ بخشوا اُس سے بیشک وہ معاف کرنیوالا ہی

سورۃ اذا جاء مدنی ہے اسمیں تین آئتیں ہیں اُنیس کلمے اکیاسی حرف ہیں یہ سورت مکے کے فتح کرنے کے پیچھے نازل ہوئی جب دین مسلمانی کا خوب قائم ہوا آدمی ہر طرف سے فوج فوج اس دین میں آنے لگے مسلمان ہونے لگے تب اس نعمت کی شکر گذاری کو ارشاد فرماتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ جس وقت آئی یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم یاری دینی مدد کرنی خدا کی اور فتح مکہ کی اور لوگوں کی فتح وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ اور دیکھا تونے آدمیوں کو داخل ہوتے ہیں خدا کے دین میں مسلمانی میں گروہ گروہ فوج فوج بہت بہت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پھر اوس مدد اور فتح کی

Marfat.com

شکر گذاری میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) پاک جانو اللہ کو جھوٹھا وعدہ کرنے سے اور پاک سمجھو خدائے تعالےٰ کو سب عیبوں سے سب نقصانوں سے شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کرنے والے پالنے والے کا جو ایسی ایسی بڑی بڑی نعمتوں کا دینے والا ہے ظاہرہ باطن کی فتح کشائش بخشنے والا ہے تمکو اور تمہاری امت کو حمد کرو ثنا کرو صفت کرو تعریف کرو اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے سچے کرنے کے اوپر اس آیت میں اشارت ہے کہ مومنوں کو چاہیئے اللہ تعالےٰ کی تسبیح کے ساتھ حمد بھی ملاویں سبحان اللہ کو الحمد للہ کے ساتھ کہیں اور اول یہ بات جانیں یقین کریں کہ وہ پاک پروردگار تمام خلق سے بے نیاز ہے سب طرح کی غرضوں سے حاجتوں سے پاک ہے کسی بات کا محتاج نہیں سب خلق کو جو پیدا نہ کرتا نہ بناتا تو اوسکی خدائی میں کچھ ایک ذرہ نقصان نہ ہوتا اور اب چاہے تو ایک دم میں سب کو نیست و نابود کر دیوے تو اوسکی بادشاہی میں کچھ نقصان نہ آوے ہر طرح سے وہ غنی ہے پاک ہے پھر اس بات کے ساتھ یہ بات جانیں کہ اس پاک پروردگار نے اپنی بے نیازی کے ساتھ مہربانی سے فضل کی راہ و کرم کے سبب سب خلق کو پیدا کیا اتنے سب کا پالنے والا ہے* دنیا و آخرت کے کام بندوں کے آپ کر دینے والا ہے اپنے دین کو قائم کرنے والا ہے محکم کرنے والا ہے حمد اور تعریفیں اچھی اوس خاوندہی کو لائق ہیں اور کسیکو لائق نہیں اور جسکو وہ خاوند ایسی تعریف کے لائق کر دیوے جیسے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو لائق کر دیا . . . . اور اون کی امت کے مقبول لوگوں کو کر دیا ہے یہ بھی اوسی خاوند کا فضل ہے کرم ہے وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا اور معافی مانگو یا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم) خدائے تعالےٰ سے اپنی امت کے گناہوں کی بخشش چاہو تحقیق ہے وہ پاک پروردگار ہے توبہ کا قبول کرنے والا ہے جو کوئی بخشش بخشائش چاہے اوسکے گناہوں کا بخشنے والا ہے اور اس آیت میں اشارت ہے جو اس فتح کے ہوتے ہیں اور جو فتحیں ہوینگی کسی بار و اصحاب کسی مومن مسلمان کے دل میں یہ خطرہ آجاوے کہ یہ فتح کا فروں کے اوپر مشرکوں کے اوپر ہماری محنت سے

[illegible]

[illegible]

ہماری تدبیروں سے ہوئی ہے تو چاہیئے اوسپر توبہ کرے استغفار کرے اور جب [illegible]
مومن کا دل ایمان کے نور سی معمور ہو جاوے بڑے بڑے خطرے جاتے رہیں نفس اور شیطان
کے اوپر فتح پاوے تو چاہیئے کہ یہ نہ جانے کہ میری محنت سی ریاضت سے ہوئی جو ایسا
خطرہ آوے تو استغفار کرے گناہ جانے اور جانے کہ سب قدرت خداے تعالے
کی ہے بغیر اوسکی مہربانی کے مدد کے کچھ نہیں ہوتا۔ خبر میں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے آنے سے پہلے ہر روز ستر بار استغفار کرتے
تھے خداے تعالے سے بخشائش چاہتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تب سے ہر
ہر دن سو مرتبہ استغفار کرنے لگے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سورت
کے نازل ہونے کے پیچھے نہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کو جو نماز پڑھی ہو اور اوسکے پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے
پیچھے استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے پیچھے استغفار کرتے تھے اور اس آیت
میں سب مومنوں مسلمانوں کو ارشاد ہے یوں سمجھیں و جہیں کہ جب حضرت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو استغفار کا حکم ہو رہا ہے تو اور کوئی امت
کے آدمیوں میں دوسرا کون ہے جو اپنے آپ کو استغفار کا محتاج نہ جانے سب
مومن کیسی ہی ولایت کے درجے کو پہنچیں کیسے ہی عبادت بندگی کرتے رہیں خدمت
میں حاضر رہیں چاہیئے کہ آپ کو تقصیروار ہی بوجھتے رہیں گنہگار [illegible] رہیں
ہمیشہ توبہ و استغفار کرتے رہیں بخشش اور بخشائش مانگتے رہیں اپنا کچھ حق اللہ
تعالے کے اوپر شکر کا بندگی کا ذکر کا فکر کا ثابت نہ کریں ہمیشہ اوس پاک پروردگار کا
حق فضل و کرم کا احسان کا ہر طرح کا جان و مال بوجھتے رہیں اپنے تئیں تقصیروار
ہر طرح سے سمجھکر گناہوں کی معافی مانگتے رہیں اس راہ میں فضل و کرم کے امیدوار
رہیں اور اس سورت میں یہ اشارت ہے کہ یہ مسلمانی کا دین اللہ کا دین ہے اس کو نام
دین اللہ فرمایا اور یقین جاننا چاہیئے کہ جو اب مقبول دین ہے وہی دین ہے اور دین
اب کوئی مقبول نہیں جو کوئی مسلمانی کے دین میں رہ کر مسلمانی کا کام کریگا اوسکو

Marfat.com

قبولیت خدائے تعالیٰ کی حاصل ہووے گی سب مقصدوں کو آپ سے آپ اس دین کا صاحب پہونچا دیگا اور جو کوئی اور دین کا کام کریگا کیسا ہی ہو جاوے خواہ پانی کے اوپر چلے خواہ ہوا میں اڑے آخر کو ڈوبے گا یچھے گریگا خوار ہو ویگا نامقبول ہی رہیگا اور اوس دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت بڑی نعمت تھی اپنے محبوب کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بخشی اور ان کے طفیل سے تمام امت کو بخشی اس نعمت کی شکرگذاری سب کے اوپر لازم ہے پھر اس نعمت کی شکرگذاری میں جو کچھ تقصیر ہو جاوے اسواسطے استغفار کا حکم ہوا اس حکم میں سب کو لازم ہے کہ اپنے دین و ایمان کی سلامتی کا شکر کرتے رہیں اور اس شکر کرنے میں شکر کا حق ادا کرنے میں آپ کو تقصیروار سمجھتے ہیں ہمیشہ استغفار کرتے رہیں گناہوں کی بخشش مانگتے رہیں یہ سورت قرآن کی سورتوں میں آخر کو نازل ہوئی ہے آخر کی سورت اترنے میں یہی سورت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب یہ سورت اتری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایکدن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک بندے کے تئیں خدائے تعالیٰ نے اختیار دیا ہے دنیا میں رہنے کا اور وفات کا حیات دنیا میں رہے چاہے وفات پاوے اس بندے نے وہ بات اختیار کی جو آپ کو حق تعالیٰ کی طرف پہونچاوے حضرت امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنکر اس بات کو سمجھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم اپنی بابت فرماتے ہیں یہ سمجھکر اون کی جدائی یاد کر کے روئے پھر دو برس کے پیچھے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے حجۃ الوداع آخر کا حج کیا ان دنوں یہ آیت نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا اس آیت کے اترنے میں اور وفات میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اسی دن کا تفاوت تھا پھر یہ آیت اوتری يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ اس آیت اور وفات سے بتیس دن کا فرق تھا پھر اسکے پیچھے یہ آیت نازل ہوئی وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ یعنے کرو پرہیزگاری کرو اوس دن کے واسطے جو رجوع کروگے اوس دن

Marfat.com

ہیں اللہ تعالے کیطرف اور قیامت کے دن کا کام سب دن میں خدائے تعالے کے حضور میں حاضر کیئے جاؤگے دنیا میں کر رکھو پھر یہ آخر آیت ہے قرآنمجید کی اسکے پیچھے کوئی آیت نہیں اُتری .... اکتیس کے دن کے پیچھے ایک روایت ہیں ساٹھ دن کے پیچھے ربیع الاول کے مہینے میں بارہویں تاریخ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے وفات پائی حضرت کا وصال ہوا دونوں جہان کے مقصود کو پہنچے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

سورۃ اللھب مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس آیات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ○ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ○

ہلاک ہو جیو ہاتھ ابولہب کے اور ہلاک ہوؤ نہ کفایت کیا اوسکو مال اسکے نے اور جو کچھ کمایا

سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○

شتاب داخل ہوگا آگ شعلہ والی میں اور جورو اسکی اوٹھانیوالی لکڑیوں کی

فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ ○

بیچ گردن اوسکی کی ہے رسی پوست کھجور سے

سورۃ لہب مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں ہیں چوبیس کلمے اکیاسی حرف ہیں خبر میں آیا ہے پہلے دنوں میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کچھ حکم احکام پیغمبری کے اور ارکان اسلام کے کسی کے اوپر پہنچائے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنے خبر دو قیامت کے دن کی سختی کی اپنے خویش قرابتوں کو جو بہت نزدیک ہیں راہ ہدایت کی اون کو سمجھاؤ اور اپنی پیغمبری کی بات ظاہر کرو اس سبب سے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مکے سے ایک دن باہر نکلے پہاڑ جسکا صفا نام ہے تشریف لائے بیٹھے اور اپنے سب خویش بھائی بندوں کو بلایا سب آئے جمع ہوئے پوچھا ہمکو کسواسطے بلایا ہے تم نے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ

Marfat.com

و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا تم میرے تئیں سچا جانتے ہو میرے سچ کہنے کے اوپر یقین
رکھتے ہو سبھوں نے کہا ہم تم کو سچا جانتے ہیں کبھی تم سے کوئی جھوٹ بات ہمکو معلوم
نہ ہوئی پھر فرمایا کہ جو میں تمکو خبر دوں کہ ایک دشمن تمہارا لوٹنے مارنے کے واسطے
آتا ہے فلانے وقت آویگا لوٹے گا اس بات کو میری سچ جانوگے سبھوں نے کہا ہم
تمکو راست گو سچا جانینگے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا میری
مثال اور تمہاری ایسی ہے جیسے ایک شخص کہیں جاتا تھا ایک فوج دشمن کی اوسنے
دیکھی اوسکی قوم کے لوٹنے مارنے کے واسطے آتی ہے اون نے یہ بات معلوم کرکے شتاب
آکر اپنی قوم کو خبر دی کہ دشمن تمہارے اوپر آتا ہے شتابی سے اپنا اپنا ٹھکانا پکڑو آپ
کو بچاؤ سنبھالو اسیطرح سے میں تمکو آخرت کے حال کی سختی کی خبر دیتا ہوں تم
ایمان لاؤ مسلمانی کا دین اختیار کرو بتوں کے پوجنے کو چھوڑو آخر کو اللہ تعالے کے
حضور میں جانا ہے جو کوئی ایمان لاویگا اچھا کام کریگا نجات پاویگا اور جو کوئی اس بات کو
نہ سنیگا دوزخ کے عذاب میں پڑیگا پھر اسیطرح کی باتیں فرماکر ہر ایک آدمی کو اپنے
اہلبیت میں خطاب کیا اے فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب
کی بیٹی محمد کی پھپھی اے عبد المطلب کی اولاد اے بنی ہاشم اے فلانے میں مالک نہیں
اللہ تعالے کے حکم میں کسی چیز کا جو ایسے حال کے اوپر رہوگے تمکو خدا کے عذاب سے
دوزخ سے چھڑا نہ سکونگا۔ اس بات کے اوپر بھروسا مت رکھو کہ تم میرے خویش و قرابتی ہو
میرے نزدیکی ہو اور پھر تم اس کفر اور شرک میں رہو اور میں تمکو عذاب سے چھڑا سکوں
مجھکو یہ قدرت نہیں ایمان لاؤ مسلمان ہو مسلمانی کے کام کرو حضرت نبی صاحب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اسطرح کی باتیں کہیں ہدایت فرمائی جس کسیکو سعادتمندی
نصیب تھی خوش ہوا ایمان لایا مسلمان ہو مراد پائی اور جو لوگ بے نصیب تھے
ناخوش ہوئے ابو لہب حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چچا تھا مشرک
تھا یہ باتیں سنکر ناخوش ہوا اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تمنے ہمکو ایسی
بات کیواسطے بلایا تھا جمع کیا تھا تبا لک ہلاکی ہو تجھکو ایسی بے ادبی کی باتیں کہکر

Marfat.com

اوٹھ گیا اور اور لوگ بھی چلے گئے۔ تب یہ سورۃ نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ ہلاک ہوویں ٹوٹے جائیں دو نو ہاتھ ابو لہب کے دنیا و آخرت اوسکی جاتی رہے ہلاک ہووے ابولہب وَتَبَّ اور ٹوٹ گیا ہلاک ہوا ابولہب دنیا کی خوبی اُسکی جاتی رہی بے ادبی کرنے کے سبب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں۔ روایت ہے کہ جب یہ سورت اللہ تعالےٰ نے بھیجی ابولہب کو خبر ہوئی غصے ہو کر ایک پتھر ہاتھ میں لیکر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف قصد کیا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ کعبے میں بیٹھے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حال میں دیکھکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وہ ملعون غصے سے آتا ہے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پرواہ نہیں وہ مجھکو نہ دیکھ سکیگا پھر وہ نزدیک آیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھکر پوچھا تیرا یار کہاں ہے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ وہ میری ہجو کرتا بُرا کہتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تیری ہجو نہیں کی خدائے تعالےٰ نے تیری برائی کی حقیقت بیان کی ہے اوسنے کہا جو اوسکو پاتا تو منہہ میں پتھر مارتا یہ بات کہکر پھر گیا۔ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو دیکھ نہ سکا پھر ہمیشہ دشمنی کرتا رہا آخر کو ہلاک ہوا دوزخ میں پڑا اور اوسکے بیٹے کا نام عتبہ تھا حضرت پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا داماد تھا بی بی رقیہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی بیٹی اوسکے نکاح میں تھیں جب تبت یدا نازل ہوئی ابولہب نے بہت دشمنی سے اپنے بیٹے کو کہا میری خوشی چاہتا ہے تو رقیہ رضہ کو طلاق دے عتبہ نے طلاق دیا اور اور بے ادبیاں کیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس بدبخت کو بہت آزردہ ہوکر بددعا کی فرمایا الٰہی اوسکے اوپر اپنے کتوں سے ایک کتا موکل کر اس بددعا کے سبب ایک دن راہ میں مسافرت میں ایک شیر نے اُسکو پکڑکر مارڈالا کھا گیا مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ نہ

Marfat.com

اور نہ کیا نفع کیا اوس سے دنیا و آخرت کی خرابی و خواری کو دوزخ کے عذاب کو اس ابولہب سے اُسکے مال نے اور اوس چیز نے جو کسب کیا یعنے اوسکا مال واولاد اوسکے کچھہ کام نہ آئے سوداگری کے مال اور اوسکے بیٹوں نے اوسکو کچھ فائدہ نہ دیا کسی چیز نے اوسکو دوزخ کے عذاب سے نہ چھڑایا سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ شتاب داخل ہو ویگا دوزخ کی آگ میں شعلہ مارنے والی بھڑکنے والی جو ہمیشہ بھڑکتی رہے گی کبھی بجھنے کی نہیں وَامْرَاَتُهٗ اور داخل ہووے گی ابولہب کے ساتھ اوس جلتی دوزخ کی آگ میں جورو اوسکی ام جمیل حَمَّالَةَ الْحَطَبِ اوٹھانے والی لکڑیوں کی فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ گردن میں اُسکے سی ہے خرما کے درخت کے پوست کی اس آیت میں کئی باتوں کیطرف اشارت ہے ایک بات ہے کہ اس آیت میں ابولہب کی اور اوسکی جورو کی خست بخیلی کم بختی کا بیان ہے مال و دولت اُسکے پاس بہت تھا اس فراغت کے ساتھ بخیلی کے سبب اپنے گھر کی لکڑیاں جلانی کی جنگل سے توڑ کر خرما کے درخت کے پوست کی رسی سے پشتارا باندھ کر پیٹھ کی اوپر دھر کر لاتی تھی ابولہب کا مال کچھہ کام نہ آیا دنیا میں وہ اور اوسکی جورو دونو اس خواری میں رہے اور آخرت میں مال کے ساتھ دوزخ میں پڑینگے جس کم بخت کے اوپر خدائے تعالے کا غضب پڑتا ہے اوسکا یہ حال ہوتا ہے اللہ تعالے مومنوں کو اپنے غضب سے پناہ میں رکھے اور دوسری یہ بات ہے جو وہ ام جمیل حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہمسائے میں رہتی تھی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے یاروں کے ساتھ بہت بڑی دشمنی رکھتی تھی رسی گلے میں ڈالکر باہر جنگل میں جاتی اور وہاں سے کانٹے ببول کے توڑ کر بوجھا باندھ کر لاتی اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو کعبے میں نماز کے واسطے جاتے تھے وہ کانٹے راہ میں ڈالدیتی تھی بہت اصحاب یار حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ننگے پاؤں پھرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مبارک قدموں میں اور یاروں کے پاؤں

Marfat.com

میں وہ کلسنے لگتے پیچھے درد بیوبخت اللہ تعالیٰ نے اوسکو برے حال سے مارا ایکدن
بوجھا باندھ کر لاتی تھی راہ میں ایک بڑا پتھر تھا اوس بوجھے کو پتھر کے اوپر رکھ آپ
اوس پتھر کے اوپر آرام کرنے کے واسطے لیٹی وہ بوجھا سر کیطرف تھا اور گلے
میں رسی پڑی رہی سوگئی وہ بوجھ حکم سے خدا کے نیچے زمین کے گرگیا وہ رسی
اوسکے گلے میں بند ہو گئی گلا گھٹ کر تڑپ تڑپ کر مرگئی اوسیطرح سے دوزخ میں چلی
گئی اور تیسری بات یہہ ہے کہ اس بدبخت عورت کا یہ برا کام تھا کہ سخن چینی کرتی تھی
ایک جگہہ کی بات دوسری جگہہ میں لیجاتی تھی ادہر کی اُدہر لگاتی لوگوں کے درمیان
دشمنی ڈالدیتی لڑائی کرواتی مسلمانوں کی باتیں لیئے پھرتی ....
....یہ بہت
بری خصلت ہے جسمیں یہ خصلت ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی آگ جلانے کے واسطے
لکڑیاں ڈہونڈہ لاکر آگ میں ڈالتا جاوے آگ بھڑکاتا جاوے اسیطرح سے مردود
سخن چین عورتیں ہوتی ہیں باتیں ادہر ادہر کی لیجا کر دشمنی کی آگ آپس میں
جلاتی ہیں اس سبب اپنی گور میں آگ لگاتی ہیں اسواسطے اوس بدبخت عورت کو
حمالۃ الحطب لکڑیاں ڈہونے والی ایسی باتیں کیں فرمایا چوتھی بات یہہ ہے اس بدبخت
کو ان کاموں کے سبب ان باتوں کے عذاب میں دوزخ کے درمیان آگ کی لکڑیاں
پہاڑ برابر بوجھ باندہ کر عذاب کے فرشتے اوسکی گردن پر پیٹھ پر رکھکر دوزخ کی آگ میں
ڈالدینگے اور دوزخ کی بڑی بڑی لوہے کی زنجیروں کو ستر ستر گز کی اوسکے حلق
میں ڈالکر نیچے کی راہ سے نکالکر اوسکے گلے میں پھانس کر دوزخ میں گھسیٹ کر
کھینچینگے اسیطرح سے ہمیشہ ہمیشہ عذاب کرتے رہینگے اور اوسکا گلا رسی سے گھونٹ
گھونٹ کر عذاب کرینگے۔ مومنوں مسلمانوں کو چاہیئے ایسی بری خصلتوں سے جو کسی
میں ہوویں توبہ کریں کسی مسلمان کو آزار نہ دیں غیبت سخن چینی چغلخوری نہ کریں جھوٹ
تہمت کسی پر نہ دیں اور جو بری عادتیں بدخصلتیں ہیں چھوڑ دیں مسلمانی کے اچھے
کام اچھی باتیں اچھے نیک راہ اختیار کریں جس سے عذاب میں دوزخ کے گرفتار نہو دیں

Marfat.com

بہشت میں پہنچیں خوبیاں پاویں آرام پاویں آمین آمین آمین :-

سورۃ الاخلاص مکیۃ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وھی اربع اٰیاتٍ

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ

کہہ اے محمد وہ اللہ ایک ہے — اللہ بے احتیاج ہے — نہیں جنا اوسنے — اور نہیں

يُوۡلَدۡ ۙ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

جنا گیا — اور نہیں ہے واسطے اسکے برابری کرنے والا — کوئی

سورہ اخلاص مکی ہے اسمیں چار آیتیں چودہ کلمے سینتالیس حرف ہیں تفسیر میں لکھا ہے کہ بعضے آدمی حضرت موسےٰ کی امت یہود حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت میں آئے سوال کیا پوچھا اے ابوالقاسم تو ہمارے آگے اپنے خدا کی صفت کر تعریف کر ہم بوجھیں سمجھیں تو تیرے خدا پر ایمان لاویں ہمنے توریت میں خدا کی صفت دیکھی ہے۔ ہم جانتے ہیں تم کہو خدا کیا چیز کھاتا ہے کیا پیتا ہے کاہکا ہے کس چیز کا ہے سونے کا ہے یا روپے کا ہے اوسنے کسکی میراث پائی ہے پھر اس سے کسکو میراث پہنچیگی۔ اسبات کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اون لوگوں کے جواب میں کہ جو خدائے تعالےٰ کی صفت پوچھتے ہیں وہ خدا ایک ہے اپنی ذات میں صفات میں اور کوئی دوسرا اوسکا ساجھی نہیں کوئی اوسکا شریک نہیں نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہے نہ صفت کسی کی خدا کی سی صفت ہے۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ تعالےٰ صمد ہے بے نیاز ہے کسی بندے کا کسی چیز کا محتاج نہیں کھانے پینے کی اُسکو حاجت نہیں سب کوئی اور سب کچھ محتاج ہیں وہم اور فہم سب کے اوسکی معرفت میں اُسکے پہچاننے میں عاجز ہیں عقل اوسکی ذات اور صفات کے کمالوں کو

لے مولینا احمد رضا خاں کا ترجمۃ القرآن ہے ہم نے تم فرماویں جو نظم قرآنی کے بالکل مطابق ہے ۱۲ الوارشید محمد عبدالعزیز عفا عنہ

خوبیوں کو تمام پا نہیں سکتی بے حد خوبیاں ہیں اوسکی ذات میں بے نہایت کمال ہیں اوسکی صفتوں میں جتنا اوسنے آپ کو بتایا ہے اوتنا ہی عقلوں نے پایا ہے لَمْ یَلِدْ نہیں جنا اوسنے کسیکو کوئی اُسکا بیٹا نہیں نہ عزیر علیہ السلام جیسے یہود نادانی سے کہتے ہیں اور نہ عیسے علیہ السلام جیسے انصاری کہتے ہیں وَلَمْ یُوْلَدْ اور نہیں جناگیا کسی سے وہ پاک پروردگار کسیکا بیٹا نہیں کسینے اوسکو جنا نہیں وہ ہمیشہ آپ سے آپ ہے نہ اوسکا کوئی ماں باپ ہے نہ کوئی بیٹا ہے نہ جورو ہے نہ فرزند ہے سب کوئی اوسکے پیدا کئے ہوئے ہیں بنائے ہوئے بندے ہیں اور جو کوئی ماں باپ اور جورو اور فرزند رکھتا ہے وہ خدا نہیں خدائی کے لائق نہیں اور خدا ے تعالے سب طرح کے عیبوں سے نقصانوں سے پاک ہے وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور نہیں ہے خدا کا کفو برابر کوئی وہ بے ہمتا و بے مانند ہے ایسا ہے یا ویسا ہے یہاں ہے وہاں نہیں ایسی بات کو اوسکی ذات اور صفات میں راہ نہیں جوڑے اور جورو سے جفت سے پاک ہے اوس پاک خاوندکی برابری کسیطرح کسی چیز کو سزاوار نہیں اس سورت میں تمام حقیقت توحید کی اور معرفت پروردگار کی اور اوسکی سب طرح کی صفتوں کا بیان ہے ایک صمد کے نام میں سب طرح کا بیان ہے بے نیاز ہے۔ وہ پروردگار ہر طرح سے جو بے نیاز ہے تو ہر طرح کے کمال اسمیں چاہئیں علم و حیات قدرت و سمع و بصر و کلام و رحم و کرم اور سب صفتیں اور سب خوبیاں اوس بے نیاز کو لازم ہیں جو ایک صفت کمال کی نہ ہووے تو محتاج ہووے بے نیاز نہ کہا جاے اور سب طرح کے عیبوں سے پاک چاہیئے جو ایک بھی عیب ہووے کسیطرح کا تو بے نیاز نہ کہا جاوے صمد کا نام فرمایا جس میں سب طرح کی بات ہے اور اس سورت میں بہت بیان درکار ہے بہت کچھ باتیں بھید کی بھری ہوئی ہیں حدیث میں فرمایا ہے سورۂ اخلاص کے پڑھنے میں تہائی قرآن تیسرے حصے قرآن پڑھنے کا ثواب ہے تین بار پڑھنے میں تمام قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور اس بات کا ایک بھید ہے۔ بڑے بزرگ لوگوں نے دین کے فرمایا ہے قرآن کے سب طرح کے بھید ہزاروں بھید ہیں وے کل بھید تین قسم ہیں ایک قسم

Marfat.com

ایک قسم بیان ہے اللہ تعالے کی معرفت کا توحید کا ثنا صفت کا دوسری قسم شریعت کی حکم کے احکام کا بیان ہے قصے مثالیں سب اس قسم میں داخل ہیں تیسری قسم بیان ہے آخرت کا وعدہ وعید بہشت و دوزخ اور جو کچھ اس جہان کی بات ہے ان تینوں قسموں میں ایک قسم کی بات ثناء صفت توحید و تنزیہ معرفت پروردگار کی وہ اس سورت میں تمام ہے اسواسطے قرآن مجید کی تیسرے حصے کے برابر ہے اسکے پڑھنے کی بڑی بڑائی اور بہت فضیلت ہے حدیث میں بہت فضیلتیں اس سورت میں فرمائی ہیں فرمایا ہے جو کوئی قل ہو اللہ احد ہر نماز کے پیچھے دس بار پڑھے بہشت میں ایک محل بہشت میں پڑھنے والی کے واسطے تیار ہوتا ہے اللہ تعالے اس سورت کی برکتیں مومنوں کو نصیب کرے

آمین آمین آمین

سورۃ الفلق مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وهي خمس آيات

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار صبح کے برائی سے چیز کے جو پیدا کیا ہے اور برائی اندھیرا کرنے والی

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَ

کی سے جس وقت چھپ جاوے اور برائی سے حد کرنے والی کی سے پھونکنے والیوں کے گرہوں میں اور

مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ○

برائی حسد کرنے والے سے جب حسد کرے

سورہ فلق اور سورہ ناس مدنی ہے سورہ فلق میں پانچ آیتیں اور ستر لکھے بہتر حرف ہیں تفسیروں میں بیان ہے کہ ایک یہودی تھا لبید بن اعصم اس لبید کی دو بیٹیاں تھیں ساحرہ جادوگر تھیں انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو اور کسی کے اوپر ہوتا تو سخت ... حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت کے اوپر بیماری کا اثر ہوا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ... حضرت

Marfat.com

پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر سکے اور چلنے میں سُست ہوئے تھے جیسے کسی نے پاؤں کو بند کیا ہے پھر اسطرح ہوئے کہ اکثر لیٹے رہتے اوٹھنے کی طاقت کم ہوگئی ایکدن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرمانے لگے کہ میں کچھ سوتا تھا کچھ جاگتا تھا کہ جبرائیلؑ اور ایک فرشتہ ہو اوس فرشتے کو میں نے آگے کبھی نہیں دیکھا تھا آئے جبرائیل علیہ السلام میرے سرہانے کیطرف آکر بیٹھے اور وہ فرشتہ پائیں کو بیٹھا اوس فرشتے نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کیا ہوا ہے کیا آزار ہے انکے تئیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا جادو کیا ہے کسینے پھر اوس فرشتے نے پوچھا کن نے جادو کیا ہے جبرائیلؑ نے کہا لبید اعصم یہود کی بیٹیوں نے کیا ہے پھر اوس فرشتے نے پوچھا کیا کیا ہے کس کس طرح کیا ہے کس جگہہ رکھا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کنگھی کرتے ہوئے دندانے میں اوسکے بال لگا تھا اس بال میں ایک صورت بنائی ہے کمان کی چلے میں اس سب کو جمع کر کر گیارہ گرہیں دی ہیں پھر ایک خرمے کی لکڑی میں رکھکر فلانے کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے گاڑ دیا ہے پھر اوس فرشتے نے پوچھا کیا کیا چاہیئے جو اثر جادو کا رہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا کوئی آدمی وہاں جاوے اوس کوئیں سے وہ سب نکال لادے وے گرہیں کھلیں تب چنگے ہوویں یہ بات کہکر دونوں فرشتے غائب ہوگئے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یہ باتیں تمام سنتے ہی حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا اسجگہہ کوئیں میں جو سب کچھ نکال لاؤ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ حکم کے موافق جاکر وہ سب نکال لائے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جسطرح کہا تھا اوسطرح پایا پھر وہ گرہیں لوگوں سے کہا کہ کھولیں پر نہ کھلیں تب جبرائیل علیہ السلام اوسوقت یہ دونو سورتیں لائے اللہ تعالے نے اس جادو کو دور ہونیکو اسلئے یہ دونو سورتیں بھیجیں دونو سورتوں کی گیارہ آیتیں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آیت آیت پڑھتے تھے ہر ایک آیت کے پڑھنے میں ایک ایک گرہ بغیر ہاتھ لگانے آپ سے آپ کھلتی گیا گیارہ آیتوں کے پڑھنے سے گیارہ گرہیں کھلگئیں اوسیوقت حضرت پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم صاحب کا تمام آزار جاتا رہا اسطرح ہوا جسطرح کوئی بند زنجیر ڈال میں بندھا ہوا تھا چھٹ گیا ان سورتوں کی برکت سے سب بلائیں بھاگ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پناہ پکڑتا ہوں میں فلق کے پروردگار کی جسنے رات اندہیاری سے صبح کی سفیدی نکالی اندھیاری سے اوجالا کردیا اور ہر ایک بند کا کھولنے والا بندھی چیزوں سے چیزیں نکالتا ہے تخم سے دانے نکالتا ہے تخم میں دانے بند ہیں پھر زمین میں پڑتے ہیں بند ہوتے ہیں درختوں کو نکالتا ہے حکم سے ہر بند کا کھولنے والا ہے کھیتیاں پیدا کرتا ہے ابر سے مینہ برساتا ہے بادل سے باران کھولتا ہے حیوان کی خلقت آدمیوں کی پیدائش اول کہیں بند تھی کھولدی پھر ہر ایک آدمی ایک وقت اپنے باپ کی پیٹھ میں بند ہے وہاں سے کھولکر ماں کے پیٹ میں پہنچاتا ہے پھر پیٹ میں بھی بند ہے ایک درجے سے اور درجے میں لاکر باہر دنیا میں نکالتا ہے اس قید سے چھٹاتا ہے پھر لڑکاپن کی قید میں رہتا ہے کچھ کام نہیں کرسکتا وہی خاوند قوت بخشتا ہے زور بخشتا جوانی کے درجے میں پہنچاتا ہے سب کام کے لائق کردیتا ہے۔ پھر اس حال میں بھی بہت بہت قیدوں میں بند ہوتا ہے۔ دنیا کی کئی حاجتوں کی قیدیں کھانے پینے کی قید ہر چیز کی حاجت میں بند پڑجاتا ہے پھر ان بندوں کو وہ خاوند کھولدیتا ہے سب کا کام کردیتا ہے روزی رزق کی راہ بتادیتا ہے۔ ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا دیتا ہے۔ پھر بڑی قیدوں میں بند ہے جہالت کے نادانی کے کوئیں میں پڑا ہوا ہے اپنے پیدا کرنے والے روزی دینے والے کو نہیں جانتا ہے اوسکے اوپر ایمان نہیں لاتا اوسکی بندگی بجا نہیں لاتا اوس راہ کے بتانے والے جو پیغمبر ہیں امام ہیں پیغمبروں کے خلیفے ہیں ہادی ہیں پیر ہیں مرشد ہیں اونکو نہیں پہچانتا اون کے اوپر ایمان نہیں لاسکتا مرنے کے پیچھے کی بات سے غافل ہے آخرت کی کچھ خبر نہیں اس جہان کا کیا بُرا ہے کیا بھلا ہے کچھ نہیں سمجھتا دنیا ہی کے بھلے بُرے کو سمجھتا ہے۔ دنیا کے بھلے کا جو اپنی طبیعت کے موافق ہووے جس میں نفس کی خوشی ہاتھ لگے وہی کام کرتا رہتا ہے یہ قید ایسی بری قید ہے جو اس سے دنیا میں نہ نکلے تو ہمیشہ ہمیشہ خواری ہی میں بند پڑا رہے

Marfat.com

ایسا گہرا کنواں ہے جواب اس زندگانی میں اس کنوئیں سے باہر نہ آوے تو خوار ہووے ہمیشہ ڈوبتا ہی چلا جاوے پھر وہ ایسا خاوند ہے جو اسنے اس قید سے نکلنے کی کھلنے کی راہ بتادی پیغمبروں کو بھیجا کتابیں بھیجیں قرآن بھیجا اسطرحسے لاکھوں کروڑوں کی بندیں کھول دیں سب قیدوں سے اونہیں چھڑادیا ہمیشہ کے آرام کے گھر میں پہنچادیا اور جوکوئی اسبات کو نہ سمجھا نہ بوجھا اور مسلمانی کے دین کی قدر نہ بوجھی مسلمانی کے کاموں کو بہت بڑا کام نہ جانا نہ کیا اس بھاری قید میں اس بلا کے گھر میں کنوئیں میں پڑا رہیگا خراب ہوتا چلا جائیگا یہی ایک بھید ہے کہ جو حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فلق ایک کنوئیں کا نام ہے دوزخ میں جب اوس کنوئیں کا منہ کبھی کھلتا ہے تو اوسکے عذاب کی سختی سے سب دوزخی فریاد کرنے لگتے ہیں آگ کی گرمی بہت بڑھ جاتی ہے فرمایا اوس کنوئیں کئی قسم کے آدمیوں کی جگہ ہے ایک بادشاہ حاکم جو ظالم ہیں ظلم کرتے ہیں حق ناحق کو نہیں پہچانتے ہیں اور وے لوگ جو یتیموں کا مال لیکر اوسمیں خیانت کرتے ہیں اونکو محروم کرتے ہیں اور دوسرے لوگ کہ جو حاکموں سے بادشاہوں سے مسلمانوں کے ضروری کاموں کے واسطے مال لیتے ہیں جیسے مسجد بنانا پل کنواں سرائے اور خیر خیرات پھر ان کاموں میں نہ لگا کر آپ تغلب وتصرف کرتے ہیں کھا جاتے ہیں اور وے لوگ جو حاکموں سے سرداروں سے لوگوں کی چغلیاں کھاتے ہیں بات لگاتے ہیں بندھواتے ہیں لٹواتے ہیں اون لوگوں کا نام غریق ہے فرمایا الغریق فی النار یعنے ایسے لوگ جو کسیکا حال حاکموں کو بتادیتے ہیں دوزخ میں جاوینگے اور وے لوگ جو امرد لڑکوں کے ساتھ لواطت کرتے ہیں بڑا کام کرتے ہیں اور وے لوگ جو ایسا کام کرواتے ہیں اون سب لوگوں کی اس عذاب کے کوئیں میں جگہ ہووےگی۔ عذاب کھینچتے رہیں گے ایسی ایسی طرح کی قیدوں اور بندوں میں آدمی گرفتار ہوتے ہیں بند پڑے رہتے ہیں ایسی محکم قیدوں سے نادانی کی طبیعت کی عادت کی وہی پروردگار نکال دینے والا ہے اون قیدوں کا کھول دینے والا ہے ایسے قادر مہربان خاوند کی پناہ لیتا ہوں مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بدی سے برائی سے اوس چیز کی جو پیدا کیا ہے اوسنے پناہ مانگتا ہوں اون چیزوں کی شرارت سے جو پیدا کیا ہے دکھ دینے

Marfat.com

والے ضرر پہنچانے والے آدمی جان بھوت بلا شیطان باگھ بھیڑیا سانپ بچھو اور سب بلا میں
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ اور بدی برائی اندھاری رات کی جو وقت در آتی ہے
عالم میں داخل ہوتی ہے اندھیارا اوسکا سب چیزوں کو گھیر لیتا ہے سب بلائیں اسیوقت
نکلتی ہیں چور جن بھوت باگھ بھیڑیا سانپ بچھو یہ سب چیزیں اندھیارے میں رات کے
ظاہر ہوتی ہیں اور اپنا کام کرتی ہیں اسیطرح جہاں کہیں جس دل میں علم کا نور نہیں ایمان کا ظاہر
اور وہ اوس نور سے سوجھ پڑتی نہیں ہے بالکل جہل کہ نادانی کا بے ایمانی کا
اندھیارا اوس دل میں چھا رہا ہے ایسے ہی دلوں میں ایمان اور مسلمانی کے کام سستی
اور غفلت کے سبب درست نہیں ہوتے اور بری خوئیں خصلتیں بھر گئی ہیں شیطان
چور کیطرح آن کر جو کچھ تھوڑا بہت ایمان اور مسلمانی کا خزانہ ہے چرا لیجاتا ہے ہزار
ہزار مکر و فریب پیچ دے کر لوٹتا ہے ایسی اندھیاری میں بڑے خطروں کے سانپ برے
خیالوں کے بچھو نکل نکل کر آدمی کی حقیقت کو کاٹتے ہیں یہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں
آدمیوں کو کچھ خبر نہیں ہے آخرت میں یہ سب درد دکھ خرابی نظر آوے گی ظاہر ہو جاوینگی
ایسی بلاؤں سے اور ان اندھیاروں کی پناہ مانگتا ہوں وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ
اور پناہ مانگتا ہوں اس خاوند کی جو کھولنے والا ہے برائی ضرر کو اون عورتوں کی جو سحر
کرتی ہیں جادو کرتی ہیں منتر پڑھ کر پھونکتی ہیں ڈوریوں کی گرہوں میں وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
إِذَا حَسَدَ اور پناہ مانگتا ہوں میں پروردگار کی بدی برائی ضرر سے حسد کرنے والے
حاسد کرنے والے کی جبوقت وہ اپنے حسد و دشمنی کو ظاہر کرے بدی پہنچایا چاہے اس
سورت میں اول ہر چیز کے شر کو عام فرمایا پھر تین شروں کو بدیوں کو خاص کیا ایک
اندھیاری رات کی بدی بہت بڑا شر ہے اسکی اندھیاری کی حقیقت معلوم ہوئی جان میں آئی کیطرح کا اندھیارا ہو دیکھ
اسطرح یہ بھی شر ہے دوسری شرارت جادوگری کی یہ شرارت بھی بہت بڑی بلا ہے اور جادوگری کی بھی جمع نہیں ہو سکتی بغیر ایمان کے جادو
نہیں ہو سکتا جس بات سے ایمان جاوے اوس بات کے اوپر لات مارے خاک ڈالے
اور تیسری بدی حسد کی ہے یہ بھی بہت بڑی بلا ہے آدمی کے درمیان میں یہ بلا سب
سے بہت بڑی ہے اس سے بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں حدیث شریف میں فرمایا ہے

Marfat.com

الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب یعنے حسد کرنا جو کسی میں ہوتا ہے وہ اوسکو خوار کرتا ہے جو کسی مومن مسلمان میں ہووے تو اوسکے نیک عملوں کو اچھے کاموں کو اسطرح سے کھاجاتا ہے دور کرتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھالیتی ہے نیست نابود کر دیتی ہے جس کسی میں حسد ہوتا ہے اوسکے نیک عمل جاتے رہتے ہیں حسد نشانی قیامت میں خالی ہاتھ جانے کی حسرت میں پشیمانی میں افسوس میں پڑنے کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حسد کفر کی بیخ ہے کافروں کی جڑ ہے اول سب گناہوں میں تکبر تھا اور حسد تھا شیطان نے حضرت آدم علیہ السلام کے اوپر تکبر کی حسد بھی کیا کافر ہوگیا کئی لاکھ برس کی بندگی اوسکی خاک میں ملگئی جاتی رہی مردود ہوگیا پھر دنیا میں آدمیوں میں پہلا گناہ جو پیدا ہوا حسد تھا قابیل نے ہابیل کے اوپر حسد کیا دونو بھائی بیٹے حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے حسد کرکے ہابیل کو مار ڈالا کافر ہوگیا اللہ تعالے نے اوسکا ایمان گناہ کے سبب دور کردیا مردود کردیا حسد بڑی سخت بلا ہے مومنوں کو چاہیئے کہ ان سب شروں سے بدیوں سے بلاؤں سے اللہ تعالے کی پناہ مانگتے رہیں ایمان اور مسلمانی کے قائم رہنے کی فکر کرتے رہیں ظاہر باطن کے گناہوں سے بھاگتے رہیں تو امید ہے کہ وہ خاوند اون کو اپنی پناہ میں رکھے۔

سورة الناس مدنية	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ستّ آیات

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ

برائی وسوسہ ڈالنے والے چھپ ہٹ جانے والے سے جو وسوسہ ڈالتا ہے

فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

بیچ سینے لوگوں کے جنوں سے اور آدمیوں سے

Marfat.com

سورہ والناس مدنی ہے بعضے کہتے ہیں مکی ہے اس میں چھ آیتیں تیں کلمے اسی حرف ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ کہو یا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور جو لوگ کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امت میں ہیں سب کو خطاب ہے ہر اک مومن مسلمان کو چاہیئے کہے۔ پناہ لیتا ہوں میں آدمیوں کے پالنے والے کی مَلِكِ النَّاسِ ۝ آدمیوں کے بادشاہ کی اِلٰهِ النَّاسِ ۝ آدمیوں کے معبود کی جسکی بندگی سب کو لائق ہے وہی معبود برحق ہے مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ بدی سے شرارت سے وسوسے خطرے سے شیطان کے چھپ جانے والا بھاگنے والا جب ذکر کیا جاوے اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ وہ جو خطرہ دیتا ہے وسوسے ڈالتا ہے آدمیوں کے سینوں میں دلوں میں مِنَ الْجِنَّةِ وَ ....

النَّاسِ ۝ جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے جو کوئی ان دو گروہ میں شیطان ہیں خطرے ہیں ڈالتے ہیں راہ سے بے راہ کرتے ہیں مومنوں مسلمانوں کو بہکاتے ہیں بڑی باتوں پر بُرے خیالوں میں ڈال کر خدا کی یاد سے بندگی سے غافل کر دیتے ہیں دنیا کی باتوں میں لگا کر آخرت کے کاموں کو بھلا دیتے ہیں ان سب سے اوس پاک پروردگار کی جو سب کا بادشاہ ہے معبود برحق ہے پناہ مانگتا ہوں۔ وہی پروردگار ان شیطانوں کی برائی بدی سے شرارت سے بچا دینے والا ہے حدیث میں فرمایا ہے شیطان آدمی کے درمیان رگ رگ میں پھرتا ہے اسطرح جسطرح لوہو رگ رگ میں پھرتا ہے اور فرمایا شیطان آدمی کے دل کے اوپر جگہہ پکڑتا ہے بیٹھتا ہے اپنے منہ کو آدمی کے دل کے اوپر رکھے ہوئے رہتا ہے بُرے بُرے خطرے دل میں ڈالا کرتا ہے بُری باتیں بُرے خیال سجھایا کرتا ہے اس سبب سے آدمی کے دل میں آتا ہے کہ زنا کرے حرام کرے شراب پئے کسیکو مار ڈالے جوا کھیلے اچھی راہ نہ جاوے۔ علم حاصل نہ کرے اچھی بات نہ سنے بُری صحبت میں جہاں حرامزدگی کی باتوں کا چرچا ہو وے وہیں لیجاوے بیٹھاوے ایسی ایسی باتیں سناوے خوار کراوے دین و دنیا کی خوبی کو بھلا دے پھر جو کسی مومن مسلمان کو خدائے تعالیٰ کے ذکر کی یاد کی دولت

Marfat.com

نعمت ملی ہے اور دل میں اخلاص سے وہ مومن اپنے خاوند کو یاد کرنے لگا اوسیوقت وہ بھاگ جاتا ہے وہ شیطان دور ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالےٰ کے پیچھے اخلاص یاد کے آگے شیطان کو طاقت نہیں جو کھڑا ہو سکے اوس پاک نام کے ساتھ اوس خبیث خناس ناپاک کو ٹھیرنے کی مجال نہیں جبتک مومن اخلاص سے یاد میں رہتا ہے شیطان دور رہتا ہے اور جب یاد سے غافل ہوتا ہے اوسیوقت شیطان آ پہونچتا ہے اوسکے دل پر مسلط ہوتا ہے پھر وسوسے خیال دل میں ڈالنے لگتا ہے جاہل کافر بے ایمان کا دل ہمیشہ غافل رہتا ہے بے خبر رہتا ہے ایسا دل شیطان کا ملک ہے شیطان کا شہر ہے شیطان کا گھر ہے جسطرح شیطان چاہتا ہے اوسمیں اپنا کام کرتا ہے اپنا گھر اندھیارا اپا کرو ہاں گتا ہے موتا ہے ایسے دلوں کو خراب کرتا ہے نجس کرتا ہے ناپاک کرتا ہے اور جس دل میں ایمان ہے اور خدائے تعالےٰ کی یاد نے اخلاص کے ساتھ جگہہ پکڑی ہے۔ ایسے دل میں شیطان کا گذر نہیں وہ دل روشن ہے اُجالا ہے پھر وہ دشمن دور سے نظر کرتا ہے دیکھتا رہتا ہے انتظار میں لگا رہتا ہے کب غافل ہو جاوے یاد سے کچھہ نفسانی خطرہ دریا کا خطرہ آجاوے تو میں اوس دل میں جا بیٹھوں اور اوس دل کو اپنا خاص گھر کرلوں اور اوس دل کو اندھیارا کر دوں خرابی میں لیکر ڈالدوں شیطان مردود اسی کام میں دشمنی میں رہتا ہے پھر اسیطرح برے آدمیوں کی بری صحبت کی حقیقت ہے جب کوئی مسلمان مومن ایسی صحبت میں جاتا ہے جہاں اللہ تعالےٰ کا کچھہ مذکور نہیں ذکر نہیں اور کچھہ آخرت کی بھلی باتیں نہیں حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث اور دین کی باتیں خیر کی باتیں اور دنیا کی وے باتیں جو دین کے کام آویں ضرورت کے کام کی باتیں ہووں نہیں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں گپ شپ ہنسی ٹھٹھا غیبت بدگوئی فحش لایعنی جھوٹھہ مکر و فریب ادہر اُدہر کے نالائق قصے ہوا کرتے ہیں ایسی صحبتیں بھی بہت بُری صحبتیں ہیں ایسی صحبتوں میں جانے سے شیطان بہت خوش ہوتا ہے آپ خاطر جمع ہو کر بیٹھتا ہے جو کام اوسکو کرنا چاہیے سو وے لوگ اسطرح کے آدمی آپسمیں وے کام کر لیتے ہیں غفلت کے دروازے کھلتے ہیں۔

Marfat.com

دلوں کے اوپر ایمان اور مسلمانی کے نور چھپ جاتے ہیں جہالت کا نادانی کا اندھیارا پڑجاتا ہے اعتقاد مسلمانی کے بگڑ جاتے ہیں۔ اچھی خصلتیں دور ہوتی ہیں بری خصلتیں دل میں بیٹھتی جاتی ہیں دل مرجاتا ہے اندھا ہوتا ہے خیر کی راہ گم ہوتی ہے گمراہی آتی جاتی ہے جو بیٹھنے والے ایسی صحبتوں کے اسطرح کی صحبتوں سے اسطرح کی صحبتوں سے توبہ واستغفار کر کر اوٹھیں تو کچھہ شک نہیں کہ خدا تعالے کے فضل وکرم سے اپنی نیت کی برکت کے سبب گمراہی سے بچ رہیں نہیں تو بڑی مشکل ہے ایسے لوگوں کی صحبت سے اونکی آشنائی سے اللہ تعالے اپنی پناہ میں رکھے ایسے برے آدمیوں کی صحبت سے اونکی آشنائی سے اونکی باتیں سننے سے خدا تعالے نے منع فرمایا ہے پناہ مانگنے کو حکم کیا ہے جب کوئی بری صحبت میں بیٹھتا ہے آپسمیں ادھر ادھر کی بے فائدہ باتیں کہکر ایک دوسرے کے دل میں وسواس ڈالتا ہے اور اکثر غافلوں کی صحبتیں ایسی ہی ہوتی ہیں اسواسطے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے فرمن الناس کفرارک من الاسد یعنے آدمیوں سے ایسا بھاگ دور ہو جا جیسے تو باگھہ سے بھاگتا ہے دور ہو جاتا ہے باگھہ جان کا تن کا دشمن ہے یہ لوگ غافل ایمان کے دشمن ہیں ہمیشہ یہ دونوں آدمی کو مارا چاہتے ہیں اسواسطے ایسوں کی صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کیا ہے اچھی صحبتوں میں بیٹھنے کا حکم کیا ہے حضرت نبی صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث میں آیا ہے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقالت الحواریون لعیسے روح اللہ فی ای الناس نجالس قال من یذکرکم اللہ رؤیتہ ویزید فی علمکم منطقہ ویرغبکم فی الاخرۃ علمہ یعنے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے جو حواریوں نے حضرت عیسے علیہ السلام کے یاروں اصحابوں نے ان سے پوچھا ہم کن لوگوں کی کیسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھیں اونہوں نے فرمایا کہ جسکی صورت دیکھنے سے اللہ تعالے کی یاد تمہارے دل میں آجاوے اسکے کلام سے اور اسکی باتیں سننے سے دین کا علم تمہارا زیادہ ہو جاوے اور اوسکا عمل طور طریق دیکھنے سے دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی زیادہ ہو جاوے یہ علامتیں ہیں اچھوں کی ایسی ہی لوگوں کے پاس بیٹھو ایسوں ہی سے صحبت رکھو اللہ تعالے نے فرمایا و

Marfat.com

وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ یعنے سچوں کے ساتھ رہو سچے لوگوں کی صحبت میں بیٹھو جہاں ایمان زیادہ ہووے اچھی راہ کی سوجھ پڑے اللہ تعالے کی معرفت حاصل ہووے خدائے تعالے کی بندگی کا شوق بڑھنے لگے اوس پروردگار کی یاد محبت اخلاص دل میں بیٹھ جاوے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی متابعت کی قدر بڑھ جاوے دین کے علم کی راہ کھل جاوے اچھے عمل کرنے سے آسان ہوجاویں بُرے کام کرنے بُرے لگیں جب مومن مسلمان کو ایسی اچھی صحبت نصیب ہووے چاہیئے قدر بوجھے شکر احسان خدائے تعالے کا بجالاوے جسنے ایسی نعمت کی توفیق بخشی یہی علامت ہے اللہ تعالے کے پناہ دینے کی چاہیئے اپنے دل میں معلوم کرے کہ اسطرح اوس پاک پروردگار نے اپنی پناہ میں لے لیا سب برائیوں سے ہمکو چھڑایا ہدایت کی نجات بخشی آرام کی گھر میں پہونچادیا اللہ تعالے اس عاجز بندے گنہگار کو اور اوسکے یاروں کو دوستوں کو اور سب مومن مسلمانوں کو اچھی توفیق بخشے۔ دین دنیا کی بُرائی سے جنوں شیطانوں بُرے آدمیوں کی شرارت سے بُری راہ بُرے کام سے اپنی پناہ میں رکھے اچھی راہ پر چلاوے اچھے کام کرواوے اپنی بندگی میں یاد میں محبت میں اخلاص میں اپنے محبوب رسول صلے اللہ علیہ آلہ واصحابہ وسلم کی پیروی میں قائم رکھے اور اپنے رسول محبوب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طفیل سے دنیا وآخرت کی بلاؤں سے بچاکر دوزخ سے نجات دیکر بہشت میں پہنچاوے اور اپنی رضامندی کی نعمت بخشکر اپنے خاص بندوں کے ساتھ اپنے دیدار کی دولت نصیب کرے پھر ہمیشہ ہمیشہ اس دولت میں اس نعمت میں قائم دائم رکھے آمین آمین آمین

خاتمۃ الکتاب

حمد اور شکر کا سجدہ لائق ہے سزاوار ہے پاک پروردگار کے تئیں جس خاوندنے اپنے فضل وکرم سے اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے عم ربع پارے کی تفسیر ہندی زبان میں تمام کروادی اور اس عاصی گنہگار مراد اللہ انصاری

Marfat.com

سنبھلی قادری نقشبندی حنفی کو یہ خدمت عطا فرماکر توفیق بخشکر اوسکے دل میں اس اپنی پاک کلام کا بیان بخشا زبان کو ہاتھوں کو قوت بخشی قلم کو کاغذ کے اوپر جاری کروایا یہ خیر کا کام پورا کر دیا پھر اس تفسیر کا نام **خدا کی نعمت** مقرر کروایا یہ تفسیر محرم کے مہینے کی چوبیس تاریخ جمعہ کے دن گیارہ سو چوراسی برس ہجری تمام ہوکر پچاسی شروع ہوا تھا جو تمام ہوئی اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طفیل سے یہ بندہ عاجز گنہگار امیدوار ہے کہ جو تفسیر کے لکھنے میں اور پڑھنے میں اور پڑھانے میں یہ بندہ اور جو کوئی ہووے پڑھے پڑھاوے ہمیشہ ہمیشہ دنیا میں قبر میں آخرت میں اوسکی برکتوں سے محروم نہ ہووے لکھنے پڑھنے پڑھانے کا سمجھانے کا سیکھنے کا سکھانیکا عمل کرنے کا اور کو عمل بتانیکا ثواب پاتا رہے نعمتیں خوبیاں لیتا رہے اور رحمت خدا کی اور عنایت اور فضل خدا کا حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ہمیشہ ہمیشہ پہنچا ہے

الحمد للہ تعالے اولاً وآخراً - تم تم تم -

شجرہ خاندان نقشبندیہ رضوان اللہ علیہم وعلے تابعیہم اجمعین

اے خدا مجھ عطا کر باطفیل مصطفے ۔ واسطے صدیق اکبر ہے وہ صادق بے ریا
واسطے سلمان فارس قاسم وجعفر ولی ۔ باطفیل بایزید وبوالحسن اور بوعلی
واسطے ہمدان یوسف عبد خالق غجدوال ۔ خواجہ عارف ریوگر محمود کی خاطر جناں
واسطے خواجہ علی رامیتنی سے کے لئے غذا ۔ خواجہ بابا سماسی میر آل مصطفے
واسطے خواجہ بہاء الدین کے مشکلکشا ۔ حضرت یعقوب چرخی کے لئے ہے التجا
واسطے خواجہ عبید اللہ کے میری عرض ۔ خواجہ محمد زاہد کی خاطر خدایا الغرض
واسطے درویش میری عرض ہے دربارگاہ ۔ خواجہ امکنگی کی خاطر میرے پر کر نگاہ
واسطے خواجہ محمد باقی باللہ باصفا ۔ خواجہ احمد مجدد الف ثانی یا خدا
واسطے معصوم حضرت الف ثانی کے پسر ۔ خواجہ عبد الاحد کی خاطر خدا یا لطف کر
واسطے سید [illegible] پارسا ۔ واسطے شیخ محمد خواجہ زکی یا خدا
واسطے خواجہ محمد حاجی [illegible] کر نظر ۔ باطفیل شاہ حسین نظر رحمت کر نظر
واسطے آن قطب عالم پیر پیراں دستگیر ۔ خواجہ حضرت امام علی شاہ روشن ضمیر

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

135

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتاب

تفسیر مرادیہ

کے

تیسویں پارہ کا آخری ربع

حسب الارشاد

سلطان العارفین حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نور اللہ مرقدہ

مطبوعہ کریمی پریس لاہور

حقوق ڈیزاین محفوظ۔ دین محمد کاتب ڈیزائنر بلاک میکر لاہور!

Marfat.com